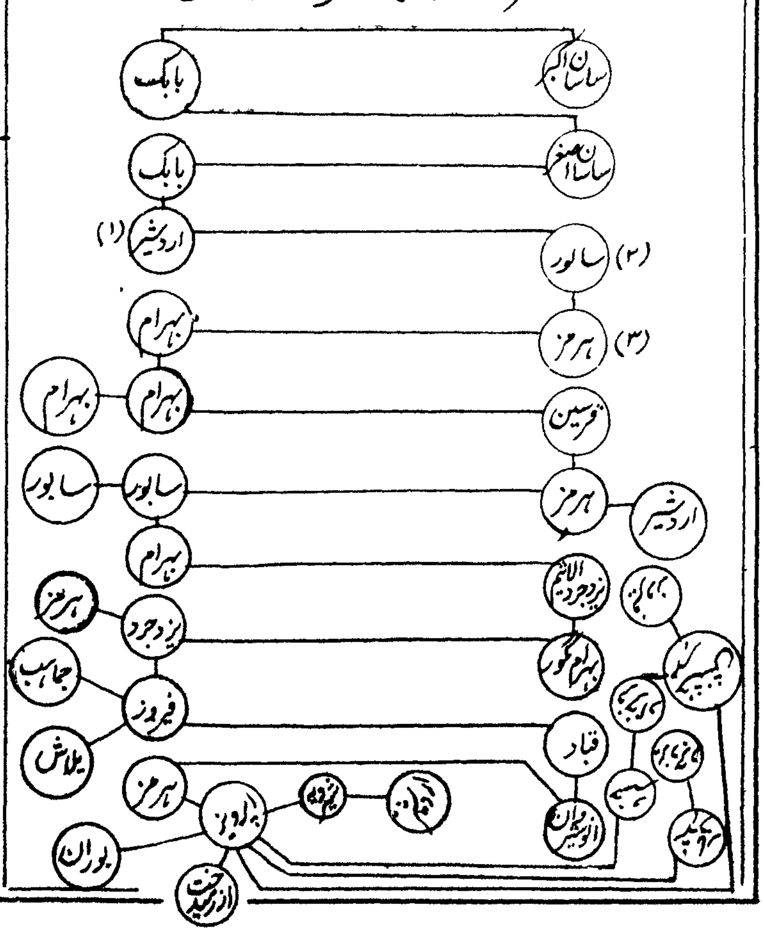
اسلام گزرے ہین وہ عجائب و غرائب حکایات کے لکھنے کے زیادہ شایق
رہتے تہے۔ عجب نہین فردوسی نے اپنے شاہنامہ کو اوہنین تواریخ کے تحقیق
و تحریر پر مرتب کیا ہو یا یہہ کہ اوسنے فی نفسہ فارسی زبان مین بطرز جدید دلچسپی
کے خیال سے تاریخی منظوم ناول لکھا ہو جسکے وجہ سے اوسکو خاطر خواہ اوس کا
صلہ نہین ملا کیونکہ یمین الدولہ محمود شاہ غزنوی نے فردوسی سے تاریخ
لکھنے کی فرمایش کی تہی نہ کہ منظوم ناول کی۔

شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس



یونان۔ رُوم۔ لاطینی کے انساب

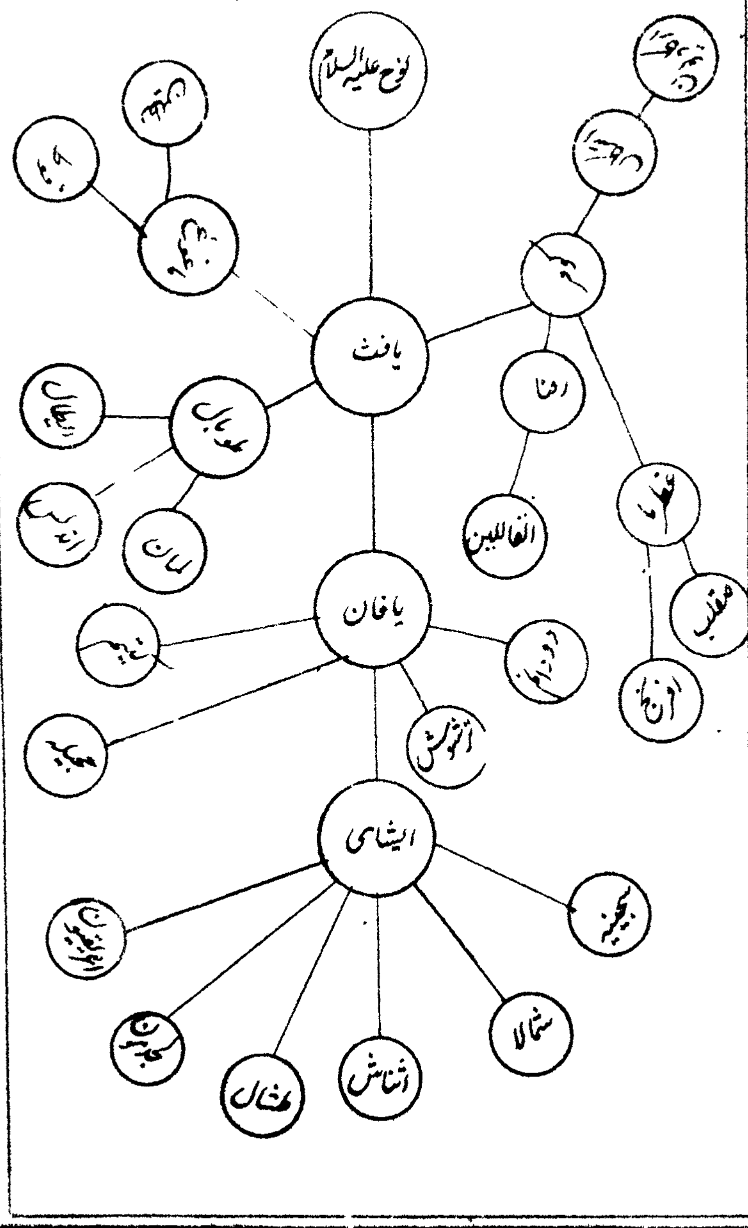
دُنیا کی عظیم الشان گروہون مین سے باعتبار حکومت وسلطنت کے ایک یہہ گروہ بہی ہے انکی دو بڑی حکومتین تہین ایک سکندر کی دوسری قیاصرہ کی جنکا زمانہ اسلام نے پایا ہے یہہ وہی لوگ ہین جو شام مین حکومت کر رہے تہے۔ باتفاق محققین یہہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کیطرف نسبًا منسوب کئے جاتے ہین۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان عابر بن فالع کی نسل سے ہے۔ اور وہ اپنے بہائی قحطان سے رنجیدہ ہوکر معہ اپنے اہل وعیال کے یمن سے جلاء وطن ہوکر افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آٹہرا انمین اوسکا نسب مل جلگیا لیکن ابو العباس نے اسکی مخالفت کی ہے جیسا کہ اوس کے اِس قول سے ظاہر ہوتا ہے"

تخلط یونان بقحطان ضلة * لعمری لقد باعدت بینهما جدا

اسیوجہ سے اسکندر کو تبع مین شمار کرتے ہین حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے بلکہ صحیح یہہ ہے کہ وہ یافث کے نسل سے ہے بعد اس کے محققین کل روم کو یونان اغریقی لاطینون کیطرف منسوب کرتے ہین اور یونان کا ذکر توریت مین آیا ہے کہ وہ یافث کے صلبی اولاد سے ہے اسکا نام یافان تہا۔ عرب نے اوسکو معرب کرکے یونان کر دیا۔ ہیروشیوش نے غریقیون کے پانچ گروہ قایم کیا ہے جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکون کیتم۔ حجیلہ۔ ترشوش۔ دودانم۔ ایشائی کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ایشائی کی نسلی شاخون مین سجینیہ۔ اثناش۔ شمالا۔ ملشال۔ لجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینون اور نہین کو کیطرف منسوب کیا ہے لیکن اون پانچون مین سے کسی خاص کیطرف انکو منسوب

نہین کیا اور افرنج کو غطرما بن عومر بن یافث کے نسل سے لکہا ہے اور صقالبہ کو
اوسکا نسبی بہائی بتایا ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ مین حکومت بنی شکان
بن عومر کر رہے ہتے اور قوط کو ماداے بن یافث کیطرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو
اونکا نسبی بہائی قرار دیا ہے۔ پہر دوبارہ قوط کو ماخوغ بن یافث کیطرف
منسوب کرکے لاطینیون کو اون کا نسبی بہائی ٹہیرایا ہے اور اون مین سے
قاللین کو رفنا بن عومار کیطرف اور طوبال بن یافث کیطرف اندلس۔
ایطالیہ۔ ارکادیون کو اور طبراش بن یافث کیطرف اجناس ترک کو
منسوب کیا ہے۔ اوس کے نزدیک غرلقنیون کا نام کل ابناء یونان کو شامل
ہے اوس نے روم کو غربقیون اور لاطینیون پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید
بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان۔ علجان بن یافث کا
لڑکا ہے۔ اسیوجہ سے اونکو علوج کہتے ہین۔ اس نسب مین سوائے ترک کے
کل شمال والے شریک ہین اور یعنی شعوب ثلاثہ۔ یونان کے اولاد سے ہین۔
اغریقی۔ اغریقش بن یونان کے۔ روم۔ رومی بن یونان کے۔ لاطینی۔
لطین بن یونان کے نسل سے ہین۔ اور اسکندر رومیون مین سے ہے۔ واللہ اعلم
انہین سے جہانتک ہمکو علم ہے سردست ہم اونکی اون دو حکومتون کا ذکر کیا چاہتے
ہین جو زیادہ مشہور و معروف ہین۔ واللہ الموفق للصواب۔

شجرہ انساب یونان و روم وغیرہ



اخبار دولت یونان

یونانیون کے دو شعبے ہین ایک غریقی دوسرے لاطینی۔ انلوگون نے اپنے رہنے کے لئے معہ کل اپنے برادران بنی یافث مثلاً صقالیہ۔ ترک۔ افرنجہ۔ وغیرہ کے معمورہ عالم مین شمالی جانب کو اختیار کرلیا اور اوس کے وسط مین مابین جزیرہ اندلس بلاد ترک تک مشرق مین طولاً اور مابین بحر محیط اور بحر رومی مین عرضاً قابض و متصرف ہو گئے۔ لاطینیون نے اوس کے جانب غربی کو اور غریقیون نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنالیا۔ ان دونون کے درمیان مین خلیج قسطنطنیہ واقع ہے۔ ان دونون شعبونمین دو بڑی مشہور سلطنتین گزری ہین۔ غریقیون نے اپنے کو یونانیون کے نام سے مخصوص اور موسوم کرلیا انہین مین کا اسکندر بہی تہا جو دنیا کے نامور بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ یہہ لوگ جیسا کہ ہمنے بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے شرقی جانب مابین بلاد ترک اور دروب شام کے رہتے تہے۔ بعدازان انہون نے بلاد ترک۔ عراق۔ ہند اور ارمنیہ وغیرہ بلاد شام مین اور بلاد مقدونیہ۔ مصر۔ اسکندریہ لیلیا انکے ملوک بطالمیہ مقدونیہ کے نام سے معروف ہین ہروشیوش مورخ روم انہین غریقیون مین بنو کجدمون اور بنو اثناش کو شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکماء اشتاشیون انہین کیطرف منسوب ہوتے ہین۔ انہین کے شعوب سے بنو لطان ہین اور کل کجدمون بنو شمالا بن الیشا ہین لیکن پہر دوسرے مقام مین لکہتا ہے کہ کجدمون۔ شمالا کے بہائی ہین۔ واللہ اعلم۔

اس گروہ کا یہہ خاندانی تفرقہ فارس و قبط و بنی اسرائیل کے پہلے گزر چکا ہے انہین اور ان کے برادران نسبی لاطینیون مین اکثر لڑائیان۔ فسادات ہنگامہ

تاآنکہ تخت فارس پر شاہان کینیہ کے بیٹھنے کا دور آیا اونہون نے اِن کو اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا انہون نے انکار کیا تب فارس والون نے اِن کے خلاف قبط کو اوبھار کر ان سے لڑا دیا یونانیون کو اس لڑائی مین ناکامی ہوئی اور اونہون نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کرلیا فارس والون نے صرف خراج لینے پر اکتفا نہ کرکے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا گورنر مقرر کردیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افریدون نے اونپر اپنے لڑکے کو حاکم مقرر کیا تھا اور اسکندر کی دادی اسی کے نسل سے تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ بعد یونان کے اوسکا لڑکا اغریقش خلیج قسطنطنیہ کے جانب شرقی حکمران ہوا اسکے بعد اسکے لڑکے نسلاً بعد نسلٍ حکمرانی کرتے رہے اِنہون نے لاطینیون اور روم کو زیر کیا اِن کے ملک کا دائرہ ارمینیہ تک بڑھ گیا۔ ان مین سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سلقوس ابن اغریقش گزرا ہے مورخین بیان کرتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہون سے خراج لیا۔ اس کے بعد اسکا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اسی کے طرف یلاقیہ منسوب ہوتے ہین جو اسوقت تک بحر سودان کے کنارے پر باقی ہین یہہ ملک اسی کے اولاد کے قبضہ مین رہا تاآنکہ اسکے نسبی بھائی روم کا غلبہ ظاہر ہوا انکا پہلا بادشاہ ہردوس بن منطرون بن رومی بن یونان ہوا اس نے ہر تینون گروہون (لاطینی۔ رومی۔ یونانی) پر حکومت کی اس کے بعد کے ہر بادشاہ اسکے نام سے ملقب ہوتے تھے اور یہودیان شام ہر اوس شخص کو جو اسکا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے موسوم کرتے تھے بعد اسکے اسکا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اِس سے اور اہلِ فارس سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین تاآنکہ فارس سے یہہ مغلوب ہوگیا

اور اونہون نے اسکو اپنا باجگذار بنا لیا اسی کے زمانہ سے یونانیون کی حکومت مضمحل ہو گئی اور اونمین چہوٹی چہوٹی حکومتین قائم ہو گئین اغریقیون نے اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اور اسیطرح سے لاطینیون نے بہی ایک رئیس جداگانہ مقرر کیا مگر یہہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لئے مخصوص رہا ہرمس کے بعد اوسکا لڑکا سطرلوس تخت حکومت پر بیٹہا یہہ بہی بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اسکا پورا زمانہ حکومت لاطینیون اور اغریقیون کی لڑائی مین صرف ہوا اس کے بعد فیلقوس ابن سطرلوس سریر آرای حکومت ہوا۔ اسکی مان سرم نسل افریدون سے تہی جس کو افریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تہا یہہ جس وقت تخت حکومت پر بیٹہا اس نے شہر اغریقیہ کو ویران کرکے شہر مقدونیہ اپنے ممالک محروسہ کے وسط مین خلیج قسطنطینہ کے غربی جانب آباد کیا علم دوست حکماء سے محبت رکہنے والا تہا اسیوجہ سے اس کے زمانۂ حکومت مین علم و حکمت کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اسکا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اسکا معلّم حکیم ارسطو تہا۔

اسکندر ہروشیوش تحریر کرتا ہے کہ اسکا باپ فیلقوس بعد اسکندر بن تراوش کے تخت حکومت پر بیٹہا اور فیلقوس بینبادہ بنت تراوش کا داماد تہا جس سے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراوس کی حکومت چار ہزار آٹہہ سو سنہ دنیاوی مین بناء رومہ کے چار سو برس بعد ہوئی ہے اور وہ اپنی حکومت کے ساتوین برس بحالت محاصرہ رومہ لاطینیون کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد اغریقیون اور روم کا حاکم اوسکی ہمشیرہ کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلش ہوا۔ لوگون نے اس کے

ابتدائے زمانۂ حکومت مین اکثر بغاوتین کین لیکن اس کے حسن تدبیر اور
کوششون اور خوفناک لڑائیون نے اونکو اسکا مطیع کردیا اور اس نے
اون لوگون پر پورا التسلط اور غلبہ حاصل کرلیا اس نے قسطنطینہ بنانا چاہا
لیکن جرمانیون نے مزاحمت کی تب اس نے کل روم اور غریقیون کو مجتمع کرکے
اونپر حملہ کرکے المانیہ سے جبال ارمینیہ تک اپنے قبضہ تصرف مین لیلیا اسی زمانہ
مین اہل فارس۔ شام۔ اور مصر پر تحکم کے ساتھہ حکمرانی کر رہے تھے اس نے
اون سے [illegible] کیا لیکن اثناء راہ مین کسی لاطینی نے نامردی کے حملہ
سے اس کے زندگی کا [illegible] بعدہ اسکا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔
بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے
باپ فیلقوس کے زمانہ مین خراج جاتا تھا۔ اسکندر نے یہہ کہلا بھیجا کہ مین نے
اوس مرغی کو ذبح کرکے کھا ڈالا جو سونے کا انڈہ دیتی تھی بعد اسکے اسکندر نے
بلاد شام پر حملہ کرکے بیت المقدس کو ڈہائی سو برس بعد فتح بختنصر۔ فتح کرلیا
اور نہایت نیک نیتی سے تقرباً قربانی کی۔ اہل فارس کو اسکی یہہ کامیابیان
شاق گذرین اسوجہ سے اونہون نے دارا کو اسکی لڑائی پر اوبھارا چنانچہ
دارا نے ساٹھہ ہزار سوارون کو لیکر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بھی
چھہ سو اپنے ہم قوم کو لیکر مقام موصل مین دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس
لڑائی مین شکست ہوئی اور وہ اکثر بلاد شام کو فتح کرکے ترسوس مین لوٹ آیا
دارا نے اسکا ترسوس مین محاصرہ کیا لیکن پھر بھی ناکام رہا اسکندر نے
دارا کی ہزیمت کے بعد اسکندریہ کو آباد کیا بعد ازان شامت اعمال سے
دارا نے پھر سے پھر حملہ کیا اثناء لڑائی مین دارا کو دوسپاہیون نے جو
اوسیکے لشکر کے تھے مار ڈالا۔ پھر کیا تھا اسکندر نے بلا مزاحمت [illegible]

قبضہ کرلیا شاہی شہر کو منہدم کرادیا اس کے معلم ارسطو نے یہہ تدبیر سوجہائی
کہ ملک فارس پر چہوٹے چہوٹے ملوک اِنہین مین سے مقرر کردیئے جاوین یہہ
سب آپسمین لڑین بہڑینگے اور یونان اِن کے طرف سے بے فکر رہیگا۔ سکندر
نے یہی تدبیر کی فارس مین بہت سی چہوٹی چہوٹی سلطنتین قائم کرکے
چلتا پہرتا نظر آیا۔ فارس مین اسیوقت سے طوایف الملوک کا زمانہ شروع ہوا

ارسطو حکیم معلم ارسطو[ا] یونانیون مین سے ہے اسکا مسکن شہر اتہنیا
مین تہا نامی اور بڑے حکماء عالم مین اسکا شمار ہے افلاطون حکیم یونانی کا
حکمت مین یہہ شاگرد ہے اس کے میانہ (پالکی) کے ساتہہ صد ہا تلامذہ

[ا] معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فیلسوف ہے یہہ ننانوے اولمپیاد کے پہلے سنہ مین پیدا
ہوا اور ایک سو چودہ اولمپیاد کے ۳ سنہ مین انتقال کیا ترسٹہہ ۶۳ برس کی عمر پائی۔ اسکے
باپ کا نام نیقوماقوس حکیم تہا بادشاہ مقدونیہ کا یہہ مصاحب تہا۔ ارسطو شہر استاجیر
(مضافات مقدونیہ) مین پیدا ہوا اسکے ماں باپ عالم طفلی ہی مین انتقال ہوگئے اسیوجہ سے
اسکا ابتدائی زمانۂ عمر فسق و فجور مین گزرا سارا سرمایہ باپ کا جمع کیا ہوا مال عیش و
عشرت مین اوڑا دیا جب تنگدستی نے ستایا تو سپہگری سیکہنے لگا لیکن بوجہ مخالفت طبیعت
گہبراتا تہا ایک روز تنگ آکر دلفئیس کاہن کے پاس گیا اوسنے اسکو شہر اتہنیا جانے اور
علم و حکمت سیکہنے کی ہدایت کی اسوقت اسکی عمر اٹہارہ برس کی تہی یہہ حسب ہدایت
کاہن مذکور اتہنیا مین پہونچکر مکتب افلاطون مین بیس برس تک پڑہتا رہا تنگدستی
کیوجہ سے بعض خاص خاص دوائین اپنے ہاتہون سے بناکر فروخت کرکے اوسکی قیمت
سے گزران اوقات کرتا تہا آواز اسکی باریک انکہین چہوٹین پتلی پنڈلیان سریع الفہم تہا
اکثر مسائل علمی مین اپنے اوستاد کا مخالف ہوجاتا تہا جب یہہ مدرسہ افلاطون سے
فارغ التحصیل ہوکر نکلا تو اتہنیا والون نے اسکو بادشاہ فیلیپس (فیلقوس) پدر

باقی صفحہ ۶۹ مین

پڑہتے ہوئے چلتے تہے اسیوجہ سے اس کے تلامذہ مشائین کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگردہے اسکو خود اسکی قوم نے زہر دیکر مار ڈالا۔ اسوجہ سے کہ اس نے اونکو بت پرستی سے منع کیا تہا اس نے علم و حکمت کی تعلیم حکیم فیثاغورس سے پائی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس۔ تالیس حکیم ملطیہ کا شاگرد ہے اور تالیس کو تلمذ ہے لقمان حکیم سے منجملہ حکماء یونان کے دیمقراطیس اور انکشیغورس بہی ہین یہہ لوگ علم حکمت کے علاوہ علم طب مین بہی کامل مہارت رکہتے تہے۔ اسی کے شاگردون مین سے جالینوس بہی تہا جو زمانہ جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مین گزرا ہے اور اوسکی قبر صقلیہ مین ہے۔ ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکہی اور جس کا ترجمہ مصری زبان مین یونانی سے ہوا اس مین اکثر علوم اور حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اونکی شرح ہے اور اوسکی کتاب الاسطماخیس مین اہل اقالیم سبعہ کی عبادات کا حال لکہا ہے کہ یہہ لوگ کواکب سیارہ کی پرستش

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۸)۔ اسکندر کے پاس اپنا سفیر کرکے بہیجا اس نے حق سفارت خوب ادا کیا جب وہان سے ایکمدت کے بعد مراجعت کرکے شہر اثینا مین آیا تو مدرسہ افلاطون مین معلم اکسینوقراط کو درس دیتے ہوئے دیکہہ کر خود درس و تدریس و تعلیم مین مشغول ہوگیا اور برخلاف مذہب افلاطون ایک جدید مذہب ایجاد کیا جس سے جمیع علوم اور بالخصوص علم فلسفہ اور سیاست مین اسکی بہت بڑی شہرت ہوگئی بعد چندے پادشاہ فیلیبس نے اسکو شہر مقدونیہ مین اپنے لڑکے اسکندر کے تعلیم کے غرض سے طلب کرلیا اسکندر کی عمر اسوقت مین چودہ ۱۴ برس کی تہی یہہ آٹہہ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پہر شہر اثینا مین چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگون کو تعلیم دیتا رہا۔ سن سنبلہ کے کسی کاہن نے اسکو کفر و الحاد سے متہم کیا یہہ بخوف جان اثینا چہوڑ کر بہاگ نکلا جزیرہ اغریبو جاتے ہوئے بالقصد یا اتفاقاً دریا مین ڈوب کر مرگیا۔ بعضے کہتے ہین کہ ارسطو عارضہ قولنج مین مرا۔ واللہ اعلم۔ تاریخ فلاسفہ۔

کرتے ہین فلان اقلیم والے فلان ستارہ کی پرستش کرتے ہین الی غیر ذالک اور کتاب الاستماطیس مین شہرون اور قلعات کے فتح کرنے کی تدابیر بذریعہ طلسمات تحریر کیگئی ہین اوس مین پانی برسانے۔ پانی کہینچنے کی طلسمات بہی مذکور ہین اور کتاب شطرطیس مین منازل قمر کا بیان ہے علاوہ ان کے اونکی تصانیف سے اور کتابین بہی ہین جنمین اوس نے فردًا فردًا اعضاء حیوانات اور احجار و اشجار و حشایش کے منافع اور خواص لکہے ہین۔

الغرض اسکندر فارس پر قابض ہونے کے بعد بلاد ہند کیطرف بڑہا اور اوس کے اکثر حصّہ پر قبضہ کر لیا اوس کے بادشاہ فور کو شکست پر شکست دیکر متعدد لڑائیون کے بعد گرفتار کر لیا۔ چین سندھ کے ملوک اس کے مطیع ہوگئے افریقہ۔ مغرب۔ افرنجہ (فرانس) صقالبہ۔ سودان۔ بلاد خراسان۔ ترک کے ملوک اسکو سالانہ خراج اور نذرانہ بہیجتے تہے۔ غالبًا تمام ملوک عالم اس کے مطیع تہے بابل مین اسکا انتقال ہوا جب کہ اسکی عمر کے بیالیس برس مرحلے طے ہوچکے تہے اور بارہوان سال اسکی حکومت کا تہا سات برس قبل قتل دارا اور پانچ برس اوسکے بعد۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ مسموم مرا ہے اسکے عامل نے جو مقدونیہ مین رہتا تہا اسکو زہر دیکر مار ڈالا وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکی مان نے اسکندر سے اسکی کچہہ شکایت کی تہی اور اسکندر نے اوس سے اسکی سزادہی کا وعدہ کیا تہا۔ واللہ اعلم۔

حکومت بطالسہ طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اوس کے لڑکے اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اوس نے سلطنت اور شاہی ترک کرکے فقیرانہ زندگی اختیار کر لی اسوجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص لوغوس نامی تخت حکومت پر بیٹہا یا گیا اور وہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوا مسعودی

کہتاہے کہ اسکندر کے بعد ہر بادشاہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوتا تھا۔
یہہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے لیکن انہون نے اپنا دار السلطنت
اسکندریہ کو بنا رکھا تھا۔ انمین تین سو برس کے اندر چودہ ملوک نے حکومت
کی۔ ابن عمید کہتاہے کہ اسکندر کے حالت حیات ہی مین اوس کے چار امرار
ممالک بعیدہ و قریبہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلیموس فلیاوا۔ اسکندریہ
مصر مغرب پر اور فیلقوس مقدونیہ اور جو اس سے ملے ہوئے ممالک دوم
تھے اونپر (یہہ وہی شخص ہے جس کے نسبت یہہ مشہور ہے کہ اسنے اسکندر کو
زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سلقنوس فارس و مشرق مین حکمرانی
کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہین چارون نے اپنے مقبوضات اور مقوضہ
صوبون کو اپنا بنا لیا۔

ہروشیوش کہتاہے کہ اسکندر کے بعد اوسکا سپہ سالار بطلیموس بن
لاوی حکمراں ہوا اور اسکندریہ کو اوس نے اپنا دار السلطنت مقرر کیا
کلمش بن اسکندر مع اپنی مان روشنک بنت دارا اور لینبادہ مادر اسکندر
کے انشاندر والی انطاکیہ کے پاس چلا گیا والی انطاکیہ نے ان سبہون کو
قتل کر ڈالا اور غریقیون نے بطلیموس کی حکومت کی مخالفت کی بطلیموس
نے سبہون کو لڑکر اپنا مطیع بنا لیا بعد ازان فلسطین کیطرف بڑھا یہود کو
شکست دیکر اون مین سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کر لیا اور اونکے
سردارونکو فلسطین سے مصر مین جلا وطن کرلایا۔ چالیس برس اسکی
حکومت رہی اسکا نام شنوشن بن لاغوش ہے۔ اس کے بعد اسکا لڑکا
فلدیفیش (فیلو قوس) حاکم ہوا اس نے یہودی قیدیون کو مصر سے آزاد
کر دیا۔ بیت المقدس کے ظروف واپس کر دیئے بلکہ ظروف طلائی اپنے طرف

اور دیئے ستر احبار (علماء) یہود کو جمع کر کے توریت کا عبرانی زبان سے زبانِ
رومی اور لاطینی مین ترجمہ کرایا اس نے اڑتیس[۳۸] برس حکومت کی بعد اسکے
انطریس (اوراخطیس) حکمران ہوا یہہ نہایت صلح پسند امن دوست تہا
اس نے اہلِ افریقہ سے صلح کر لی اس کے زمانہ مین رومہ کے سپہ لار نے
غریقیون پر حملہ کیا اور وہ فائدہ مین رہے چہبیس[۲۶] برس حکومت کر کے
یہہ ہلاک ہو گیا پہر اسکا بہائی فلوذ باذی (فیلو نطول) صدر آرائے حکومت
اسپر رومہ کے سپہ لار نے چڑہائی کی اِس نے سپہ لار رومہ کو ہزیمت دی
اور نہایت بیرحمی سے اوسکی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہونچا د یا بعد ازان
اس نے یہود پر حملہ کیا اور شام کو اون سے چہین کر اپنے طرف سے شام کا
حاکم مقرر کیا۔ اثنا لڑائی مین اور بعد اوس کے بہی یہودیون پر نہایت سختی کا
برتاؤ جاری رکہا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریبًا ساٹہہ[۶۰۰۰۰] ہزار یہود کو قتل
کر ڈالا سترہ[۱۷] برس اسکی حکومت رہی بعدہٗ اسکا لڑکا ایفانش (انفیقوس)
بادشاہ ہوا اوسی کے عہدِ حکومت مین اہلِ رومہ اور اہلِ افریقہ مین نزاع
پیدا ہوئی جو تقریبًا بیس برس تک قائم رہی اور اہلِ رومہ نے صقلیہ کو فتح
کر لیا اوسکا سپہ لار افریقہ تک بڑہ گیا اور قرطاجنہ کو بہی فتح کر لیا جیسا کہ
ہم اون کے اخبار مین بیان کرینگے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہہ
علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تہا کتاب مجسطی اسکی ہے زاہد صایم تہا۔
سڑسٹھہ[۶۷] برس کی عمر پائی اسکے بعد اسکا لڑکا قلوماظر تخت حکومت پر بیٹہا
اسکے زمانہ مین غریقیون نے رومہ پر چڑہائی کی غریقیون کے ساتہ اس
حملہ مین والی سقدونیہ۔ اہلِ ارمینیہ۔ عراق والے اور بادشاہ نوبیہ بہی
شریک تہا لیکن رومانیون نے اِن سبہونکو ہزیمت دیکر والی سقدونیہ کو

گرفتار کرلیا۔ فلوماطر بطلیموس اپنے ۳۵ سنہ جلوس مین ہلاک ہوگیا بعدہ اریاطش
تخت نشین ہوا اس کے زمانہ مین اہل رومہ کی حکومت قوی ہوگئی اونہون
نے اندلس پر چڑہائی کی۔ دریا کو عبور کرکے افریقہ پر چڑہ گئے اوس کے
بادشاہ اشدربال کو مار ڈالا اوس کے شہر کو ویران کردیا بعد اسکے
کہ نوسو برس اوس کے تعمیر کو ہوچکے تہے جیسا کہ ہم اون کے اخبار
مین بیان کرین گے۔ پہر اہل رومہ نے غریقیون پر حملہ کرکے اونکی
حکومت چہین لی اون کے سب سے بڑے شہر قرنطہ کو لیلیا ابن بطلیموس
کی ستائیس ۲۷ برس حکومت رہی اس کے بعد شوطار (سوطیرا) بن اریاطش
سترہ برس حکمران رہا بعدہ اسکا بہائی اسکندر دس برس پہر اسکا
لڑکا دیونشیش ایک سوتنیس ۱۳۰ برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ
مین رومانیون نے بیت المقدس پر حملہ کیا یہود پر خراج مقرر کیا
اور قیصر بولش نے معہ اپنے سپہ سالاران فوج کے افرنجہ پر اور اوسکے
لمیاش سپہ سالار نے فارس پر چڑہائی کی اور سب پر غالب رہے
انطاکیہ اور اوس کے بلاد کو لیلیا اس زمانہ مین ترکون نے خروج
کرکے مقدونیہ پر دہاوا کیا لیکن رومانیون کے سپہ سالار مشرق
ہامس نے اونکو لوٹا دیا اس کے بعد دیونشیش مرگیا اور بجائے
اوس کے اوسکی لڑکی کلابطرہ (قیلونطورا) دو برس حکمران رہی
بروایت ہروشیوش تقریباً پانچہزار برس یا اس سے کچہہ زاید بعد خلقت
اور سات سو برس بناء رومہ کے بعد اسکا زمانہ حکومت ہوا ہے
اسی کے عہد سلطنت مین قیصر بولش نے رومہ پر قبضہ کرکے رومانیون
کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے اور یہہ واقعہ اوسوقت ہوا ہے جبکہ قیصر

جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیا ہے بعد ازان قیصر نے مشرق کا
رخ کیا بادشاہ ارمینیہ مبالش بر سر مقابلہ آیا لیکن قیصر سے شکست کہا کر
بغرض امداد ملکہ مصر کے پاس بہاگ گیا۔ مصر کی ملکہ اندنون ہی کلابطرہ
ہتی اس نے بادشاہ ارمینیہ کو بجاے مدد پوہنچانے یا پناہ دینے کے اوسکا
سر کاٹ کر اپنا رسوخ بڑہانے کو قیصر کے پاس بہیجدیا لیکن اس سے
ملکہ کلابطرہ کو کچہہ بہی فائدہ نہ حاصل ہوا قیصر نے اسپر بہی حملہ
کرکے مصر و اسکندریہ اس سے چہین لیا یہی یونان کی آخری بطلیموسہ
ہے اسیوقت سے یونانیون کی حکومت جاتی رہی اور قیصر اونکیطرف
سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہوگیا۔

بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلابطرہ نے لاطینیون پر حملہ کرکے
اونکو مغلوب کیا تہا اوسکا ارادہ اندلس تک جانیکا تہا لیکن رستہ
مین پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رُک رہی بعد چندے بحیلہ و فریب
اندلس گئے اور اوسکو بہی فتح کرلیا اسکی ہلاکت اوغشطش بولش ثانی
قیصر کے ہاتہہ سے واقع ہوئی۔ اور ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے
اور یہہ بہی لکہا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر
انطونیوش (مطرینوس) حکومت مقدونیہ اور مصر مین اسکا سہیم تہا۔

جب اوغشطش قیصر نے حملہ کیا اور اسکا شوہر انطونیوش لڑائی مین
مارا گیا تو قیصر اوغشطش نے بعد فتحیابی کے بجبر اوس سے عقد کرنا چاہا
اسوجہ سے کہ یہہ بقیہ حکماء یونان ہتی لیکن ملکہ کلابطرہ نے اس کو
ناپسند کرکے اپنے اوپر اوسکے مارنے کی یہہ تدبیر[۱] نکالی کہ ایک آراستہ باغ مین

[۱] یہہ واقعہ عجیب و غریب ہے شاید اسیوجہ سے علامہ مورخ نے اسکو اپنی تحقیقات مین شامل نہین کیا۔

ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستہ مین رکہہ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا تو اوس نے خود گلدستہ کو اوٹہا کر سونگہہ لیا جس سے وہ جیون کی تیون بیٹہی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس واقعہ سے آگاہ نہ تہا اوس نے بہی گلدستہ کو اوٹہا کر جیسا ہی سونگہنا چاہا سانپ نے اوسکو بہی کاٹ لیا۔ اسی حیلہ سے ان دونون کا خاتمہ ہو گیا مگر ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بہی خاتمہ ہو گیا اور اون کے علوم بہی ناپید ہو گئے لیکن قدرے قلیل کتابین اون کے کتب خانون مین باقی رہگئی تہین جنکو خلیفہ مامون الرشید نے قبرس سے منگوا کر عربی مین ترجمہ کروایا[۱]

ابن عمید نے ملوک مصر و اسکندریہ بعد اسکندر کے چودہ نفر قرار دیا ہے جنکی آخری حکمران ملکہ کلابطرہ ہے یہہ سب بطلیموس کہلاتے ہے جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد کے ملوک مشرق اور شام اور مقدونیہ کا کچہہ ذکر نہین کیا جنہون نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کر لیا تہا ہان یونانیون مین سے بادشاہان انطاکیہ کا کچہہ تذکرہ آ گیا ہے۔ اوس نے ملوک مصر کے اسما بہی لکہے ہین اگرچہ اون کی تعداد مین سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سبہون نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک اونمین کا بطلیموس کہلاتا تہا۔ بطلیموس اوّل اسکندر کا بہائی یا غلام تہا اوسکا نام فلانا ذافسدیا ارندوا اس یا لوغس یا فیلس تہا۔ کسی نے اسکا زمانہ حکومت سات برس و بعض نے چالیس برس تحریر کیا ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے زمانہ مین سلقیوس (میرا خیال یہہ ہے کہ یہی بادشاہ مشرق ہے) نے تمامہ حلب قنسرین

---

[۱] کاش یہہ بقیہ علوم بہی ندر س ہو جاتے تا کہ دین اسلام انکی آمیزش سے پاک و صاف رہتا۔

سلوقیہ ـ لاذقیہ آباد کیا تہا اور قدس شریف مین شمعان بن حونیا اور بعد
اوس کے اوسکا بہائی عازر کاہن اعظم تہا اس کے حکومت کے نوین سال
انطوخوس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تہا اور گیارہوین سال حکومت
مین روم سے لڑائی ہوئی جسمین اوسکا لڑکا اقسفافش بطور ضمانت لیلیا گیا تہا
اور ۱۳ سنہ جلوس مین انطوخوس کا عقد ملکہ کلابطرہ بنت لوغش سے ہوا
اور لوغش نے بلاد مقدس کو اوس کے مہر مین لیلیا اونیسوین سال جلوس
مین اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہون کو تخت سے اوتار کر
مارڈالا اور اون کے لڑکون کو تخت پر بیٹہایا تہا اس کے بعد لوغش
مرگیا۔ پہر ابن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سو اکتیس برس کے بعد بطلیموس
اسکندروس بادشاہ ہوا اسکا لقب "غالب الثور" تہا اس نے مصر اور
اسکندریہ اور بلاد غربیہ پر اکیس برس حکمرانی کی اسکو فیلادلفوس یعنی
محب برادر بہی کہتے تہے اسی نے بہتر ۷۲ علماء یہود کو جمع کرکے توریت
اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ کرایا ان علماء
مین شمعان (جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے) اور عازر بہی تہے جسکو انطوخس
نے اس بناء پر قتل کیا کہ انہون نے بت پرستی سے اوسکو منع کیا تہا۔

"اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلیموس تہا اور یہہ ملوک
مقدونیہ سے ہے جسنے مصر پر بہی حکمرانی کی ہے کیونکہ ابن کریون نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تہا مصر پر قبضہ کیا
یہہ علم دوست تہا اس نے یہود کے ستر علماء جمع کرکے توریت اور کتب
انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان مین کرایا اسکے زمانہ
مین صادوق کاہن تہے" اور اس نے بیتالیس ۴۵ برس حکمرانی کی اسکے بعد

بطلیموس ارنبا حاکم ہوا بعضے اسکا نام رنغادی اور بعضے راآسب الا خبر
بتاتے ہین اس نے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہہ وہی ہے جس نے
اسکندریہ مین گہوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تہا جوز مانہ زینون قیصر مین
جلایا گیا۔ اس کے بعد بطلیموس محب براد ر حکمران ہوا بعضے اسکا نام اوغشطش
اور بعضے فیلادلفس بتاتے ہین اسکا زمانہ حکومت سولہ برس ہا اسکے
زمانہ مین اخنیمیم کاہن زمانہ بطلیموس الصائغ پانچ برس حکمران رہا اسکے
بعد بطلیموس محب پدر ہوا اسکا نام کلا فاظر بتایا جاتا ہے اس نے سترہ
برس حکومت کی بہوڑے جزیہ لیا اس کے بعد بطلیموس مظفر یا بطلیموس
غالب یا محب مادر بیس برس بادشاہت کرتا رہا اسکی حکومت کے اونیسوین
سال متتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یونا ذابینس ہارون
علیہ السلام سے خروج کیا۔ انطیخوس بادشاہ انطاکیہ نے اپنے رئیس غایش کو
فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنے کو بہیجا اس نے اوسپر قبضہ حاصل
کرنے مین حیلہ سے کام لیا عازر کاہن کو قتل اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر
جبور کیا متتیا بن یوحنا ایک جماعت یہود کی لیکر پہاڑون مین چلا گیا
اور جب لشکر یونان نکلا تو وہ قدس شریف مین واپس آیا جیسا کہ
ہمنے بنی حشمنائی کے حالات مین تحریر کیا ہے۔ بطلیموس محب مادر کے
بعد بطلیموس محب پدر پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین قدس
مین یہودا بن متتیا اور بعد اوس کے یوناذاب بعدہ اوسکا بہائی
شمعون بعد ازان ہرقانوس گزرے جسکا نام یوحنان ہے یہی پہلا وہ شخص
ہے جو بنی حشمنائی مین بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے
لڑکے یوحنا کو قید ونوس سپہ سالار انطیخوس سے لڑنے کو بہیجا یوحنا نے

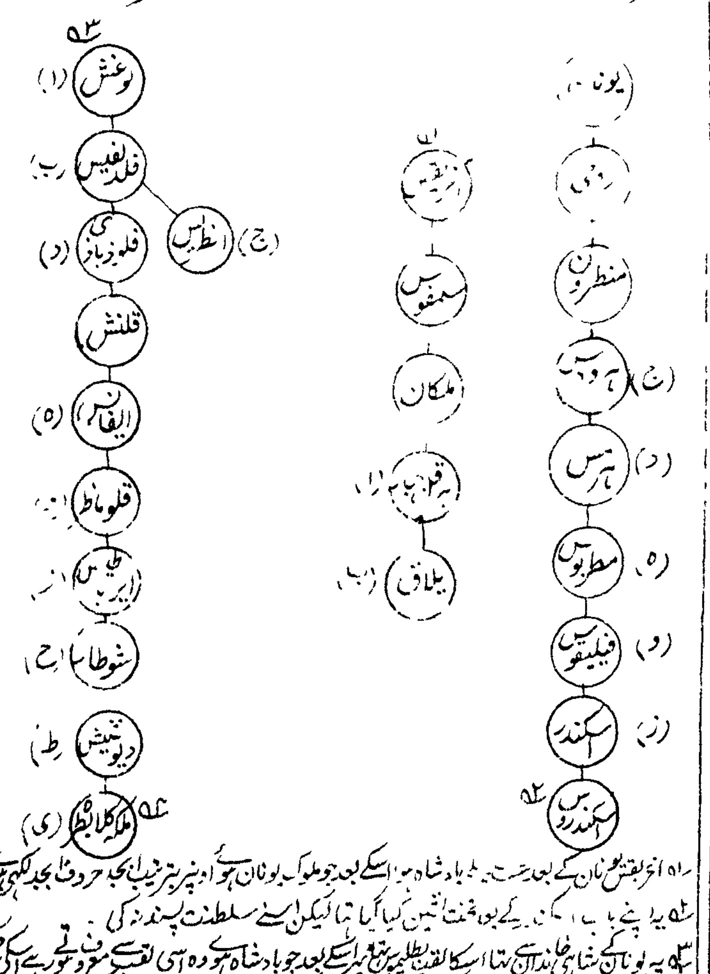
اوسکو شکست دی اور یہود کا جزیہ دینا موقوف کر دیا جو وہ بادشاہ
سوریہ کو زمانہ فیلقوس بادشاہ مشرق سے دیتے چلے آرہے تھے بطلیموس
محب مادر کے بعد بطلیموس ارغادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی
اس کے زمانہ مین انطیخوس نے از سر نو انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام
سے اوسکو موسوم کیا۔ ہرقانوس اور اوس کے تینون لڑکے قدس مین
حکمران ہوئے۔ شہر سامرہ سبسطیہ ویران کیا گیا۔ انطیخوس نے
قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلیموس مخلص یا مقروطون حاکم
ہوا اس نے اٹھارہ یا بیس برس بادشاہت کی اسکے زمانہ مین سکندر
تلمائی بن ہرقانوس ساتوان بادشاہ بنی حشمنائی کا قدس شریف مین تہا،
اور اسوقت یہود کے تین فرقے تھے۔ بطلیموس مخلص کے بعد بطلیموس محب
مادر یا اسکندروس یا قیقتس یا اسکندر یا ابن المخلص دس برس
حکمران رہا اس کے زمانہ مین ملکہ اسکندرہ قدس شریف مین تہی
اور مملکت سوریہ کا دوسو سترہ برس کے بعد اسکے ہاتھون خاتمہ ہوا
اس کے بعد بطلیموس قیناس یا ایزیس یا منفی آٹھہ برس یا تئیس برس
یا اٹھارہ برس حاکم رہا منفی اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ ملکہ کلوبطرہ نے
اسکو ملک سے نکالدیا تہا بعضے مورخ اسکو بطالسہ مین نہین شمار کرتے
اسکے بعد بطلیموس یوناشیش اکیس برس یا اکتیس یا تیس علی اختلاف
الاقوال تخت حکومت پر رونق افروز رہا اسکے زمانہ مین ارستبلوس اور
اوسکا بھائی ہرقانوس قدس شریف مین تہا بعد ازان ملکہ کلابطرہ
بنت دیوناشیش سریر آرا ہوئی اسکا دور حکومت تیس یا تئیس برس
رہا۔ بڑی حکیمہ فیلسوفہ تہی اسکے سنہ ۳ جلوس مین خلیج اسکندریہ درست

کیا گیا اور اسکندریہ مین ہیکل زحل اور اخمیم مین ایک مقیاس اور دوسرا شہر الفنا مین بنا یا گیا اور سنہ ۴۲ جلوس مین اغانیوس اول قیاصرہ۔ روم کے تخت حکومت پر بیٹہا چار برس اسکی حکومت رہی بعدہ بولیوش تین برس تک حاکم رہا پہر اغشطش بن مولو جبس صدر آرا ہوا اس نے اطراف و جوانب کے ممالک پر قبضہ کر لیا جب اسکی ملک گیری کی خبر ملکہ کلابطرہ کو ہوئی تو اوس نے اپنے بلاد کے بچانے کی فکر کی نیل کے شرقی جانب غرما سے نوبہ تک ایک دیوار اور دوسری دیوار اسکندریہ سے نوبہ تک نیل کے غربی جانب کہنچوائی یہی اسوقت حائط العجوز کے نام سے معروف ہے۔ اوغشطش قیصر نے اپنے سپہ سالار انطریوس کو مصر پر حملہ کرنیکو بہیجا اس کے ہمراہ متر داب بادشاہ ارمن بہی تہا۔ ملکہ کلابطرہ نے اوس سے دغا بازی کی چالاکی سے اوسکے ساتھہ عقد کرنے کا اقرار کیا جب اسکی اطلاع اوس کے رفیق متر داب کو ہوئی تو اوس نے انطریوس کو قتل کر کے ملکہ کلابطرہ سے خود عقد کر لیا اور اوغشطش قیصر سے باغی ہو گیا اوغشطش قیصر نے اوس پر فوج کشی کی مصر کو فتح کر لیا ملکہ کلابطرہ اور اوس کے لڑکے اور شوہر کو قتل کر ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ ملکہ کلابطرہ نے اوغشطش کے لئے اپنی مجلس مین زہر رکہہ چہوڑا تہا جس سے اوغشطش کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ کلابطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر و اسکندریہ و مغرب سے یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہہ ممالک تا زمان فتوحات اسلامیہ۔ رومیون کے قبضہ مین رہے انتہی کلام ابن العمید۔ (ابن عمید کا کلام ختم ہوا)۔ اس نے جو اختلافات نقل کئے ہین وہ

مورخین سعید بن بطریق - یوحنا فم الذہب منجی - ابن الراہب -
ابو فانیوس وغیرہ ہم کی روایات ہین لبظاہر یہہ لوگ مورخین نصارے
سے ہین - والبقاء للہ الواحد القہار سبحانہ لا الہ غیرہ ولا معبود سواہ -

شجرہ ملوک یونان   شجرہ ملوک بطالسہ



(۱) آخر بقش یونان کے بعد ... بادشاہ ہوا اسکے بعد جو ملوک یونان ہوئے انپر بترتیب ابجد حروف ابجد لکھے ہوئے ہین
سلہ یہ اپنے باپ ... کے بعد تخت نشین کیا گیا تہا لیکن اسنے سلطنت پسند نہ کی
سلہ یہ یونان کے شاہی خاندان سے تہا اسکا لقب بطلیموس تہا پہر اسکے بعد جو بادشاہ ہو وہ اسی لقب سے معروف ہوتے رہے اسکے عہد حکومت کو
حکومت بطالسہ سے تعبیر کرتے ہین سکندر کے بعد یہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ ہوا پہر یہی حسب ترتیب انکے حروف ابجد لکھے ہوئے ہین
سلہ یہی آخری حکمران یونان ہے اسکے بعد ممالک یونان رومیونکے قبضہ مین تا زمان فتوحات اسلامیہ رہے -

لاطینی یعنی کیتیم معروف بہ روم

یہہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہون سے ہے بخیال ہرو شیوش یہہ غریقیون کا دوسرا فرقہ ہے اور یہہ دولون نسبًا یونان مین مجتمع ہوتے ہین اور بخیال بیہقی یہہ غریقیون کا تیسرا گروہ ہے اور یہہ تینون نسبًا یونان بن علجان بن یافث مین شریک ہین اور روم کے نام سے یہہ کل فرقے موسوم ہوتے ہین کیونکہ انمین رومیون ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

ان لاطینون کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افرنجہ تک مابین بحر محیط اور بحر رومی پہیلا ہوا تہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ لاطینون مین سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تہا یہہ زمانۂ بنی اسرائیل مین گزرا ہے اسکے بعد اسکا لڑکا بریامش اور اوسکی آیندہ اولاد حکومت کرتی رہی انہین مین سے کرمنش بن مرشیہ بن شیبین بن مزکہہ ہے جس نے زبان لاطینی کی بنا ڈالی اور اوسکے حروف کی ترتیب و تالیف کی یہہ لوائیر بن کلعاد (حکام بنی اسرائیل) کے زمانۂ حکومت مین بعد چار ہزار پچاس برس سنہ دنیاوی کے ہوا ہے

لاطینون اور اغریقیون مین ہمیشہ ان بن رہی دولون ایک دوسرے کی تخریب کی کوشش کرتے رہے۔ غریقیون ہی کے ہاتہون طرویہ لاطینون کا دار السلطنت چار ہزار ایک سو بیس برس سنہ دنیاوی زمانہ عبدون (ملوک بنی اسرائیل) مین ویران ہوا ان دنون ان کا بادشاہ اناش (بریامش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تہا اسکے

بعد اسکا لڑکا استکانیش حاکم ہوا اس نے شہر البا آباد کیا بعد اس کے
ملک اسیکے خاندان مین رہا اسیکے اولاد سے برقاش زمانہ انقراض حکومت
ملوک کسدانینین مین تہا اوسوقت ملوک بنی اسرائیل مین سے عزیاہ بن
امصیا حکومت کر رہا تہا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازنیون اور
سرپانیون کے باہمی اختلاف کیوجہ سے نصیب ہوئی ہتی اس کے بعد
اسکا لڑکا روملس اور املش یکے بعد دیگرے حاکم ہوئے یہہ وہی ہین
جنہون نے ۵۳۲۱ دنیاوی زمانہ حکومت حزقیا بن احاز بادشاہ
بنی اسرائیل مین شہر طرویہ کے چارسو برس ویران ہونے کے بعد رومہ کو
آباد کیا۔ شہر رومہ دنیا بہر کے شہرون مین بڑا اور عظیم الشان اور مشہور
سمجہا جاتا تہا اسکا طول شمال سے جنوب تک بیس میل عرض بارہ میل کا
تہا اور شہر پناہ کی دیوارین اڑتالیس ۴۸ ذراع بلند ۱۰ ذراع عریض تہین
یہی شہر لاطینون اور اونہین مین سے قیاصرہ کا دارالسلطنت تاظہور
اسلام رہا۔ اور یہی اوس کے حاکم رہے۔ پہر ان مین روملس اور
املش اور اوس کے دوچار پشتون کے بعد شخصی حکومت کا نام ونشان
اوڑا دیا گیا جمہوری حکومت کی بنا ڈالی گئی ہرقشیوش لکہتا ہے کہ
ستر وزرا سلطنت کا کاروبار دیکہتے تہے اور اسکو وہ عنشلش (یعنی
جلسہ وزرا) کہتے تہے سات سو برس تک اسیطرح حکومت کا سلسلہ جاری
رہا تاآنکہ قیصر یولش بن غایش اول ملوک قیاصرہ ان پر غالب آیا
جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔

یہہ گروہ اپنے زمانہ ترقی مین ہمیشہ ملوک معاصری سے لڑتا بہڑتا
رہا چنانچہ پہلے یونانیون سے لڑا پہر فارس سے صف آرا ہوا اور

شام ومصر پر غالب آیا پہر جزیرہ اندلس بعدازان صقلیہ پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد افریقہ کے طرف بڑہے اور اوسپر بہی قابض ہوکر شہر قرطاجنہ کو ویران کرڈالا - اہل افریقہ نے دوسرے طرف سے عبور کرکے رومہ کا محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ وفساد کی آگ مشتعل رہی -

بعض علماء اخبار کا یہہ خیال ہے کہ روم - عیصو بن اسحاق علیہ السلام کی اولاد ہین ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ مین جناب یوسف صدیق علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تابوت دفن کرنے کیلئے مقام خلیل مین لئے جارہے تہے عیصو کی اولاد نے اون سے لڑائی کی لیکن جناب موصوف نے اونکو شکست دیکر اون مین سے صفو ابن الیفاز بن عیصو کو گرفتار کرکے افریقہ کے طرف جلاء وطن کردیا - صفو ابن الیفاز چند شاہ افریقہ کے پاس رہا - جب شاہ افریقہ اغنیاس اور کیتم مین مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیاس نے اہل افریقہ کو جمع کرکے کیتم پر حملہ کیا تو صفو ابن الیفاز کو اپنی شجاعت دکہانیکا بہت بڑا موقع ملگیا - اس نے کیتم کو متعدد شکست دیکر پیچہے ہٹادیا - بعد اس کے صفو ابن الیفاز ہم قومیت کیوجہ سے کیتم مین آملا - اس ملجانے سے کیتم کا رعب وداب بڑہ گیا - سرحدی ملوک اس سے ڈرنے لگے کیتم نے اسکی شادی اپنے مین کرلی اور اپنا حاکم بنالیا - یہہ پہلا شخص ہے جس نے بلاد اسپانیا مین سب سے پہلے حکومت کی پچپن برس تک حاکم رہا - اسکے بعد ابن کریون نے سو کہ ملوک اسکے اولاد شمار کیا ہے جنکا آخری بادشاہ رو ملس بانی شہر رومہ ہے یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تہا جناب موصوف سے ڈرکر شہر رومہ آباد کیا اور اوس میں ہیکل بنوایا اسکے بعد

ابن کریون نے پانچ ملوک کا ذکر کیا ہے پانچوان وہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجایز تعلق پیدا کر لیا تہا جب اوس شخص نے دیکھہ لیا تو اوس کی بیوی نے خودکشی کر لی اور اس شخص نے اوسکو ہیکل مین مار ڈالا اس کے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت سے انحراف کر کے جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور تین سو بیس شیوخ کو ملک کا انتظام سپرد کیا یہی لوگ کاروبار سلطنت دیکھتے رہے اور خوب ترقیان کرتے رہے تا آنکہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا پہر اس کے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا کلام تمام ہوا)۔

ابن کریون کا یہہ قول ہروشیوس کے خیال کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہہ بیان ہے کہ داود علیہ السلام کے زمانہ مین رومہ آباد کیا گیا ہے اور ہروشیوس کہتا ہے کہ حزقیا (چودہوان بادشاہ بنی یہودا) کے زمانہ حکومت مین رومہ کی بنا پڑی۔ ان دونون مدتون مین بہت بڑا تفاوت ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

ملوک قیاصرہ (کیتم)

رومہ مین تقریباً سات سو برس تک زمانہ بنا رومہ یا اوس سے تہوڑے دنون پہلے سے جمہوری حکومت قائم رہی ہر سال وزرا کا انتخاب ہوتا تہا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ مین نکلتا تہا وہی اطراف وجوانب کے ملوک پر حملہ کرنے کو جاتا۔ ممالک اجنبیہ کو فتح کرتا تہا یہہ لوگ پہلے یونانی روم کے مطیع تہے جب اسکندر مر گیا اور یونانیون کا کارخانہ درہم وبرہم ہو گیا

تو ان رومیون (لاطینون) کو اہل افریقہ کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہوئی
اور انہون نے شہر قرطاجنہ کو ویران کرکے پھر آباد کیا اور اندلس۔ شام۔
ارض حجاز کو لیلیا بیت المقدس کو فتح کرکے اوس کے بادشاہ کو قید کرلیا۔
ان دنون یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آٹھوان بادشاہ
بنی حشمنائی) بیت المقدس مین حکومت کر رہا تھا اسکو جلا وطن کرکے
رومہ لیگئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پھر غاس نے
اوس سے لڑائی کی اس اثناء مین بولس بن غایش ظاہر ہوا اور اپنے
چچازاد بھائی لوجیار بن مدکہ کے ہمراہ اندلس کیطرف گیا افرنج اور
جلالقہ سے اسکی لڑائی ہوئی برطانیہ اور اشبونہ پر قبضہ کرکے رومہ کو
واپس آیا اور اندلس مین اکتبیان اپنے بھائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا
جب یہہ رومہ مین آیا اور وزرا رکو اسکی راے سے آگاہی ہوئی تو
اونہون نے اسکے قتل کی فکر کی۔ اکتبیان یہہ سنکر اندلس سے ایک فوج
کثیر لیکر آپہونچا۔ بولش اسکی مدد سے رومہ۔ ارض قسطنطینہ۔ فارس۔
افریقہ۔ اندلس پر قابض ہوگیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا
پھر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلایا گیا۔

لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیون کے لغت مین
بال کو کہتے ہین اور اوسکو بھی کہتے ہین جو پھاڑ اگیا ہو۔ بعض لوگون کا
یہہ خیال ہے کہ قیصر کی مان جسوقت یہہ حمل مین تھا مرگئی تھی اور یہہ
اوسکا پیٹ پھاڑکر نکالا گیا لیکن روایت اول صحیح اور اقرب الی الصواب ہے
یہہ فخر کیا کرتا تھا کہ مجھکو کسی عورت نے نہین جنا یہہ ملوک اسکندریہ اور
مقدونیہ کے خزاین رومہ مین اوٹھالایا ملوک مشرق وشمال نے اسکی

اطاعت قبول کی شام مین اسکا عامل (گورنر) ہیرودس بن انظفر تہا۔ اور مصر مین غالیش اسکی طرف سے حکومت کر رہا تہا مسیح علیہ السلام اسی کے زمانہ حکومت سنہ ۴۲ جلوس مین پیدا ہوئے۔ قیصر مذکور ۵۶ چہپن برس حکومت کر کے سات سو بچاس برس بعد بناء رومہ کے سنہ ۵۲۰ دنیاوی مین مرگیا۔ (انتہی کلام ہروشیوس۔ ہروشیوس کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید مورخ نصارے تحریر کرتا ہے کہ ان قیاصرہ کے پہلے رومہ کا انتظام شیوخ کے سپرد تہا۔ یہی کل کاروبار سلطنت دیکہتے تہے انلوگون کی تعداد تین سو بتیس ۳۲۰ تہی ان سبہون نے قسمین کہائی تہین کہ شخصی حکومت کسیکو نہ دینگے ایک انمین سے جسکے نام قرعہ نکلتا تہا میر مجلس ہوتا تہا اور اوسکی راے دورایون سے قایم مقام سمجہی جاتی تہی یہی انتظام تا ظہور اغانیوس جاری رہا اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اسکی مان اوسوقت مری تہے جبکہ یہہ حالت حمل مین تہا جب یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا اور سن شعور کو پہونچا تو شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہوگیا اس نے رومہ مین چار برس تک حکومت کی پہر اس کے بعد یولیوس قیصر تین برس حاکم رہا بعد ازان اوغسطس قیصر بن مرنوخش ہوا۔

اوغسطس قیصر رومہ کے میر مجلس کا ایک سپہ سالار تہا جو باجازت اوس کے لشکر لیکر مغرب اور اندلس کے فتح کرنے کو گیا تہا اور جب وہان سے کامیاب ہوکر رومہ واپس آیا تو اوسنے میر مجلس کو معزول کر دیا اور بذاتہ حاکم ہوگیا۔ عوام الناس نے اس رد و بدل مین اوسکی موافقت کی میر مجلس رومہ کا ایک سپہ سالار فمقیوس نامی ممالک مشرقیہ مین تہا اوسکو

جب اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر لیکر روم پر چڑھ آیا اوغسطش
قیصر نے اوسکو ہزیمت دیکر قتل کرڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ حاصل کرلیا
اسکے بعد ایک لشکر جرار بسرداری اپنے دو سپہ سالاران انطونیوس
اور متراداب بادشاہ ارمن مصر کے فتح کرنے کو بھیجا۔ ان دنون ملکہ
کلابطرہ یادگار بطالسہ ملوک یونان مصر و اسکندریہ مین حکومت
کر رہی تھی اس نے اس نقل و حرکت کی اطلاع پاکر اپنے بلاد کو محفوظ
رکھنے کے غرض سے نیل کے دونون کنارون پر نوبہ سے اسکندریہ تک
غرباً اور فرما تک شرقاً دو دیوارین کھنچوادین جب انطونیوس مصر کے
میدان مین لڑائی کو آیا تو اوس نے اس سے فریباً عقد کرلیا اس نے
اپنے رفیق متراداب کو قتل کرڈالا اور اوغسطش قیصر سے باغی ہوگیا
اوغسطش قیصر اسکی اس حرکت سے ناراض ہوکر خود ایک فوج لیکر مصر پر
چڑھ آیا انطونیوس کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ ملکہ کلابطرہ اور اوس کے
دونون لڑکون شمس و قمر کو بھی مارڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ کرلیا
یہہ واقعہ اوس کے حکومت کے بارہوین برس واقع ہوا اور اس کے
سنہ [۴۲] جلوس مین مسیح علیہ السلام تین مہینے بعد ولادت یحییٰ علیہ السلام
کے سنہ پانچہزار پانچسو دنیاوی اور بیت المقدس پر ہیرودس کے حکومت
کے بتیسوین [۳۲] سال اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکی حکومت کے پینتیسوین [۳۵] سال پیدا
ہوئے لیکن سب اسی امر پر متفق ہین کہ اوغسطش قیصر کے حکومت کے بیالیسوین [۴۲]
برس مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اور تواریخ کا سیاق اس امر کا مقتضی
ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام سنہ پانچہزار پانچسو شمسی مبداء عالم مین ہوئی کیونکہ آدم
علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک ایکہزار چھہ سو برس ہوتے ہین اور نوح علیہ السلام

سے طوفان تک چھہ سو برس اور طوفان سے ابراہیم علیہ السلام تک ایکہزار بہتر برس اور
ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چارسو پچیس برس اور موسیٰ علیہ السلام
سے داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھہ برس اور داؤد علیہ السلام سے اسکندر
تک سات سو ساٹھہ برس اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو اونیس
برس ہوتے ہین ہکذا ذکر ابن العمید (ابن عمید نے ایساہی ذکر کیا ہے) وانہا
تواریخ النصارے وفیہا نظر (اور یہہ بیشک نصارے کی تواریخ ہے اور اوسمین
نظر ہے) اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اوغسطش کے زمانہ حکومت سنہ ۴۲
جلوس مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوے جسوقت بیت المقدس مین ہیردوس
حکومت کر رہا تہا اور اسکے زمانہ انتقال کو سنہ پانچہزار دوسو دنیاوی مین
لکھتاہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتاہے کہ قیصر اوغسطش کی
حکومت سنہ پانچہزار پانچسو پندرہ دنیاوی مین رہی ہے واللہ اعلم بالحق۔
بہرکیف اسکے بعد طباریش قیصر حکمران ہوا اس کے زمانۂ حکومت مین مسیح
علیہ السلام کا ظہور رہوا یہود کی بغاوت شروع ہوئی اللہ جل جلالہٗ نے
جناب موصوف کو زمین سے اوٹھالیا۔ حواریون نے دین مسیحی پہیلانے کا بار
اپنے سر لیلیا یہود انکی مخالفت کرنے لگے ہدایت وارشاد سے مانع ہوتے قید کرتے
مارتے تہے۔ بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس مین قیصر کیجانب سے تہا
وہ مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت۔ یوحنا معمد سے مخالفت کے
احوال طباریش قیصر سے بیان کرتا تہا اور اس کے بعد حواریون کی بیچارگی
یہود کی زیادتی اور بیجا ظلم کے واقعات ظاہر کئے اور یہہ بیان کیا کہ یہہ
لوگ حق پر ہین طباریش قیصر نے یہہ سنکر اون لوگون کو یہود کے پنجہ ظلم سے
بچانے کا حکمدیا اور خود اوسکے دین اختیار کرنے پر مائل ہوا لیکن اوسکی قوم نے

اس فعل سے روکا۔ اس کے بعد ہیرودس گرفتار کرکے رومہ مین لایا گیا اور
وہان سے جلاوطن کرکے اندلس بہیجدیا گیا یہہ وہین مرگیا اس کے جگہہ پر
اغرپاس اسکے بہائی کا لڑکا تخت حکومت پر بٹہایا گیا اور حواریان مسیح اشاعت
دین کے غرض سے ممالک قریبہ و بعیدہ مین متفرق طور پر چلے گئے لوگون کو
اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طباریش قیصر نے اغرپاس کو
قتل کرڈالا۔ روم مین حواریون کے متبعین قتل کئے گئے اور طباریش
تیئیس ۲۳ برس حکومت کرکے مرگیا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت مین شہر طبریہ
ملک شام مین آباد کیا جو اس کے نام سے موسوم اور مشہور ہے اس کے بعد
غانیس قیصر حاکم ہوا ہروشیس لکہتا ہے کہ یہہ طباریش کا بہائی اور قیاصرہ
روم کا چوتہا قیصر تہا یہہ نہایت سخت تندمزاج تہا یہود نے بیت المقدس
مین کچہہ بنانا چاہا تہا اس نے روک دیا۔ ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے زمانہ
مین نصارے پر نہیت بہت سختیان ہوئین۔ یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا
حواری مارا گیا۔ پطرس قید کیا گیا پہر قیدخانہ سے نکلکر انطاکیہ کیطرف بہاگ گیا
اور وہین قیام پذیر رہا بجاے اس کے دوسرا البطریق مقرر ہوا بعد ازان انطاکیہ
سے سنہ ۲ جلوس غانیس قیصر مین وہ رومہ مین آیا اور نصرانیت کے پہیلانے
مین کوشش کرتا رہا بعد چندے اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت
نصرانی ہوگئی جس سے نصرانیون کو ایک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی اثناء
مین اکثر یہودیان شام نے نصرانیان بیت المقدس کو تکالیف اور ایذا مین
پہونچائین اندنون انکا اسقف یعقوب بن یوسف خطیب تہا۔ ابن عمید سے
مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ سنہ ۱ جلوس بادشاہ غانیس مین فیلقس بادشاہ مصر
نے یہود پر حملہ کیا اور سات برس تک اونکو پریشان کرتا رہا اور پہر اپنی

حکومت کے چوتھے برس اپنے عامل کو لکھہ بھیجا جو مقام سوریہ (یعنی اورشلیم
یا بیت المقدس) مین رہتا تھا کہ یہود کی عبادت گاہون مین بُت رکھہ دیے
جائین اس کے بعد اوس کے کسی سپہ سالار نے ایک ناگہانی حملہ سے اوسکی
زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ فلو دیش قیصر حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ
یہہ طباریش کا لڑکا ہے اس کے زمانہ حکومت مین تین انجیلین لکھی گئین متی
حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس مین بزبان عبرانی لکھی ابن عمید کہتا ہے کہ
یوحنا نے اس انجیل کا زبان رومہ مین ترجمہ کیا۔ پطرس سردار حوارئین نے اپنی
انجیل زبان رومہ مین لکھکر اپنے شاگرد مرقس کیطرف اوسکو منسوب کر دیا۔ لوقا
حواری نے بھی زبان رومہ مین انجیل لکھی اور اوسکو بعض اکابر روم کے
پاس بھیجا اسی زمانہ مین یہودیون مین فتنہ وفساد شروع ہو گیا اونکا بادشاہ
اغرباس۔ رومہ مین چلا آیا فلودیش قیصر نے اوس کے مدد کو اپنا لشکر اوسکے
ہمراہ کر دیا جنہون نے بیت المقدس مین پہونچکر ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا
اور بے شمار یہودیون کو گرفتار کر کے انطاکیہ اور رومہ کیطرف بھیجدیا۔
بیت المقدس ویران کر دیا گیا اور اوس کے رہنے والے جلاء وطن کر دیے گئے
اسیوجہ سے ایک زمانہ تک قیاصرہ روم کیطرف سے بیت المقدس مین کوئی
عامل نہین مقرر کیا گیا اسی زمانہ سے یہودیون مین متعدد فرقے قائم ہو گئے
مگر سب سے بڑے اون مین سات ہین سنہ جلوس فلودیش مین روم کے ایک
بطرلوق نے شمعون صفا کے ہاتھہ اصطباغ حاصل کیا اور بیت المقدس مین
صلیب نکالنے کے لئے آیا لیکن ناکامی کے ساتھہ رومہ کو واپس ہوا اسی
زمانہ مین چودہ برس حکومت کر کے فلودیش قیصر مر گیا بجاے اوس کے
اوسکا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ چھٹا قیصر ہے

اِسکا فسق وفجور حد سے متجاوز تہا جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل رومہ
مذہب عیسوی قبول کرتے جاتے ہین تو اس نے غصہ مین آکر انکے قتل عام کا
حکم دیدیا اسی زمانہ مین پطرس (حواریون کا سردار) مارا گیا اور بجاے
اوس کے اریوکیش بطریق رومہ مقرر ہوا پطرس۔ رومہ مین پچیس[۲۵] برس تک
بطریق رہا یہہ حواریون کا سردار اور رومہ کیطرف مسیح کا فرستادہ تہا۔
مرقس انجیلی اسکندریہ مین اوسکی حکومت کے بارہوین برس مارا گیا اسکے
قتل کے سات برس پیشتر سے اسکندریہ ۔ مصر ۔ برقہ ممالک مغرب مین نصرانیت
کے موافق ہوا چل رہی تہی بجاے اسکے حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہہ مرقس
انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اس نے اپنی نیابت کے لئے بارہ
قسیس منتخب کر رکہا تہا۔ ابن عمید مسیحی سے ناقل ہے کہ نیرون کی حکومت
کے دوسرے برس یہودیون کا منجس قاضی جو روم کیطرف سے تہا معزول کیا گیا
اور بجانے اس کے قسطس قاضی مقرر ہوا۔ بوتا (بیت المقدس کے مجاورون کا
سردار) مارا گیا اور اسی زمانہ مین قسطس قاضی بہی مر گیا یہود نے نصرانیان
بیت المقدس پر دفعۃً حملہ کر کے اون کے اسقف یعقوب بن یوسف نجار کو مار ڈالا
اون کے عبادت خانہ کو گرادیا صلیب کو چہینکر دفن کر دیا تا آنکہ ہلانہ مادر
قسطنطین نے اوسکو نکالا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے ۔ یعقوب بن یوسف
نجار کے قتل کے بعد اوسکا چچا زاد بہائی شمعون بن کنا با عیسائیون کا اسقف
ہوا پہر سنہ جلوس نیرون مین یہود نے لڑ بہڑ کر نصرانیون کو بیت المقدس
سے نکال دیا وہ بیچارے جلاء وطن ہو کر اردن کے کنارہ آبسے۔ نیرون
نے یہودیون کے سرکوبی اور بیت المقدس کے ویران کرنے کو اپنے سپہ سالار
اسپاشیانس کو یروشلیم کیطرف روانہ کیا یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی

کر لی اور اوسکو بچانے کے غرض سے تین طرف جدید قلعہ بنا لئے۔ لیکن اونکو ان
کوششون نے کچہہ فائدہ نہ پہونچایا اونکی قسمت مین اس سے پہلے ناکامی و
ذلت لکہی جا چکی تہی اسباشیانس نے یہود کا چارونطرف سے محاصرہ کر کے
اون کے قلعات کو توڑ کر جلادیا اور ایک برس تک وہین ٹہیرا رہا۔ ہروشیوش
کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ممالک محروسہ نیرون قیصر مین
بغاوت پہیل گئی چنانچہ اہل برطانیہ اسکی اطاعت سے نکل گئے۔ اہل ارمینہ
اور شام۔ فارس کے مطیع ہوگئے نیرون نے اپنی بہن کے داماد یشبشیان بن
توجیہ کو لشکر لیکر باغیون کے سر کرنے کو بہیجا اوس نے انکی بغاوت کی مشتعل آگ کو
فرو کر کے یہودیان شام پر حملہ کیا کیونکہ یہہ بہی قیصری حکومت کے خلاف لڑ رہے
ہوئے تہے اثناء محاصرہ بیت المقدس مین نیرون قیصر اپنے لشکریون کے ہاتہہ
مارا گیا جبکہ اسکی حکومت کا چودہوان [۱۴] سال پورا ہو چکا تہا اس نے اوسی زمانہ
بغاوت مین ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کیطرف بہی بہیجا تہا جو برطانیہ
کو فتح کر کے بعد قتل نیرون قیصر رومہ مین آیا اور رومیون نے اوسکو اپنا حاکم
بنا لیا جب ان واقعات کی اطلاع یشبشیان کو ہوئی اور اوس کے مشیرون
نے اوسکو رومہ کے طرف واپس ہونیکی راے دی اور یہودیون کے سرداران نے
اسکی بادشاہت کی بشارت دی جو اسکے یہان قید تہا (معلوم ہوتا ہے کہ یہہ یوسف
بن کریون ہے جسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) تب یشبشیان اپنے لڑکے
طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چہوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس کو
فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو مسمار اور اوسکی عمارات کو منہدم کر دیا جیسا کہ اس سے پیشتر
بیان کیا گیا ہے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ مین لاکہون یہود مارے گئے
اور اسیقدر بحالت محاصرہ بہوکون مر گئے۔ نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر

فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکہہ یہودی رومہ مین اس غرض لاکر باقی سب کہے گئے کہ رومی اطفال بحالت تعلیم فنون جنگ اونپر اپنا ہاتہہ صاف کرتے تہے۔ یہود کا یہہ جلوہ کبرے اتہا یہہ واقعہ ایکہزار ایک سوساٹہہ برس بعد بناء بیت المقدس سنہ پانچہزار دوسوتیس دنیاوی مین آٹہہ سوبیس برس بعد بناء رومہ واقع ہوا ۵۲۳۰

یشبتیان نے رومہ مین پہونچکر اوس سپہ سالار کو تخت سلطنت سے اوتار کر فرش مذلت پر بٹہادیا جو اس کے آنے سے پہلے۔ بعد قتل نیرون قیصر تخت حکومت پر بیٹہہ گیا تہا اسیوقت سے بولس قیصر کے خاندان سے بعد ایکسوسولہ برس کے حکومت وسلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور جمیع ممالک روم کا یشبشیان مستقل حکمران ہوگیا اور اپنے کو قیصر ہی کے لقب سے ملقب کہا۔

انتہی کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید روایت کرتاہے کہ اسباشیالنس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ کئے ہوئے تہا نیرون کے قتل کی خبر پہونچی اور یوسف بن کریون کاہن طبریہ نے اوسکو قیصر ہونے کی بشارت دی تب اوس نے اپنے لڑکے طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چہوڑ کر کچہہ لشکر ہمراہ لیکر رومہ کا قصد کیا لیکن اس کے پہونچنے سے پہلے اہل رومہ نے بعد قتل نیرون قیصر۔ غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنالیا تہا غلیان قیصر نہایت بدطینت اور ظالم تہا اسکی حکومت کے نوین مہینہ کسی خادم نے حالت غفلت مین اسکو قتل کرڈالا تب بجائے اسکے الوٰن کو تخت نشین کیا۔ تین مہینہ کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر ابطالس کے سر پر تاج قیصری رکہا یہہ آٹہہ مہینہ تک حکومت کرتا رہا بعدہ اسباشیالنس نے (جسکو ہروشیوش یشبشیان کہتاہے) دو سپہ سالارون کو رومہ کیطرف بہیجا انہون نے ابطالس کو شکست دیکر مارڈالا۔ اسباشیالنس نے اس واقعہ کے بعد رومہ کی زمام

حکومت اپنے ہاتھہ مین لیلی۔ اسی اثنا مین طیطش نے بیت المقدس کو
فتح کرکے بیشمار مال غنیمت اور غیر معدود یہودی قیدیون کو رومہ مین اپنے
باپ کے پاس بہیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ مین ایک لاکہہ یہودی
مارے گئے اور تقریبًا نوے ہزار گرفتار کرلئے گئے۔ رومیون نے ان قیدیون
کے ساتھہ وحشیانہ برتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے رومہ آتے ہوئے اثنا راہ
مین یہودیون کو جیتے جی درندون کے سامنے ڈالدیتے تہے بعضونکو بورے مین
باندہ کر شکاری کتّون کے روبرو پہینکدیتے تہے اور وہ انکو پہاڑڈالتے تہے
غرضکہ اسی طرح یہہ کل قیدی مارڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

طیطش کی اس کامیابی سے جسقدر یہودیون کو نقصان جانی اور مالی
پہونچا اوسیقدر عیسائیون کا فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاوطن ہوکر اردن
کیطرف چلے گئے تہے پہر بیت المقدس مین واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا)
بنایا اندنون اونکا اسقف شمعان بن کلوپا۔ یوسف نجار کا چچا زاد بہائی تہا
یہہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

اسپاشیانس (یعنی ویشبشیان) اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا اوسکے
بعد اوسکا لڑکا طیطش قیصر دو برس یا تین برس بروایت ابن عمید حکومت
اسکندر کے چارسو برس بعد رونق افروز تخت قیصری رہا یہہ علوم حکمیہ سے بخوبی
واقف اور نہایت نیک مزاج سخی۔ زبان لاطینی اور غریقی کو بہی جانتا تہا۔
اسکے بعد اسکا بہائی دومریان پندرہ برس حکمران رہا فرانس کی لڑائی مین
مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ نیرون کا ہمشیرہ زادہ۔ قاتل سفاک۔ نصاریٰ
کا دلی دشمن تہا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے
اسکو دالسنطیانوس کے نام سے یاد کیاہے اور اوسکے زمانۂ حکومت کو سولہ برس مین

محدود کرتا ہے یہود کا سخت دشمن تہا اون کے خاندان سلطنت کے بچہ بچہ کو
قتل کیا چونکہ اوس زمانہ کے بعض نصارے کا یہہ اعتقاد تہا کہ مسیح بعد چندے
پہر آوینگے اور حکومت کرینگے اسوجہ سے اس نے اون کے قتل کا بہی حکم عام
دیدیا اور یہوذا ابن یوسف حواری کے اولاد کو قید کرکے رومہ مین بہجدیا
ان لوگون سے بہی دربارہ مسیح سوال کیا گیا انہون نے یہہ جوابدیا کہ مسیح بعد
انقضاء عالم آئینگے۔ رومیون نے یہہ سنکر اونکو چہوڑ دیا اس کے سنہ جلوس
مین بطرلوق اسکندریہ سنہ مسیحی مین نکالا گیا بجاے اسکے تیرہ برس مین ملوا اور
اس کے مرنے کے بعد کرما ہو مقرر ہوا ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے کہ اسکے
زمانہ مین لیونیوس صاحب طلسمات کا واقعہ پیش آیا ذوسطیا لونس نے اسکو اور
کل فلسفی او منجمون کو رومہ سے نکلوا دیا اور یہہ حکم دیدیا کہ انکو کسی قسم کا
انعام و اکرام نہ دیا جاے بعد ازان دوسطیا لونس جسکو ہر شویش دوم یان
کہتا ہے مرگیا بجاے اس کے برما برادرزادہ طیطش دو برس حکمران رہا اس نے
یوحنا حواری کو قید سے آزاد کردیا مذہبی آزادی دیدی۔ اس نے لاولد ہونیکے
وجہہ سے مرتے وقت طریالنس سپہ سالار کے حق مین بادشاہت کی وصیت کی ابن
عمید اسکو اندیالونس اور مسیحی طرنیوس کے نام سے یاد کرتا ہے اسنے باتفاق
مورخین سترہ برس حکومت کی۔ اس نے شمعان بن کلو یا اسقف بیت المقدس
اور اغنا طیوس بطریق انطاکیہ کو قتل کر ڈالا نصرانیون پر اسکے عہد حکومت
مین بڑی بڑی سختیان ہوئین اون کے مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس
لونڈی غلام بنائے گئے یہہ بعد نیرون کے تیسرا قیصر ہے یوحنا نے اس کے
سنہ ۶ جلوس مین اپنی انجیل زبان رومہ مین لکہی یہودی پہر بیت المقدس
مین واپس آئے اور شامت اعمال سے بدعہدی پر آمادہ ہوئے اس نے

اونکی سرکوبی کے لئے ایک خونخوار لشکر روانہ کیا جس نے اونمین سے بے شمار
یہودیون کو قتل کر ڈالا ہروشیوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیون سے بہت
لڑائیان ہوئین انہین لڑائیون مین عسقلان مصر۔ اسکندریہ ویران ہوے
یہودیون کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکر اونکو دفعۃً تک مارتا بہگاتا
چلا گیا اور اونکی عظمت وشوکت کو مٹا دیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت
کے نوین سال کو تیانو بطریق اسکندریہ گیارہ برس متولی رہ کر مر گیا بجائے اسکے
امرغو بطریق مقرر ہوا یہہ بارہ برس تک بطریق رہا بطلیموس مصنف کتاب
مجسطی کہتا ہے کہ شیلوش حکیم نے اسی کے سنہ جلوس مین رومہ مین رصد
بنائی ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بابل کی لڑائی مین مارا گیا بجائے اسکے اندریانوس
اکیس برس تک حکمران رہا اس نے اپنے ابتدار زمانہ حکومت مین یہودیون پر
سختی کی لیکن بعد چندے اون تعدی اور جور کے عوض شہر مقدس پہر آباد کیا
اور اوسکا نام ایلیار کہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ نصارے کا دشمن تہا
ایک گروہ کثیر کو اون مین سے مار ڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اس کے
سنہ جلوس مین بیت المقدس ویران کیا گیا وہان کے عوام الناس قتل
کئے گئے اور شہر کے دروازہ پر ایک مینار بنایا گیا جسپر ایک لوح تہی جسمین
شہر ایلیا لکہا ہوا تہا بعد ازان بابل سے ایک شخص نے اسپر خروج کیا اسنے
اوسکو مصر تک پسپا کر دیا پہر اس نے اہل مصر کی خواہش سے مجرائی نیل سے
مجرائی قلزم تک ایک نہر کہدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی تہی لیکن جب
فتوحات اسلامیہ کی موجین بڑہین تو عمرو بن العاصؓ نے اوسکو پہر کہدوایا
اسی اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پہر آکر وہان سکونت
پذیر ہوئے لیکن جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ یہودی عہد شکنی پر تلے ہوئے ہین

اور زکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا حاکم بنا لیا ہے تو اوس نے
ایک جنگخوار لشکر اون کی سرکوبی کو بہیجا جس نے اون کو بہت بُری طرح سے
قتل کیا اور شہر کو اوجاڑ ڈالا یہودی جلا روطن کر دیئے گئے اور یونانی بیت المقدس
مین ٹہرائے گئے۔ بیت المقدس کی یہہ ویرانی ۵۳ تریپن برس بعد ویرانی طیطش
کے ہوئی ہے جو جلوہ گیر ہے تہا۔ نصارے ان دنون موضع قبر سے صلیب تک
پہر رہے تہے اور وہین نماز پڑہتے تہے اور یہود وہان کوڑا پہینکتے تہے یونانیون
اون کو وہان نماز پڑہنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل بنام زہرہ
بنوا دیا۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ سنہ ۴ چار جلوس بادشاہ
اندریانوس مین عامل الرہا باغی ہو گیا اسوجہ سے رومیونکی جانب سے الرہا
مین مختلف اوقات مین متعدد حکام بہیجے گئے اور شہر اثینوش مین ایک دار الحکمت
بنوایا نامی نامی حکماء کو تعلیم کے لئے مقرر کیا اور ۵ سنہ جلوس مین سنطش بطریق
اسکندریہ مقرر ہوا یہہ حکیمانہ مزاج علم دوست تہا گیارہ برس تک اس عہدہ کا
کام کرتا رہا اسکے مرنے کے بعد امانیتق بجائے اس کے ۱۶ سنہ جلوس اندریانوس
مین مقرر ہوا اس نے بہی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہہ ساتوان بطریق تہا
اس کے بعد اندریانوس اپنی حکومت کے ۲۱ اکیسوین برس مر گیا اور بجائے اُسکے
اوسکا لڑکا انطونینش حکمران ہوا۔ ہرشیوش کہتا ہے کہ اسکا نام قیصر الرحیم ہے۔
بروایت ابن عمید اس نے ۲۲ بائیس برس اور بخیال صعیدی ۲۱ اکیس برس حکومت کی
اس کے حکومت کے پانچوین برس مرتیانو۔ بطریق اسکندریہ ہوا یہہ اون مین کا
آٹہوان بطریق تہا اس نے ۹ نو برس تک اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد
کلوتیانو ۱۴ چودہ برس تک بطریق رہا اور ساتوین برس حکومت کے اسکے اورالیانوس
حکیم مر گیا بطلیموس صاحب مجسطی کہتا ہے کہ اورالیانوس حکیم نے اعتدال خریفی کی

رصد ۳ سنہ جلوس بادشاہ انطونیش مین بنائی۔ واللہ اعلم۔

انطونیش چارسو تیرسٹہہ ۴۶۳ برس بعد اسکندر کے ہوا اور بائیس ۲۲ برس
حکومت کرکے مرگیا بجائے اِس کے اورالیالونس برادر انطونیوس موسوم بہ
اورالکش حکمران بنایاگیا اسکو انطونیش اصغر بہی کہتے تہے یہہ اہل فارس
سے اکثر لڑتا رہا پہلے اونہون نے ارمنیہ اور سوریہ کو اسکے ممالک مقبوضہ سے
نکال لیا تہا لیکن آخری لڑائیون کا اوس نے یہہ نتیجہ پیدا کیا تہا کہ اونکو اوس نے
مغلوب کرکے اپنے ملک سے نکال دیا تہا۔ اسی کے عہد حکومت مین وبا اور
قحط کا بہت زور وشور ہوا نصارے کے استسقا سے پانی برسا وبا اور قحط دور ہوا
بعد اسکے کہ نصارے پر بیحد سختیان ہوچکین تہین اور ایک گروہ کثیر کو اون مین
سے مارڈالا تہا۔ نیرون قیصر کے بعد یہہ چوتہی سختی تہی۔ ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے
سنہ جلوس مین اغربیوس۔ اسکندریہ کا بطریق ہوا اور بارہ برس کے بعد اسکے
سنہ ۱۹ جلوس مین مرگیا۔ بعد اس کے اسی کے زمانہ حکومت مین عیسائیون مین
طرح طرح کے بدعات ظاہر ہوئین باہم وہ مختلف الاقوال ہوگئے مذہب وملت سے
کچہہ سروکار نرہا من مانی باتین گڑہنے لگے منجملہ اون کے ابن ویصان وغیرہ تہے
جنسے اساقفہ اہل حق نے مناظرہ اور مجاہدہ کیا اور اونکی بدعات کو مندرس
کرنے کی کوششین کین اور اس کے سنہ جلوس مین اردشیر بن بابک اول
بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضہ مین لیلیا۔ جالینوس
طبیب بہی اسی کے زمانہ حکومت مین تہا بلکہ اسکے ساتہہ اوسکی بہی پرورش
ہوئی تہی۔ جب اسکو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش۔ رومہ کا بادشاہ ہوا ہے
تو وہ یونان سے روم مین اسکے پاس چلا آیا۔ دیمقراطس حکیم بہی اسی
زمانہ مین تہا اس کے مرنے کے بعد کمودہ قیصر تیرہ برس تک بعد ازان

رمنیلوش تین مہینے تک رونق افزاے تخت قیصری رہا ابن عمید کہتا ہے
کہ ابن البطریق اسکا نام فرطنیس ظاہر کرتا ہے علاوہ اس کے اور لوگون نے
فرطیخوس اور صعید یان نے برطانوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق
دو مہینے مین محدود کرتے ہین اس کے مرنے کے بعد دو مہینے بولیانس قیصر بعد
ازان سوریانوس قیصر بادشاہ ہوا جسطرح اس کے نام مین لوگونے اختلاف
کیا ہے اوسی طرح زمانہ حکومت مین بہی اتفاق نہین کیا بعضونے اسکو سورس
اور ہروشیوش نے طمارلیش بن ارنت بن انطونیش کے نام سے یاد کیا ہے
ابن عمید نے اسکے زمانہ حکومت کو بروایت ابن البطریق سترہ (۱۷) برس اور مسیحی اٹھارہ (۱۸)
برس اور ابوقانوس سولہ (۱۶) برس اور ابن الراہب تیرہ (۱۳) برس اور صعیدین صرف دو
برس بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس مین عیسائیون پر
بیحد سختیان ہوئین اسکندریہ اور مصر مین انکو ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر قتل کیا اون کے
کنالیس منہدم کرا دیے اور اسکندریہ مین ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا
ہروشیوش کہتا ہے کہ شدت نیرون کے بعد یہہ پانچوان حلہ تہا۔ اس کے آخری
زمانہ مین لاطینیون نے بغاوت کی اور یہہ اوسی بغاوت مین مرگیا۔ بعد اسکے
انطونیش بروایت ابن البطریق چہہ برس اور بخیال مسیحی سات برس حکمران رہا
اس نے اوسکو انطونیش قسطس کے نام سے موسوم کیا ہے وہ بیان کرتا ہے
کہ اسکا ابتداء زمانہ حکومت پانچسو پچیس (۵۲۵) برس بعد حکومت اسکندر کے ہوا ہے
اسی کے زمانہ مین اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اوس کے باہر ایک
قلعہ بنوایا بعد ازان اوسکو بغاوت خراسان کی خبر پہونچی تب وہ اون سے
اس امر پر صلح کرکے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اوس کے قلعہ سے متعرض نہون
لیکن جیساہی اوس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعہ کے باہر سے ایک

دیوار کہینچکر قلعہ کو شہر کے اندر لیلیا اردشیر خراسان سے لوٹکر نصیبین پر پہر آپہونچا
اور بمشورہ بعض حکما اہل اللہ کے دعا سے قلعہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا
اس کامیابی سے دل بڑہ گیا اوس نے اکثر بلاد شام اور اطراف ارمینہ کو اپنے
مقبوضات مین داخل کرلیا انطونیتس اہنین لڑائیون مین ہلاک ہوگیا بعد ازان
مغرلق بن مرکہ حاکم ہوا ایک برس کے بعد رومہ کے کسی سپہ سالار نے اوس کو
مار ڈالا بعد اس کے اسکندروس سابور بن اردشیر کے حکومت کے تیسوین
برس حکمران ہوا تیرہ برس اس نے حکومت کی اسکی مان نصرانیون سے محبت
رکہتی تہی ہروشیوش کہتاہے کہ اس نے بیس برس حکومت کی اسکی مان عیسائی
مذہب رکہتی تہی نصرانیون کو اسکے زمانہ مین بہت آرام اور فراخی رہی ابن عمید
کہتاہے کہ اسکے حکومت کے ساتوین برس تاوکلا بطرلق اسکندریہ ہوا یہہ
تیرہوان بطرلق تہا سولہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔ ہروشیوش کہتاہے کہ
سنہ جلوس مین اس نے سابور بن اردشیر سے معرکہ آرائی کی اور جب اوسپر
فتحیابی حاصل کرکے واپس آیا تو اہل رومہ نے اوسپر دفعتہً حملہ کرکے اوسکو مار ڈالا
بعدہ مخشمیان بن لوجیہ تین برس حکمرانی کرتا رہا یہہ خاندان شاہی سے نہ تہا
اراکین دولت نے بضرورت جنگ افرنجہ (فرانس) اسکو اپنا بادشاہ بنالیا تہا
اسکے زمانہ مین عیسائیو نپر ظلم و تشدّد ہوا یہہ بعد نیرون سے چہٹی سختی تہی لیکن
ابن عمید نے اسکو فقیموس کے نام سے یاد کیاہے اور باقی ان سب باتومین
اتفاق کیاہے کہ اس نے نصرانیون مین سے سرجیوس کو سلمیہ مین اور واخوس کو
فرات کے کنارے اور بطرلق اسکندریہ کو قتل کر ڈالا بیت المقدس کا اسقف
یہہ سنکر اپنی کرسی چہوڑ کر بخوف جان بہاگ نکلا اور اسکے حکومت کے تیسرے
برس سابور بن اردشیر بادشاہ ہوا برعکس خیال ہروشیوش کے کیونکہ

یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے اسکو مار ڈالا تہا الغرض فقیموس تخشمیان کے مرنیکے
بعد بونیوس تین مہینے تک بادشاہت کرکے مارا گیا ابن عمید نے اسکو ابوفانیوس
لوکش قیصر اور ابن بطریق نے بلینایوس کے نام سے یاد کیا ہے اور ہیروشیوش
نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا اس کے بعد عزدیانوس قیصر بروایت ابن عمید
چار برس اور بخیال مسیحی اور صعیدئین چہہ برس تخت قیصری پر رہا اسکو ان
مورخین نے ابوفانیوس نودینوس کے نام سے یاد کیا ہے اور صعیدئین
اسکو قرطانوس کہتے ہے وہ کہتے ہین کہ اسکا زمانہ پانچسو آٹہ ون برس بعد
زمانہ اسکندر کے ہوا ہے - ہیروشیوش کہتا ہے کہ عزدیار بن بلیسان
نے سات برس بادشاہت کی اس سے اور فارس سے بہت لڑائیان ہوئین
اس نے اونپر فتحیابی حاصل کی - اراکین دولت فارس کو فرات کے کنارے
موت کے گہاٹ اوتارا - اس کے بعد فلفش بن اولیاق بن انطونیش
سات برس بادشاہ رہا - سب سے پہلے ملوک روم مین سے اسی نے عیسائی
مذہب اختیار کیا - ابن عمید صعیدیین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے
چہہ برس حکمرانی کی اسکی حکومت پانچسو پچپین ۵۵۵ برس بعد حکومت اسکندر ہوئی
یہہ مسیح پر ایمان لایا اسکے پہلے سال حکومت مین دونشیوس - اسکندریہ کا بطریق
مقرر ہوا اور راونیس ۱۲ برس تک اس عہدہ پر رہا یہہ چودہوان بطریق تہا اسی کے
زمانہ مین مرکیوش اسقف کے بہاگ جانے کے بعد عزدیانوس بیت المقدس کا
اسقف مقرر ہوا پہر جب مرکیوش واپس آیا تو دونون بالاشتراک اس عہدہ کا
کام انجام دیتے رہے تا آنکہ ایک برس کے بعد عزدیانوس مرگیا اور مرکیوش
تن تنہا دس برس تک بیت المقدس کا اسقف رہا - ابن عمید کہتا ہے کہ
فلفش قیصر کو دانیس (دقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا اور خود

بجاے اوس کے تخت قیصری پر رونق افروز ہوگیا پانچ برس اسکی حکومت رہی
یہہ شاہی خاندان سے تہا اسکے زمانہ مین نصرانیونپر بہت سختیان ہوئین
بطریق رومہ کو مارڈالا مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیون کو
مجبور کیا شہر افسس مین ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا اسی کے زمانہ مین سات
اشراف روم جو مومن تہے بہاگ نکلے اور پہر بعد اس کے زمانہ تاو دوسیوس
مین ظاہر ہوے انہین کو اصحاب[۱] کہف کہتے ہین۔ سہروشیوش کہتا ہے کہ
اسکا نام داجیہ بن مخشمیان تہا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے
زمانہ مین ساتوین بار پہر نصرانیون پر بہت ظلم و تعدی ہوئی اسنے بطریق
رومہ کو مارڈالا اسکے بعد غالش قیصر حکمران ہوا دو برس تک اسکی حکومت
رہی اس نے بہی نصرانیون پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانہ مین بہت بڑی
وبا آئی جس سے سیکڑون شہر ویران ہوگئے سہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ غالش

[۱] اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف مین بہی آیا ہے یہہ لوگ شہر افسوس مین رہتے تہے دقیانوس بادشاہ وقت کے جبر و تعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنے کے وجہ سے شہر چہوڑ کر ایک غار وسیع مین جا چہپے تہے یہودی کہتے ہین کہ وہ تین آدمی تہے چوتہا اونکا کتا تہا اور نصارے کا یہہ خیال ہے کہ وہ تعداد مین پانچ تہے چہٹا اونکا کتا تہا مسلمانون کا یہہ قول ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی تہے آٹہوان اونکا کتا تہا سیاق و سباق کلام پاک سے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے بہرکیف یہہ لوگ ایک زمانہ دراز تک اوسی غار مین پڑے سوتے رہے فرشتے بحکم الہی اونکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کر دیتے تہے اور کتا اونکے روبرو اگلے پاؤن پر سر رکہے ہوئے لیٹا رہا۔ تا آنکہ بروایت طبری تین سو نو برس کے بعد اللہ جل شانہ نے بغرض اظہار قدرت کاملہ اونکو جگا دیا اونمین ایک شخص کہانا خریدنے کو بازار مین آیا اوس کے پاس وہی دقیانوسی اشرفی تہی اسوجہ سے وہ بجرم قلب سکہ گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ وقت نے اوس سے اوسکی سرگذشت دریافت کی تب اوسکو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آیا جسکا ذکر (باقی صفحہ ۱۰۳ مین)

بولیاغش کا لڑکا ہے اور ابن بطریق یہہ بیان کرتا ہے کہ بولیاغش۔ غالش کا شریک سلطنت
وحکومت مین شریک وسہیم تہا لیکن یہہ غالش کے پہلے ہی مرگیا۔ اسکی حکومت
پندرہ برس رہی مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اسکا نام داقیوس بتاتا ہے
اور غالیوش کو اسکا لڑکا کہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام اولیوش تہا
پانچ برس اسکی حکومت رہی بہرکیف ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بت پرست تہا اسکے
زمانہ مین عیسائیون پر بیحد سختیان ہوئین اسکے پہلے سال حکومت مین مکیوس
اسکندریہ کا پندرہوان بطریق مقرر ہوا بارہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔
سنہ جلوس مین اس نے اسکندروس کو بیت المقدس کا اسقف مقرر کیا
اور بعد سات برس کے قتل کرڈالا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کرکے
فارس پر بہیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اوسکو گرفتار کرکے کسرے
بہرام کے پاس بہیجدیا۔ کسرے بہرام نے اوسکو قتل کرڈالا ہروشیوش کہتا
ہے کہ اسکے بعد غلینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ برس اسکی حکومت رہی اس کے
زمانہ مین بہی نصرانیون پر ظلم ہوتا رہا جا وبیجا مارے جاتے تہے بیت المقدس کا
بطریق مارڈالا گیا۔ فارس سے اور اس سے لڑائیان ہوئین جسمین اس نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) آسمانی کتاب مین تہا بادشاہ اور اوسکے اراکین سلطنت اوسکے ساتہہ غار پر گئے
جب اون لوگون نے مسیح کے پیدا ہونے اور دقیانوس کے مرجانے کا حال سنا تو بحکم الہی دفعۃً زمین
پر گر پڑے اور مرگئے بادشاہ نے اوسی مقام پر ایک قبہ بنواکر ایک پتہر پر اون کے نام لکہوادیا۔
ان لوگون کے اسماء جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہہ ہین ۱ مکلینا ۲ مکشلینا ۳ مشلینا۔ یہہ لوگ
بادشاہ کے داہنے طرف اصحاب تہے ۴ مرنوش ۵ دبرنوش ۶ شاذنوش۔ یہہ لوگ بادشاہ
کے بائین جانب کے ہمنشین تہے۔ ساتوان وہ چرواہا جسنے انکو غار کا راستہ بتایا تہا آٹہوان
کتا تہا جسکو قطمیر کہتے ہین۔

اوسکے بادشاہ سابور کو گرفتار کر لیا تہا بعد ازان براہ احسان ازاد کر دیا اسکے
عہد حکومت مین وبا آئی اور عیسائیون کی دعا سے دفع ہوئی۔ قوط اپنے بلاد
سے نکل کر غریقیون اور مقاونیہ اور بلا د نبط پر قبضہ کر لیا۔ غلینوش قیصر کو
رومہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا بعد اس کے اقاویدوش قیصر ایک
برس حکمران رہا۔ ابن عمید بروایت مسیحی لکھتا ہے کہ اس نے ایک برس نو مہینے
۵ٕ۸ سکندری مین حکومت کی اسکی حکومت کے پہلے سال مین یونس سمیصاطی
انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھہ برس تک اس عہدہ کا انجام دیتا رہا یہہ بطریق
وحدانیت کا قایل اور کلمہ اور روح خدا کے حلول کرنے کا انکار کرتا تہا جب
یہہ مر گیا کل اساقفہ نے انطاکیہ مین مجتمع ہو کر اس کے اقوال کی تردید و تکذیب
کی۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ غلینوش قیصر کے بعد فلودیش ابن طاریان بن
ہوکلہ حکمران ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ نامی سپہ سالارون مین سے تہا۔
خاندان شاہی سے اسکو نسباً کچھہ تعلق نہ تہا اس نے قوط کو جو کہ پندرہ برس
سے مقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کئے ہوئے تہے نکال باہر کیا لیکن دو برس حکومت
کر کے مر گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد اسکا بہائی نطیل نے سترہ یوم
حکمرانی کی اسکو کسی سپہ سالار نے مار ڈالا۔ ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا
بعد ازان اوریلیانش چہہ برس تک بادشاہ رہا ابن البطریق نے اس کو
اوالمیوش اور مسیحی نے اریتوس اور ابو فانیوس نے اولیوش اور ہروشیوش نے
اوریلیان ابن طبنسیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اسکے زمانہ حکومت کو
صرف پانچ برس مین محدود کیا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے سنہ ۲ جلوس
مین تاونا۔ اسکندریہ کا سولہوان بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک
اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قوم مین رسوم مذہبی اور نماز

پوشیدہ طورسے ادا کرتے تہے لیکن جب یہہ بطریق مقرر ہوا تو اوسنے ہدایا وتحایف
دیگر رومیون سے ایک کنیسہ (کلیسہ) مریم بنانے کی اجازت لیلی اسیوقت سے عیسائی
علانیہ اوس مین رسوم مذہبی اور نماز ادا کرنے لگے سنہ ۶ سنہ جلوس مین قسطنطین
پیدا ہوا ہیروشیوش کہتاہے کہ اسی اور لیان بن بلنسیان نے قوط سے مقابلہ اور
مقاتلہ کیا اور اونپر فتحیاب ہوا۔ رومہ کو ازسرنو آباد کیا۔ عیسائیون پر نوین بار
بعد نیرون کے اس کے زمانہ مین پہر سختی ہوئی۔ اس کے مارے جانے کے بعد
طانیش بن الیاس ایک برس تک بعد اسکے فروفش قیصہ پانچ برس تک بادشاہت
کرتا رہا ابو فانیوس کہتاہے کہ اسکا نام فروش تہا۔ ابن بطریق بروایت ابن الراہب
وصعیدین کہتاہے کہ اسکو بروش کہتے تہے اس نے ہہہ برس حکومت کی تہی اور
مسیحی کہتاہے کہ اسکا نام اکیوس تہا اسکا سات برس تک حکومت رہا ابن
عمید کہتاہے کہ یہہ سنہ جلوس سابور ذوالاکتاف مین بعد سنہ پانچسو بانوے
اسکندری کے گزراہے نصرانیون پر بیحد سختیان کرتا تہا ایک گروہ کثیر کو اس نے
ناحق ذبح کر ڈالا کسی لڑائی مین یہہ مع اپنے لڑکے کے مارا گیا ہیروشیوش کہتاہے کہ
اس کے مارے جانے کے بعد اسکا لڑکا سا۔ یان بادشاہ ہوا اور وہ بہی چار
روز کے بعد مارا گیا ابن عمید نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا بعد اسکے بقلادیانوش
نے اکیس برس اور بروایت مسیحی بیس برس سنہ ۵۹۵ اسکندری مین حکمرانی کی۔ اسکے
سوا اور مورخین کہتے ہین کہ اسکا نام سرمولیا تہا یہہ خدمتگذاری کے ذریعہ سے قیاصرہ
کے نظرون مین اسقدر عزیز تہا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور مصاحب خاص بنا لیا تہا۔
اسکو امرا اور رنگلے مین بہت بڑا دخل تہا۔ فاریوش کی لڑکی اسپر عاشق ہوگئی
تہی جب اسکا باپ فاریوش اور بہائی لڑائی مین مارا گیا تو رومیون نے اسکے
سر پر تاج شاہی رکہا اس نے بقلادیانوش (ع بیطا) سے اپنا نکاح کرلیا اور ملک

وحکومت کو اوس کے سپرد کر دیا۔ اسوجہ سے یہہ جمیع ممالک روم پر مستولی ہو گیا۔
قسطنطش اسکا برادرزادہ اندلون بلاد اشیا (ایشیا) وبیزنطیہ مین تہا ١٩ سنہ
جلوس عرمیطا مین اہل مصر واسکندریہ نے بغاوت کی عرمیطا نے بزور تیغ اسکو
فرو کیا اس کے بعد وہ بُت پرستی کیطرف مایل ہو گیا۔ کنائس کے بند کر رکہے
جانیکا حکم دیا۔ نصرانیون پر بیحد سختیان کین۔ مارجرجیس کو (جو کہ اکابر
ابناء بطارقہ سے تہا) اور ملقوس کو قتل کیا ١ سنہ جلوس مین ماربطرس اسکندریہ
کا بطریق ہوا دس برس کے بعد مارا گیا بجائے اوس کے اوسکا شاگرد اسکندروس
بطریق اسکندریہ ہوا اسکے ارشد تلامذہ سے اریوش ہے جو اسکا سخت مخالف تہا
اور اوسکے زمانہ بطریقی مین نکال دیا گیا تہا لیکن بعد مرنے ماربطرس کے اریوش
نے اپنے خیالات سے باز آیا جسکی وجہ سے وہ پہر کنیسہ مین داخل کرکے قسیس بنا دیا گیا
ابن عمید کہتا ہے کہ زمانہ دیقلادیانوس مین قسطنطش (اوسکا چچازاد بہائی ہے
اور اوسکا نایب جو بیزنطیا اور ایشیا مین تہا اوس نے خروج کیا مسماۃ ہلانہ جو شاہی
خاندان سے تہی اور اسقف الرہا کے ہاتہہ سے اصطباغ حاصل کر چکی تہی) اوس نے
اس سے شادی کر لی جس سے قسطنطین پیدا ہوا منجمون نے اسکے پیدا ہونے پر
اسکی حکومت کی پیشین گوئی کی اور یہہ کہا کہ یہہ تیرے ملک و مال کا مالک ہوگا
دیقلادیانوس نے یہہ سُنکر نہایت غصہ سے قسطنطین کے قتل کا حکم دیدیا ہلانہ
اِس حکم سے آگاہ ہو کر اپنے بیٹے کو لیکر الرہا کیطرف چلی گئی بعد ازان بعد مرنے
دیقلادیانوس کے واپس آئی جبکہ اوسکا شوہر بجائے دیقلادیانوس کے روم
مین حکومت کر رہا تہا قسطنطش نے ملک و حکومت قسطنطین کے سپرد کر دیا۔
جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ دیقلادیانوس نے بیس ٢٠ برس حکومت کی سنہ ٦١٦
اسکندری مین اسکا آخری زمانہ ہوا۔ بعد ازان اوسکا مکسیمانوس ابن بطارق

اور یحیی اور ابن الراہب وغیرہ کہتے ہین کہ مقطوس دیقلادیانوس کا حکومت و ملک مین شریک تہا یہہ اوس سے کفر و عصیان مین بدرجہا بڑہا ہوا تہا الغرض انہونکو ان دونون کے ہاتہون بہت بہت سختیان اوٹہانی پڑین ایک گروہ کثیر اونکے تیغ ظلم کے نذر ہوگیا۔ اسکے سنہ ۱ جلوس مین اسکندروس شاگرد مار پطرس۔ اسکندریہ کا مشہور بطریق ہوا اور تیئیس ۲۳ برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اور عہد حکومت مقیمانوس مین یہہ خرافات قصے بیان کرتے ہین کہ سابور شاہ فارس بہ تبدیل لباس روم گیا اور مقیمانوس کے دربار مین حاضر ہوا مقیمانوس نے اوسکو پہچانکر قید کرلیا اور گاے کی کہال اوسکو پہناکر اپنے لشکر کے ہمراہ لیے ہوے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین سابور موقع پاکر قید سے بہاگ کہڑا ہوا اور فارس پہونچکر اوس نے لشکر فارس کو مجتمع کرکے مقیمانوس کو شکست دی۔ اسی طرح کی اور روایات وحکایات مستحیلہ دبعید از فہم بیان کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ سابور نے رومیون پر چڑہائی کی مقیمانوس نے اوسکا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کرین گے۔

ہیروشیوش نے منار بان قیصر بن قاریوس کے نسبت یہہ بیان کیا ہے کہ یہہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اوسیوقت مارا گیا بعد اسکے وہ کہتا ہے کہ رومیون کی زمام حکومت دیوقاربان نے اپنے ہاتہہ مین لی اسنے قاتل قاریوس سے اوس کے خون کا بدلہ لیا پہر اسیر اقریر بن قاریوس نے خروج کیا دیوقاربان نے اوسکو بعد متعدد اور طویل لڑائیون کے گرفتار کرکے مارڈالا اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) اندلس۔ افریقہ مصر مین بغاوت پہوٹ نکلی اور دوسری جانب سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کردیا دیوقاربان نے ان کل لڑائیون اور بغاوتون کو مختتمیان ہر کوریش کے جان توڑ کوششون سے

رفع دفع کیا۔ بلاد افرنجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس
سے قایم ہوگئی تہی) نہایت تہوڑی مدت مین قلع وقمع کرکے برطانیہ کو دوبارہ
دیوقاربان کی اطاعت پر مجبور کردیا بعدازان مخشمیان نے اپنے داماد قسطنطش
اور اوس کے بہائی مخشمش پسران ولیتوس کو دیوقاربان کی نیابت پر مقرر کیا۔
مخشمش نے افریقہ کی بغاوت فرو کردی اور اوسکو بدستور رومانیونکی حکومت
مین قائم رکہا۔ اور دیوقاربان قیصر نے مصرو اسکندریہ کے باغیونکو شکست دیکر
ایک ایک کو چن چنکر مار ڈالا اور قسطنطش۔ المانیون کیطرف گیا اور وہان کی بغاوت
کی مشتعل آگ کو بجہایا پہر مخشمیان سابور بادشاہ فارس کے مقابلہ پر گیا ایک طویل
اور خوفناک لڑائی کے بعد اوسپر غالب آیا اوس کے شہر غورہ اور کوفہ کو
ویران کردیا۔ وہان کے رہنے والون کو گرفتار کرکے غلام بنالیا بعد اس کے
دیوقاربان قیصر نے اسکو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افرنجہ سے تہے) سر کرنیکو بہیجا
اس نے اونکی بہی سرکوبی اور معقول گوشمالی کی ان واقعات کے ختم ہونے پر
دیوقاربان نے نصاریٰ پر ہاتہہ صاف کرنا شروع کیا قیصر نیرون کے بعد
نصاریٰ کی مصائب کا یہہ دسوان حلہ تہا دس برس تک یہہ قوم انہین مصیبتون
مین گرفتار رہی۔ پہر دیوقاربان اور اوس کے نایب مخشمیان کو اوس کے
اراکین دولت نے معزول کرکے حکومت وسلطنت قسطنطش ابن ولیتوس اور
اوس کے بہائی مخشمش کے سپرد کردیا ان دونون مین رومیون کی سلطنت اسطرح
تقسیم کردی گئی کہ مخشمش (جسکو غلادیش بہی کہتے ہین) شرقی ممالک کا مالک ہوا
اور قسطنطش ممالک مغرب وافریقہ وبلاد اندلس وافرنجہ پر حکومت کرنے لگا
دیوقاربان اور مخشمیان بحالت معزولی شام کے کسی شہر مین مرگئے اور بعد مرنے
قسطنطش کے اوسکا لڑکا قسطنطین۔ لاطینیون کا بادشاہ ہوا۔ انتہی کلام

ہیرشویوش (ہیرشویوش کا کلام تمام ہوا)۔

قراین خارجی سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے دیقلادیانوس ظاہر کیا ہے اوسکو ہیرشویوش دیوقاربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اسکے بعد پہر واقعات اور روایتین نہایت متشابہ اور اسماء بجد مختلف ہین اس امر کو ناظرین اچھی طرح سے سمجھہ سکتے ہین ایک غیر زبان کے اسماء کو دوسری زبان مین لانا نہایت دشوار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

"(مترجم) مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک دمیاونتالیس ۳۹ نفر ہوئے جنہون نے چارسوستاسی برس نوماہ"
"چھہ یوم سلطنت کی۔ سب سے آخری بادشاہ یہی تہا جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہہ بت پرست تہا اس کے بعد"
"ملوک روم نصرانی ہوگئے۔ اور قیاصرہ متنصرہ کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔ "

اخبار قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ وشام تا زمان فتح اسلامی

ملوک قیاصرہ متنصرہ دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین ملوک سے شمار کئے جاتے ہین انکی حکومت ساحل بحر رومی پر اندلس سے رومیہ۔ قسطنطنیہ۔ شام۔ مصر۔ اسکندریہ افریقہ۔ مغرب تک پہیلی ہوئی تہی انہون نے مشرق اور سودان مین ترک اور فارس سے مغرب مین نوبہ وغیرہ سے مجادلہ ومقاتلہ کیا۔ پہلے یہہ لوگ دین مجوسی کے پابند تہے لیکن بعد ظہور حوارین عیسیٰ ؑ وشیوع دین نصرانیت اونہون نے دین مجوسی چہوڑ کر مذہب عیسائی اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس بن ولنیونش اور اوسکی ماں ہلانہ تہی۔

وجہ تسمیہ نصرانی دین مسیحی کو دین نصرانی اسوجہ سے کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام موضع ناصرہ مین رہتے تہے جبکہ وہ مصر سے معہ اپنے ماں کے واپس آئے تہے اور نصران مبالغہ کے صیغون مین سے ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ یہہ دین

غیراہل عصابت کلیے جسکی اعانت اور تائید اوسکی متبعین نے کی ہے۔

نسب قیاصرہ یہہ قیاصرہ بنو الاصفر کے نام سے معروف ہین۔ بعض مورخ انکو عیصو بن اسحاقؑ کیطرف منسوب کرتے ہین حالانکہ محققین نے اسکا انکار کیا ہے ابو محمد بن حزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ اسحاقؑ کا ایک لڑکا اور سوا یعقوبؑ کے تہا جسکا نام عیصاب تہا اُسکی اولاد جبال سراۃ۔ سرزمین شام مین تا حجاز رہتی تہی اسکا تقریباً کل حصّہ معدوم و لاپتہ ہوگیا لیکن بعض کا یہہ خیال ہے کہ روم انکے اولاد سے ہین حالانکہ یہہ سراسر غلطی ہے منشاء اس غلطی کا یہہ ہے کہ جہان یہہ رہتے تہے اوسکو ارُوم کہتے ہین اس سے اونکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ روم اسی مقام کا ٹکڑا ہے اور یہہ امر ایسا نہین ہے کیونکہ روم روملس بانی رومہ کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک ان بنو عیصو کا مسکن ایذوم مین تہا عرب نے اوسکو مُعرّب کرتے ہوے زا معجمہ کو را مہملہ سے بدل دیا اور یہین سے غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم۔

قسطنطین ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقیمانوس پر حملہ کیا مقیمانوس شکست کہا کر میدان جنگ سے رومہ کیطرف بہاگا پُل پر دونون لشکرونمین دوبارہ مقابلہ ہوا مقیمانوس اور اوس کے لشکر کا اکثر حصہ دریا مین ڈوبکر مرگیا قسطنطین مظفر و منصور رومہ مین داخل ہو کر اپنی کامیابی کا پہریرہ اوسکی بلند اور شاندار مینار پر اُوڑا دیا بعد اس کے کہ وہ بیزنطیہ مین بعد اپنے باپ کے چبیس ۲۶ برس حکومت کر چکا تہا اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اسکا ایک سپہ سالار جو لزاح قسطنطنیہ کا رہنے والا تہا اور رومہ مین اوسکی طرف سے عامل تہا اوس نے باوجود تاکید و مخالفت از راہ بد عہدی نصرانیون کو قتل کیا بت پرستی کی بنا ڈالی مار یا دس لطریق کو

سولی دیدی قسطنطین نے بیہ سنکلاوس کے گرفتار کرنے کو ایک لشکر رومہ
کیجانب روانہ کیا۔ وہ گرفتار ہو کر قسطنطین کے روبرو لایا گیا اور وہین
قتل کیا گیا بعدازان قسطنطین شہر نیقیہ مین اپنے حکومت کے ۱۲ سنہ مین نصرانی ہو گیا
بت خانہ گروادیے کنائس (گرجے) بنوائے ۱۹ سنہ جلوس مین شہر نیقیہ مین اسقفون کا
مجمع ہوا اریوش کو جسے نکالا گیا جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا ہے اس مجمع کا صدر
انجمن اسکندروس بطریق اسکندریہ تہا یہہ اس مجمع کے پانچ مہینے کے بعد اپنی ریاست
مذہبی کے پندرہوین برس مرگیا۔ ابن الراہب کہتا ہے کہ اسکندروس بطریق
۱ سنہ جلوس قسطنطین مین بطریق ہوا بائیس ۲۲ برس تک اسی عہدہ پر رہا اسی کے
عہدمین ہلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کو ائی کنائس (گرجے)
بنوائے صلیب کو دریافت کیا مقاریوس اسقف بیت المقدس نے اوسکا پتا بتایا
کہ یہود نے اوسکو زمین مین دفن کردیا ہے اب اوسپر کوڑا اور غلیظ پہینکتے ہین
ہلانہ نے یہود کے کاہنون کو جمع کرکے صلیب کے مدفن کو دریافت کرکے اوس
مقام کو خس و خاشاک سے صاف کیا اور اوس مقام سے تین لکڑیان نکالین
ہلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینون لکڑیون مین صلیب مسیح کون ہے؟ اسقف
نے کہا کہ جس لکڑی کے مس سے مردہ سے زندہ ہو جائے وہی اصلی صلیب
ہے ہلانہ نے اوس کے کہنے کے موافق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے
کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا اور اوس مقام پر کنیسہ (قمامہ) بنادیا اور اسقف
مقاریوس کو کنائس (گرجے) بنوانے کا حکم دیا یہہ واقعہ ۳۲۸ سنہ میلادی مسیحی مین
واقع ہوا ۲۱ سنہ جلوس قسطنطین مین اسکندروس بطریق کی ہلاکت ہوئی اور بجای
اسکے اوسکا شاگرد اثناشیوش مقرر ہوا اسکی مان اسکندروس کے ہاتہہ پر عیسائی
ہوئی تہی اور اسنے اوسکی خدمت مین پرورش و تعلیم پائی اور اوسیکے جگہہ پر بطریق ہوا

اریوش کے مقلدین نے اسکی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے قسطنطین نے یہودیان قدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر نصرانی ہوئے لیکن یہہ راز خنزیر (سور) نہ کہانے سے ظاہر ہو گیا قسطنطین نے برہم ہو کر اونمین سے اکثر کو قتل کر ڈالا اور بعضے اونمین سے بخوف جان عیسائی ہو گئے بعد اسکے قسطنطین نے شہر بیزنطیہ کو از سر نو آباد کر کے اوسکو اپنے نام پر قسطنطنیہ[۵۱] کے نام سے موسوم کیا پہر اسکا ملک اس کے تین بیٹون مین اسطرح تقسیم

---

[۵۱] قسطنطنیہ پہلے ایک جزیرہ خالی مثلثہ الشکل تہا امم قدیمہ اسکو ہفت کوہ کہتی تہی بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ سلیمان علیہ السلام کی شکارگاہ تہی چہہ سو سترسٹھہ ۶۶۷ برس قبل از مسیح اسکا ظہور ہوا اور پانچہزار آٹھہ سو برس بعد ہبوط آدم اسکی بنا پڑی اسکی دولت اور زرخیزی اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ اسکے بندرگاہ کا نام گولڈن ہارن (شاخ زرین) ہے سب سے پہلے اسپر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیون کے اسکو فتح کر لیا ایک مدت تک یہہ ایران کے قبضہ مین رہا پہر چارسو ترسٹھہ ۴۶۳ برس قبل از مسیح لونیا کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیون کو اسکا حاکم بنا دیا چوبیس ۲۴ بار اسپر حملہ کیا گیا اور چہہ بار یورش سے فتح کر لیا گیا اور ہر بار اسکے باشندے قتل اور بازارون مین فروخت کئے گئے آخرکار قسطنطین اعظم نے اسکو فتح کر کے بجاے رومتہ الکبرے کے اسکو اپنا دار السلطنت بنایا گیارہ صدی تک یہہ خوب ترقی پذیر رہا نئے نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیان نئی قلعہ بندیون مین محاط بنائی گئین جسکا اس زمانہ مین بہی بحر مامورا تک میلون نشان ظاہر ہوتا ہے ۳۳۰ء سے ۱۴۵۳ تک متفرق بادشاہونکی حکومت پر ملکی لڑائیان بغاوت سے بہت زیادہ اسکی عظمت وشان کو نقصان پہونچا اسی عرصہ مین ایرانیون نے پہر کئی بار اسپر حملے کئے عربون نے اسپر چڑہائی کی۔ آخر آخر یہہ ہو گیا تہا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ خلفاء عباسیہ کو خراج دینے لگے تہے عیسائی مجاہدین نے بہی جو جنگ صلیبی مین ثواب کمانے آئے تہے اسکو نقصان پہونچایا اور اسکے باشندونکو ایذا دی پہر آخر الامر سلطان محمد ثانی بانی دولت عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ پر بجاے صلیب کے

تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور ساوس کے متعلقات پر حکمران ہوا اور دوسرا قسطنطیس بلاد شام کا اقصاے مشرق تک اور قسطوس رومہ اور اوسکے مضافات کا بادشاہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس برس حکومت کی چھبیس برس بیزنطیہ مین قبل غلبہ مقیمانوس اور چوبیس برس بعد قبضہ روم اور بارہوین برس اپنے حکومت کے نصرانی ہوا اور ۶۵ سنہ اسکندریہ مین مرگیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطس دین مجوسی رکھتا تھا عیسائیون پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اس نے بطریق رومہ کو نکال دیا جسکے بد دعا سے یہہ مجذوم ہوگیا۔ اطبا نے اسکو لڑکون کے خون سے نہانے کو کہا چنانچہ اس معالجہ کے لئے متعدد لڑکے پکڑ لئے گئے اتفاقاً اسکو اونکی بیکسی پر رحم آگیا اس نے اون سبہونکو چھوڑ دیا شب کو اوس نے خواب مین دیکھا کہ ”بطریق رومہ کی اقتدا کرنے کی ہدایت ہوتی ہے“ صبح ہوتے ہی اوس نے بطریق رومہ کو پہر رومہ مین اعزاز و تکریم سے بہیجدیا اور خود نصرانی ہوگیا۔ قوم کی مخالفت کے خیال سے اوس نے رومہ کو چہوڑ کر قسطنطنیہ مین قیام کیا اور اسکی مضبوط فصیلین اور جدید قلعے بنوائے اور اپنی نصرانیت کا علانیہ اظہار کر دیا اہل رومہ نے اسکے تبدیل مذہب سے بغاوت شروع کر دی قسطنطین نے اپنے قوی بازؤن سے اوسکو فرو کرکے اونکو مغلوب کر دیا اور نصرانیت کے پہیلانے مین پوری مدد کی پہر فارس پر چڑہائی کی اور اون کے اکثر ممالک کو اون سے چہین لیا۔ اسکے ۲۰ سنہ جلوس مین قوطہ کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اسکے ملک مین گہس آیا اس نے اونکی شورش کو بہی فرو کیا اور اپنے ملک سے اونکو نکال دیا بعد اسکے اوس نے خواب مین صلیب کو دیکہا اور

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۲) بلالی پہریرہ اوڑا دیا پہر اسیوقت سے آجتک سلاطین اسلامیہ کا ہم پایہ تخت ہے اور اسلام بول کے نام موسوم ہے گو ان دونون مین جدت و قدامت کے اعتبار کچہہ فرق ہے۔

کسی کہنے والے نے خواب مین کہا "یہی تیرے لئے فتحیابی کی علامت ہے" صبح ہوتے ہی اس نے اپنے خواب کو بیان کیا۔ اسکی مان ہیلانہ بیت المقدس مین گئی اور صلیب کو نکالا عطریات سے اوسکو معطر کرکے اطلسی غلاف مین لپیٹ کر اپنے ہمراہ لائی۔ کنائس (گرجے) مختلف شہرون مین بنوائے۔ پہران واقعات کے بعد قسطنطین اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مرگیا۔ انتہی کلام ہیروڈوٹس۔

قسطنطین ثانی اور اوسکے بعد

قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران ہوا ہیروشیوش اسکو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے ابن عمید لکہتا ہے کہ اس نے چوبیس ۲۴ برس حکمرانی کی اسکا بہائی قسطوس اپنے باپ کے جانب سے رومہ مین حکومت کر رہا تہا ۵ سنہ جلوس قسطنطین مین ایک لشکر رومہ پر بہیجا گیا اس نے رومہ کو فتح کرلیا اریوش اسوقت بہی موجود تہا اور ایک گونہ اوسکا مذہب پہیل چلا تہا اسکے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ انطاکیہ مصر۔ اسکندریہ مین پورے طور سے اثر کر گئے تہے اس کے مقلدین کا ایک خاصہ گروہ ہوگیا تہا بطریق اسکندریہ بخوف جان اسکندریہ چہوڑ کر بہاگ گیا۔ قسنطش کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اسکا چچازاد بہائی یولیانس (الیانس) بادشاہ ہوا۔ اسنے نصرانیت چہوڑ کر بت پرستی اختیار کرلی گرجے بند کروا دیئے عیسائیون پر سختی کی اونکی معافیان ضبط کرلین۔ فارس پر زمانہ حکومت سابور مین چڑہائی کی اثناء لڑائی مین اسکے ایک تیر لگا وہین مرگیا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ یہہ فارس جاتے ہوئے راستہ بہول کر ایک بیابان مین پڑگیا دشمنون نے اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا اس کے بعد یلیان بن قسطنطی نے ایک برس بادشاہت کی اس نے بادشاہ فارس پر حملہ کیا لیکن بلا کسی لڑائی کے صلح کرکے جب واپس آرہا تہا انتقال ہوا

مین اتفاقاً مر گیا ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس
کے بعد یوشانوش نے بالاتفاق سابور کے حکومت کے سولہوین برس حکمرانی
کی یہہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تہا جب وہا راگیا تو اہل لشکر نے متفق
ہوکر اس شرط پر اوسکی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرلے یوسانوش نے
یہہ شرط قبول کرلی اور اپنے لشکر کا صلیبی پہریرہ بنوایا نصیبین سے (جو کہ فارس
کے قبضہ مین تہا) عیسائیون کو لاکر آمد مین بسایا اور اپنے دار السلطنت مین
پہونچکر اساقفہ کو کنائس کیطرف واپس کردیا منجملہ اون کے اثناشیوش
بطریق اسکندریہ بہی تہا اس سے اوس نے کونسل نقیہ کے عقیدہ متفقہ
کے لکہنے کی خواہش ظاہر کی اوس نے اساقفہ کو مجتمع کرکے دوبارہ اوس عقیدہ کو
لکہایا اور اوسکی پابندی کی ہدایت کی۔ ہیروشیوش نے اس یوشانوش کا کچھہ
ذکر نہین کیا بلکہ بجائے اس کے بلنسیان بن قسطنطس کو لکہا ہے اسکے زمانہ مین
قوط کے دو فرقے ہوگئے ایک تو مذہب اریوش کا پابند تہا اور دوسرا مجمع نقیہ
کے مقرر عقیدہ متفقہ کا معتقد ہوا اور دماشش۔ رومہ کا بطریق ہوا بعد اس کے وہ
بعارضہ فالج مبتلا ہوکر مر گیا بجائے اسکے والیش چار برس بادشاہ رہا یہہ مذہب
اریوش کا مقلد تہا اسیوجہہ سے مجمع نقیہ کے مقلدین کو اس نے ستایا اون پر
سختیان کین اکثر کو قتل کر ڈالا بعض عیسائی قومین باعانت اہل افریقہ اس سے
باغی ہوگئین اس نے اونپر بزور تیغ فتح حاصل کی اور قرطاجنہ مین اونکو قتل کرکے
قسطنطنیہ کو واپس آیا قوط اور دوسری قومون سے جو اس سے باغی ہوگئی تہین
اون سے لڑا اور اونہین لڑائیون مین مارا گیا ابن عمید کہتا ہے کہ جو قیصر مارا گیا
وہ والیطنوس تہا اس نے بارہ برس حکومت کی جیسا کہ ابن بطریق اور ابن اثیر
سے روایت کی گئی۔ مسیحی سے روایت کیجاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکمرانی کی

اور اسکا بہائی والیاس اوسکا ملک مین شریک تہا ۳۶۷ء اسکندری مطابق ۳۵۶ء
جلوس سابور کسرے مین یہہ بادشاہ ہوا وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین اہل
اسکندریہ نے اثناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کرکے مارنا چاہا لیکن وہ
اس سے واقف ہوکر بہاگ گیا اہل اسکندریہ نے بجائے اس کے لوقیوس کو
بطریق بنایا جو کہ اریوش کی راے کا مقلد تہا بعد ازان ایک کونسل نیقیہ نے
پانچ مہینہ کے بعد پہر مجتمع ہوکر اثناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال
باہر کیا اثناشیوش کے مرنے کے بعد اوسکا شاگرد بطرس دو برس تک بطریق
رہا۔ لوقیوس کے ہواخواہون نے پہر سر اوٹہایا اور لوقیوس کو دوبارہ
بطریق بنایا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا پہر اہل کونسل نیقیہ نے یورش
کرکے لوقیوس کو معزول کردیا۔ اور بجائے اس کے بطرس کو مذہبی حکومت
کی کرسی پر بیٹہایا ایک برس کے بعد یہہ مرگیا داریانوس قیصر اور اریوش کے
مقلدین مین بہت ناصافی رہی مسیحی کہتا ہے کہ والیطینوس اہل کونسل کے
مقررہ عقیدہ کا معتقد اور اوسکا بہائی والیش مذہب اریوش کا متبع تہا۔
اس نے اس مذہب کی تعلیم تادکسیس اسقف قسطنطینہ سے پائی تہی اس نے
اوس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا قول لیا تہا چنانچہ جب یہہ بادشاہ
ہوا تو اسنے کل اساقفہ کو (جو کونسلی مذہب کے پابند تہے) نکال باہر کیا اور ارلوتش
انطاکیہ سے اسکندریہ تک سلے کن لکس کا اسقف ہوا بطرس بطریق قید کرلیا گیا
پہر قید سے بہاگ کر رومہ مین جا ٹہیرا۔ والیطینوس قیصر اور سابور کسرے
مین اکثر لڑائیان ہوئین اثناء لڑائی مین والیطینوس مرگیا بجاے اس کے
والیش حاکم ہوا ابن عمید بروایت ابن الراہب تحریر کرتا ہے کہ اسنے دو برس
اور لوفانیوس کہتا ہے کہ تین برس حکومت کی اسکا تام دالاش تہا وہ کہتا ہے

مقرر کیا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا سنہ ۴۲۱ جلوس طودوشیش اصغر مین
کیریوش بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اس کے دیسقرس مقرر کیا گیا اور سنہ ۱۶
جلوس مین یزدجرد کسریٰ مرگیا بعوض اوس کے بہرام جور بادشاہ ہوا اس سے
اور خاقان بادشاہ ترک سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بہرام جور اون لڑائیون
سے اعراض کرکے ارض روم پر حملہ آور ہوا طودوشیش نے اوسکو ہزیمت دی
بعدازان اوسکا لڑکا یزدجرد بادشاہ ہوا ہیروشیوش کہتا ہے کہ زمانہ طودوشیش اصغر
مین قوط نے رومہ پر تسلط حاصل کرلیا تہا اسی زمانہ مین اونکا بادشاہ بطریک
مرگیا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے پہر تہوڑے دنون کے بعد روم نے
قوط سے بجاے رومہ اندلس دیکر مصالحت کرلیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
طودوشیش کے بعد مرقیان قیصر تخت حکومت پر بیٹہا اس نے باتفاق مورخین
چہہ برس حکمرانی کی طودوشیش کی بہن سے اسکا نکاح ہوا۔ ہیروشیوس
اس قیصر کا نام مرکیان ابن ملیکہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے زمانہ
حکومت مین چوتہا کونسل مقام مقدونیہ مین ہوا جسکا ذکر اس سے پیشتر ہوچکا
ہے یہہ کونسل دیسقرس بطریق اسکندریہ کیوجہ سے منعقد ہوا تہا اس نے عقیدہ
مقررہ جلسہ اولی مین چند بدعات نکالی ہتین جس سے کل گرجے کے عہدداروں
نے متفق ہوکر دیسقرس کو گرجا سے نکال دیا اور بجاے اس کے برطارس کو
مقرر کیا اسیوقت سے مذہبًا عیسائیون کے تین گروہ ہوگئے ایک ملکیہ ہے
جو کہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند ہین جسکو مرکیان قیصر نے باجتماع عہدداران
گرجا مقرر کیا تہا اور یہہ حکم دیا تہا کہ خلقدونی کے کونسل کے مقررہ عقیدہ
کی پابندی نہ کیجاے۔ دوسرا یعقوبیہ ہے جو مذہب دیسقرس کا پابند ہے
یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین تیسرا نسطوریہ ہے یہہ مذہب

مشرق مین زیادہ ہے کیونکہ زمانہ جلاء وطنی نسطوریش مین اسکا شیوع ہوتا تہا
اسی مرکیان کے زمانہ مین سب سے پہلے نصرانیون مین سے شمعون موسعہ نطاکیہ مین
رہبان ہوا اور یزدجرد کسریٰ مر گیا اور یہہ خود بہی چہہ برس حکومت کرکے
ہلاک ہوا بعد اس کے لاون کبیر تخت نشین ہوا بروایت ابن عمید سنہ ۷؁
اسکندریہ مین اس نے سولہ برس بادشاہت کی۔ ہیرو شیوش اس مدت
سے اتفاق کرتا ہے۔ یہہ مذہب ملکیہ کا پابند تہا جب اہل اسکندریہ نے
مرکیان کے مرنے کی خبر پائی تو انہون نے برطارس بطریق پر حملہ کرکے
اسکو چہہ برس اوسکی تولیت کے مار ڈالا اور بجاے اس کے طیماناوس کو
مقرر کیا یہہ یعقوبی مذہب رکہتا تہا تین برس کے بعد قسطنطنیہ سے ایک
سپہ لار آیا اور اوس نے اسکو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا
پابند تہا پہر نو برس کے بعد بحکم لاون قیصر سورس معزول کیا گیا او طیماناوس
بحال ہوا اس کے سنہ ۱۲ جلوس مین بادشاہ فارس نے شہر آمد پر حملہ کیا اور
اوسکو ایک مدت تک محاصرہ مین رکہا شمعون زہبان کا اسی کے زمانہ مین
انتقال ہوا پہر لاون قیصر سو لہ برس حکومت کرکے مر گیا ابن عمید کہتا ہے
کہ اسکے بعد لاون صغیر تخت حکومت پر بیٹہا یہہ زینون بادشاہ کا باپ ہے
ابن بطریق کہتا ہے کہ یہہ ابن سینون ہے بہر کیف یہہ یعقوبی تہا ایک برس
اس نے حکمرانی کی ہیروشیوش نے اسکا کچہہ ذکر نہین کیا ہان زینون کا تذکرہ
ہے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا اور اسکا نام اوس نے لبین مہملہ تحریر کیا ہے
اور یہہ لکہا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا پابند تہا
اسپر اسکے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت دارون مین سے تہا
خروج کیا بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی انجام کار وہ دونون معہ

اپنے متبعین کے مارے گئے۔ بطریق قسطنطینیہ نے اسی اثنا مین کتب مذہبی کو
رد و بدل کرکے اور اپنے عقاید فاسدہ کو ظاہر کر رہا تھا اسوجہ سے ریتون قیصر
نے بطریق کو اس کے حال سے آگاہ کرکے کل گرجون کے عہدہ داران کو
مجتمع کرکے بطریق قسطنطینہ کو گرجا سے نکلوا دیا ۲۳ سنہ جلوس مین طیماناؤس
بطریق اسکندریہ فوت ہوا بجاے اس کے بطرس بطریق مقرر ہوا جو
آٹھہ برس کے بعد مرا اور اس کے عوض اثناشیوش اسکندریہ کا بطریق
ہوا سات برس کے بعد یہہ بھی مرگیا اور زینون بھی اپنی حکومت کے سترہوین
برس ہلاک ہوا بعدہ نشطاس ستائیس برس بادشاہ رہا یہہ سنہ ۸۰۳
اسکندری مین تھا یعقوبی مذہب کا پابند تھا حماۃ کی اس نے دو برس
مین فصیل بنوائی اور وہین سکونت اختیار کی پھر اپنی حکومت کے تیسرے
برس متقل دارا مین ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا بعد ازان اس نے
اور اکاسرہ سے لڑائیان شروع ہوگئین لشکر فارس۔ اسکندریہ پر آپہونچا
اور اوس کے اطراف وجوانب کے باغات اور قلعات کو ویران کردیا
ایک عالم اس لڑائی مین مارا گیا اس کے سنہ جلوس مین اثناشیوش
بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اس کے یوحنا یعقوبی مقرر کیا گیا
یہہ نو برس تک اس عہدہ پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق
ہوا جو گیارہ برس کے بعد مرا اور بجاے اسکے دیسقرس جدید ڈھائی
برس بطریق رہکر فوت ہوا اور اسی کے زمانہ حکومت مین ساریوش
انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا۔ یہہ دونون دیسقرس کے عقاید کے پابند
تھے سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بطریق بیت المقدس نے نشطاس
قیصر کو مذہب ملکیہ کیطرف رجوع کرنا چاہا تہا اور اوسپر اس مذہب کی

حقانیت ظاہر کرنے کو رہبانیون کو روانہ کیا تہا نسطاس قیصر ان کی
باتین سُنکر اون کے مذہب کیطرف مایل ہو چلا اوس نے بعض عقیدہ تحایف
اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ
مین دیسقرس کے مذہب کا پابند اور عالم تہا وہ نسطاس قیصر سے ان
واقعات کے بعد ملا اور اوس نے اپنی مذہب کیطرف اسکو کہینچ لیا نسطاس
قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دیدیا بطریق رومہ کو جب
یہہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نسطاس قیصر کو لعنت و ملامت کی
قیصر نے برہم ہو کر اوسکو نکال دیا اور بجاے اسکے انطاکیہ کا گرجا سوریوس
کے سپرد کر دیا ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہہ سُنا تو اوس نے
رہبانون اور اطراف و جوانب کے رؤساء کو جمع کرکے سوریوس کے تکفیر کا
فتوے لکہا لیا اگرچہ نسطاس قیصر نے یہہ رنگ دیکہکر سوریوس کو نکالدیا
لیکن پہر بہی کل بطارقہ اور اساقفہ نے مجتمع ہو کر اسکو بہی مجرم ٹہیرایا جس سے
کچہہ فایدہ نہ ملا ستائیس برس حکومت کرکے یہہ مرگیا بجاے اس کے
یسطیانس ۵۳۰ء اسکندریہ مین قیصر ہوا نو برس اسکی حکومت رہی اسکی
حکومت کے تیسرے برس شاہ فارس نے بلاد روم پر حملہ کیا رومیون
اور اہل فارس مین خوب لڑائیان ہوئین پہر اس کے آخری زمانہ مین
یعنی ۸ جلوس مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی
مین منذر بادشاہ عرب بہی بادشاہ فارس کے ہمراہ تہا شاہ فارس لڑتا
حلب تک بڑہ آیا رومی مغلوب ہوے فریقین مین ایک گروہ کثیر فرات مین
ڈوب مرا قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم مین صلح ہو گئی اسی
قیصر کے نوین سال حکومت مین بربر نے رومہ پر حملہ کرکے اوسکو اپنا

باجگذار بنایا ابن بطریق کہتا ہے کہ یہہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تہا اس نے
کل اون لوگون کو واپس بلا لیا جنکو نسطانش قیصر نے جلاوطن کر دیا تہا
ابن الراہب کہتا ہے کہ یہہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند تہا اس نے
بمشورہ شاویرش بطریق انطاکیہ ۔ اساقفہ مشرق کو مجتمع کر کے لوگون کو
مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تہا لیکن اونہون نے جب انکار کیا
تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کر لیا پہر بعد دو برس کے آزاد کر دیا ۔ بطریق انطاکیہ
قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا اس کے بعد ابولینار یوس اسکندریہ کا بطریق
آیا اس کے پاس کونسل خلقدونیہ کے مقررہ عقاید کی کتاب تہی لوگون
نے اوس سے انہین عقاید کی تعلیم حاصل کی اور اوسی کی تقلید کی جب
یشطیانش اپنی حکومت کے نوین ۹ برس مر گیا تو بجاے اوس کے یشطینانش
قیصر سنہ ۸۳ اسکندریہ مین تخت نشین ہوا یہہ مذہب ملکیہ کا پابند اور
یشطینانش کے چچا کا لڑکا تہا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اس نے چالیس ۴۰
برس حکمرانی کی ابوفانیوس کہتا ہے کہ اس نے تینتیس ۳۳ برس حکومت کی
اس کے ۸ سنہ جلوس مین کسرے نے بلاد روم پر فوج کشی کی ۔ ایلیا کو جلا دیا
صلیب کو جو وہان تہی اوٹہا لیگیا اور ۱۱ سنہ جلوس مین سامریہ نے بغاوت
کی اس نے اون کے شہرون کو اوجاڑ دیا اور ۱۶ سنہ جلوس مین حارث
بن جبلہ امیر غسان و عرب نے بریہ شام مین قیصر کے جانب سے صف آرائی
کی اور شاہ فارس کو شکست دیکر قیدیون کو چہوڑا لایا اس کے بعد روم
اور فارس مین مصالحت ہو گئی اسی کے زمانہ حکومت مین عید میلاد دیجائے
چہٹے کانون کے جو ۲۴ چوبیسوین کانون مین مقرر کی گئی اسحی کہتا ہے کہ یشطینانش
نے لوگون مین مذہب ملکیہ کے پہیلانے کا قصد کیا تہا طیمانا ؤس بطریق اسکندریہ

نے یعقوبی ہونے کی وجہسے مخالفت کی تسطینالنش نے قتل کرنے کے ارادہ
سے اسکو گرفتار کرلیا لیکن پہر کچہہ سوچ سمجہکر چہوڑ دیا بطریق اسکندریہ رہائی
کے بعد مصر چلا گیا یسطینالنش نے بجاے اس کے بولس کو مقرر کیا یہہ مذہب
ملکیہ کا مقلد تہا اسکو یعقوبی مذہب والون نے نہین مانا یہہ دو برس تک
اس عہدہ پر رہا۔ سعید ابن بطریق کہتاہے کہ اس کے بعد قیصر نے
بولیناریوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا بولیناریوس
لشکری لباس پہنے ہوے کنیسہ مین داخل ہوا پہر اوسکو اوتار کر مذہبی لباس
زیب تن کیا اس نے لوگون کو بجبر مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے
کچہہ بہی مخالفت کی اوسکو تہ تیغ کیا اسی یسطینالنش کے زمانہ حکومت مین سامرہ
نے ارض فلسطین مین بغاوت کی۔ بیحد عیسائیون کو قتل کیا اونکے گرجاؤنکو
منہدم کر دیا قیصر نے یہہ سنکر اونکی سرکوبی کو لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے
سر پر پہونچکر معقول گوشمالی دی اور گرجاؤن کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر
تہی بنوا دیا تہا بیت اللحم کا گرجا پہلے چہوٹا تہا اسی زمانہ مین اسی قیصر کے حکم سے
وسیع بنایا گیا جیسا کہ اب موجود ہے پانچوان جلسہ مذہبی عیسائیون کا ایکسو
ترسٹہہ ۱۶۳ برس بعد جلسہ خلقدونیہ کے ۲۹ سنہ جلوس قیصری مین منعقد ہوا
جیسا کہ بیان کیا گیا ابولیناریوس سپہ سالار بطریق اسکندریہ سترہ ۱۷ برس
مذہبی ولایت کر کے اسی کے زمانہ مین مرگیا وہی اس جلسہ کا صدر انجمن اور
بانی تہا بجاے اس کے یوحنا مقرر کیا گیا یہہ بہی مذہب ملکیہ کا مقلد تہا
تین برس کے بعد یہہ بہی ہلاک ہوا بعد اس کے مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ
کے گرجا مین دور دورہ ہوا اسکندریہ مین اون دنون اکثر قبطی رہتے تہے
اونہون نے اپنے طرف سے طودوشیوش کو بطریق مقرر کیا جو بتیس ۳۲ برس تک

اسکندریہ کے گرجامین رہا۔ ملکیہ والون نے داقیانوس کو بطریق
بنا کر جہٹے مہینے طودوشیوش کو گرجاسے نکال دیا نسطینانش قیصر نے
طودوشیوش کے بحال کرنے کا حکم صادر کیا اور یہہ بہی لکہا کہ داقیانوس ملکیہ کا
بطریق شماسہ مین رہے اسکندریہ والون نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی
پہر قیصر نے طودوشیوش کو لکہا کہ وہ یا اجماع مجمع خلقدونیہ کا مقلد ہو یا
عہدہ بطریقی سے کنارہ کش ہوجائے طودوشیوش نے پہلی شق کو اختیار
کر لیا قیصر کے حکم سے بجائے اس کے بولس مقرر کیا گیا اہل اسکندریہ نے
نہ اسکو منظور کیا اور نہ وہ احکام جو یہ لاتا تہا اسکو قبول کیا۔ بعد ازان
یہہ مر گیا اور قبط کے گرجے بند کر دیے گئے انلوگون نے اہل مذاہب ملکیہ سے
بہت ایذا ئین پائین طودوشیوش کا یسطینانش قیصر کی حکومت کے سینتیسوین[۳۷]
برس انتقال ہوا بجائے اسکے اسکندریہ مین بطرس بطریق مقرر ہوا بعد دو برس
کے یہہ بہی فوت ہوگیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسرے انوشیروان نے اسی کے
زمانہ حکومت مین بلاد روم پر حملہ کر کے انطاکیہ لیلیا تہا پہر اس کے بعد
یسطینانش قیصر مر گیا بعد اس کے یوشطونش چہتیسوین[۳۶] سال جلوس انوشیروان
مطابق ۵۸۰ء اسکندری مین تخت قیصری پر بیٹہا تیرہ برس اسکی حکومت رہی
اسکی حکومت کے دوسرے سال بطرس بطریق اسکندریہ مر گیا بجائے اسکے
دامیانو مقرر کیا گیا چہتیس[۳۶] برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا اسکے سنہ ۱۲
جلوس مین بعد روانگی لشکر دیلم یہم اہی سیف بن ذی یزن (تبابعہ) کے
کسرے انوشیروان مر گیا اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک حبشہ سے لیلیا
اسیوقت سے یمن مین سلاطین اکاسرہ کے حکمرانی کا پرچم اوڑنے لگا بعد تیرہ
برس کے یوشطونش قیصر بہی مرا بعدہ طیبارلیش قیصر ہوا ہرمز بن انوشیروان

کے حکومت کا تیسرا سال اور ۵۹۲ؔ اسکندری تہا اسکی حکومت تین برس
رہی اسی کے زمانہ مین روم اور فارس کی مصالحت کا خاتمہ ہوکر لڑائیون کا
دوبارہ دروازہ کہلا فارس کا لشکر خابور تک بڑہ آیا موریق (الطریق
روم) نے نکلکر لشکر فارس کو پسپا کیا اوس کے بعد ہی طباریش قیصر بہی
آپہونچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور بجید لشکر فارس مارا گیا
چار ہزار کے قریب قید کرلئے گئے جو بعد ختم جنگ جزیرہ قبرص کو بہیجد یئے گئے
بعد اسکے بہرام مرزبان ہرمز کسرے کا مخالف ہوکر اوسکو ملک سے نکالدیا
ہرمز کسرے طباریش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اوسکی چار ہزار
لشکر سے مدد کی ہرمز کسرے نے باعانت لشکر روم مداین اور واسط
کے مابین بہرام کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست فاش دیکر دوبارہ تخت
نشین ہوا اور طباریش قیصر کے خدمت مین بیشمار مال واسباب اور
تحایف بدرجہا زیادہ اوس سے کہ قیصر نے اسکو دیا تہا روانہ کیا اور
کل وہ چیزین اور بلاد جو کہ اس سے بیشتر فارس نے رومیون سے چہین
لیا تہا واپس کردیا اور طباریش قیصر کے کہنے سے مداین اور واسط مین
دو ہیکلین بنوا دین بعد اسکے طباریش قیصر مرگیا اور موریکش قیصر ہرمز
کے حکومت کے چہٹے برس ۵۹۵ؔ اسکندری مین تخت نشین ہوا اس نے
باتفاق مورخین بیس برس حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تہا اسکے
۱۱ سنہ جلوس مین کسی یہودی نے انطاکیہ مین مسیح کی تصویر کے ساتھ
بے ادبی کی ہتی جسکے باداش مین اکثر یہودی قتل کرڈالے گئے اور باقی
جلاوطن کر دیے گئے ۔ اسی کا زمانہ حکومت تہا کہ ہرمز کسرے کو
بہرام نے جو اوسکے قرابت مندون سے تہا تخت سے اوتار دیا تہا اور

خود تخت پر بیٹھہ کر حکمرانی کرنے لگا تہا ہرمز کے بیٹے ابرویز نے مورکیش قیصر کے
دربار مین استغاثہ پیش کیا مورکیش قیصر نے اوسکی امداد کی اور بہرام کو قتل
کر کے ملک و تخت ابرویز کو دیدیا ابرویز نے بہی اپنے باپ کیطرح تخت نشینی
کے بعد قیصر کیخدمت مین تحایف اور بیش بہا اسباب روانہ کیا۔ ابرویز
نے مورکیش قیصر کے لڑکی مریم سے خطبہ (منگنی) کیا مورکیش نے اپنی
لڑکی کا عقد ابرویز سے کردیا طرح طرح کی قیمتی چیزین اور بیش بہا اسباب
جہیز مین دیا بعد چندے کسی غلام نے مورکیش کو بطریق فوقا کی سازش سے
بحالت غفلت مار ڈالا اور خود تخت قیصری پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا یہہ
واقعہ سنہ ۹۱۶ اسکندری مطابق سنہ ۱۵ جلوس ابرویز مین واقع ہوا اس
غلام نے آٹھہ برس حکمرانی کی مورکیش کی اولاد کو چن چن کر قتل کیا اتفاق
سے ایک لڑکا اون مین سے بچکر طور سینا پر چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے
اپنی عمر کے بقیہ ایام پورے کیئے اس واقعہ کی اطلاع جب ابرویز بادشاہ
فارس کو ہوئی تو اوس نے اپنے خسر کا بدلہ لینے کو لشکر جمع کیا ایک حصہ
اپنے لشکر کا بسر گروہی ایک سپہ سالار کے قدس شریف کیطرف روانہ کیا
اور اوسے یہود کے قتل کرنے اور اون کے بلاد کے ویران کرنے کا عہد لیا۔
دوسرا سپہ سالار مصر و اسکندریہ کیجانب روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا
اپنے ہمراہ لیکر ابرویز خود قسطنطنیہ کیطرف بڑہا اسکا پہلا سپہ سالار جو شام
کیطرف گیا تہا اوس نے برعکس عہد شام مین پہونچکر جسوقت یہود طبریہ
و جلیل و ناصرہ و صور اوس کے پاس جمع ہو گئے عیسائیون پر ہاتہ
صاف کرنا شروع کردیا اون کے کنائس (گرجے) منہدم کرادیئے اونکا مال
و اسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اوٹہالے گئے عیسائی قیدیوں مین خود ما.

بطریق بہی تہا اسکو معہ صلیب کے مریم بنت موریکش زوجہ اپرویز نے اپنے
شوہر سے مانگ لیا۔ الغرض شام جسوقت رومیون سے خالی ہوگیا اور اہل
فارس قسطنطینیہ پر چڑہے جارہے تہے یہودیان قدس وخلیل وطبریہ ودمشق
وقبرص بیس ہزار کے قریب مجتمع ہوکر صور پر قبضہ کرنے کو بڑہے صور مین
اندنون چار ہزار یہودی موجود تہے جنکوان کے پہونچنے سے پہلے وہان کے
بطریق نے گرفتار کرلیا تہا محاصر یہودیون نے صور کے باہر کے کنائس
دگرجے منہدم کرنا شروع کردیا اور بطریق یہودی قیدیونکو قتل کرکے
اون کے سرون کو محاصرین کیطرف پہینکنے لگا تا آنکہ مقید یہودی کل فنا
ہوگئے اور کسرے اپرویز یہہ سنکر قسطنطینیہ سے صور پر آپہونچا یہودی
باغی اس کے آتے ہی شکست کہاکر بہاگ گئے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ قوقامن قیصر کے حکومت کے چوتہے برس
یوحنا الرحوم[۱] ملکیہ کا بطریق اسکندریہ ومصر مین مقرر ہوا جب اوسکو اہل فارس
کے حملہ کی خبر معلوم ہوئی تو وہ معہ والی اسکندریہ۔ قبرص کو بہاگ گیا۔
سات برس تک اسکندریہ مین اسکی جگہہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ
مین زمانہ حکومت قوقامن قیصر مین انشطانیوش کو بطریق بنایا تہا جو
بارہ برس تک بطریق رہا فرقہ ملکیہ نے مجبور ہوکر تبرکات کلیسہ فرقہ
یعقوبیہ کو دیدیا اور یعقوبیہ وہان کے گرجاؤن پر مسلط ومتولی ہوگئے
انشاشیوش بطریق انطاکیہ تحائف وہدایا لیکر اساقفہ اور راہبون کے ہمراہ
انشطانیوش سے ملنے کو آیا اور اس عہدہ پر پہونچنے کی اوسکو مبارکباد دی
چالیس روز ٹہر کر اپنے مقام پر چلا گیا اور انشطانیوش اپنی ولایت کے

[۱] الرحوم اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہہ نہایت رحمدل اور رقیق القلب تہا۔

بارہوین[۱۲] برس یعنی سو بتیس[۳۲] برس بعد حکومت بادشاہ ولیقلادیانوس کے مرگیا

ہرقل

اپرویز مہم صور سے فارغ ہوکر پہر قسطنطینہ پر جا پہونچا اور نہایت سختی سے حصار کرکے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کردیا بطریقون نے علوقیا مین مجتمع ہوکر براہ دریا کہانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی مین ہرقل (ایک بطریق تہا) کے ہمراہ قسطنطینہ مین پہونچا دیا رومی محصور اس کشتی کے پہونچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو انتظام ملکی مین شامل کرلیا اور فوقاص کے طرف سے بدظن ہوکر اس فتنہ و فساد کا اوسکو باعث سمجھکر قتل کرکے سنہ ۶۲۲ع اسکندری مین ہرقل[۱] کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی اپرویز کو بحکمت عملی قسطنطینہ سے ٹالدیا اور اس کے بعد بیفکری کے ساتھہ اکتیس[۳۱] برس چھہ مہینے حکومت کرتا رہا ابن الراہب کہتا ہے کہ اس نے بتیس[۳۲] برس حکمرانی کی اور بخیال ابن بطریق اسکی حکومت کا زمانہ اول سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ واقعہ سنہ ۹ ہجری کا ہے اور اسکو ہرقل بن ہرقل بن انطونیش کہتے ہین جب یہہ حکمران ہوا تو اس نے اپرویز کے پاس صلح کا پیام بہیجا اپرویز نے خراج قایم کرنا چاہا ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چھہ برس تک اور اوسکے محاصرہ مین رہا پہر جب ہرقل نے اسکے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکہی تو براہ فریب خراج دینا قبول کرلیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لیے چھہ مہینے کی مہلت مانگی اپرویز انقضاء وعدہ کے انتظار مین ٹہیرا رہا اور ہرقل اپنے بہائی قسطنطین کو قسطنطینہ مین چہوڑکر پانچہزار رومیون کو لیکر دوسری

[۱] ہرقل کو رومی زبان مین ارقلیس کہتے تہے سکہ ہرقلیہ درہم و دینار کا اسی کے عہد مین بنایا گیا۔

راہ سے فارس کیطرف چلا گیا ملک فارس اپنے معین اور یاوروں سے
خالی ہونے کے سبب سے ہرقل کے ہاتہون خوب خوب خراب اور ویران ہوا
ابرویز کسرے کے دونون لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو بطن مریم بنت موریکش
سے تہے ہرقل نے گرفتار کر لیا حلوان اور شہرزور ہوتے ہوئے مداین کے
طرف آیا اور دجلہ سے عبور کرکے ارمینہ کیطرف بڑہا جب ہرقل قسطنطنیہ
کے قریب پہونچا تو ابرویز یہہ سنکر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔ پہر ہرقل نے
اپنے سنہ ۶ جلوس مین بغرض فراہمی مال و اسباب و ملک گیری خروج کیا عامل
دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسرے کا باجگذار اور مطیع ہونے کا
عذر کیا لیکن جب ہرقل اوس کے سر پر پہونچ گیا تو ایک لاکہہ دینار دیکر اپنی
جان بچائی ہرقل نے مراحم خسروانہ کے لحاظ سے اوسکو اوس کے عہدہ پر
بحال رکہا بعد ازان وہ بیت المقدس کیطرف گیا یہودیون نے تحائف
پیش کئے ہرقل نے اونکو اپنے ظل عاطفت مین لیا اساقفہ اور رہبان
نے یہودیون کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی جلے ہوئے کلیسیون کے
کہنڈہل اور اپنے مقتولون کی ہڈیون کے ڈہیر دکہائے تب ہرقل
نے اسوجہ سے برہم ہوکر یہودیون کے قتل کا حکم عام دیدیا بیشمار یہودی
آن واحد مین تلوار کے گہاٹ اوتار دیئے گئے سوائے اون یہودیون
کے جو مفرور یا روپوش ہوگئے تہے کوئی نہ بچا اسکے بعد ہرقل نے کنائس
(کلیسون) کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اسکے سنہ جلوس مین اندراسکون
فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ مین بطریق مقرر ہوا چہہ برس تک اس عہدہ پر رہا
اسکے مرنے کے بعد بنیامین سینتیس ۳۷ برس تک بطریق رہا اسوقت تک مصر و
اسکندریہ شاہ فارس کے ماتحت تہا۔ ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہوکر

مصر جا پہونچا اور اوسپر بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا اہل فارس کو قتل کیا۔
اسکندریہ مین قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہہ بطریق بہی تہا اور عامل بہی تہا
بنیامین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ کوئی شخص
اوس سے کہہ رہا ہے کہ "اوٹہہ اور روپوش ہوجا تا آنکہ خداوند کا غضب فرو
ہوجائے" بنیامین خواب سے بیدار ہوکر روپوش ہوگیا اور ہرقل نے اوسکے
بہائی مینا کو گرفتار کرکے مذہب مقررہ کونسل خلقدونیہ کا متبع کرنا چاہا مینا
نے انکار کیا ہرقل نے اوسکو زندہ آگ مین ڈالدیا جب وہ جلکر خاک ہوگیا
تو اوسکی راکہہ دریا مین بہادی گئی بعدازان ہرقل قسطنطنیہ کے طرف
واپس آیا بعد اس کے کہ اوس نے دمشق۔ حمص۔ حماۃ حلب سے بیشمار
مال واسباب جمع کرلیا تہا اس نے مصر کی آبادی بڑہائی اور وہ یوماً
فیوماً آبادی اور صنعت وحرفت مین ترقی پذیر ہوتا رہا تا آنکہ اسکو
عمرو بن العاص رض نے تین سو ستاون ۳۵۷ برس بعد بادشاہ دقلدیانوس
کے فتح کیا۔ ہرقل نے بنیامین کو بعد چندروز کے امان دیا اور وہ تیرہ
برس کے بعد اسکندریہ مین واپس آ

تاریخی معلومات ابن عمید کہتا ہے کہ حکومت ہرقل کے گیارہوین
برس ۹۳۳ء اسکندری مطابق ۶۱۴ء عیسوی مین تاریخ ہجری کی بناپڑی
مسعودی کہتا ہے کہ جناب رسول صلعم کی ولادت زمانہ حکومت نیشطیانش
ثانی مین ہوئی ہے جسکو اوس نے نوسطیونس لکہا ہے اسی نے الرہا کا
کلیسہ بنوایا بیس ۲۰ برس اسکی حکومت رہی اسکے بعد ہرقل بن نوسطیونس
پندرہ برس حکمران رہا اسی نے سکہ ہرقلیہ کا رواج دیا بعد اسکے مورق
بن ہرقل تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوا مسعودی کا یہہ بہی بیان ہے

کہ مشہور لوگون مین یہہ ہے کہ "واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخین رض - عہد حکومت ہرقل
بادشاہ روم مین گزرا ہے" پہر وہ کہتا ہے "کہ کتب سیر مین یہہ تحریر ہے کہ
ہجرت - زمانہ قیصر بن ہورق مین ہوئی بعدہ اسکا لڑکا قیصر بن قیصر زمانہ
ابوبکر رض مین اور ہرقل بن قیصر زمانہ عمر رض مین تہا اسی کے زمانہ مین اسلامی
فتوحات نے اسکو شام سے نکال باہر کیا تہا" یہہ بہی اوسیکا بیان ہے کہ
قیاصرہ متنصرہ کا زمانہ حکومت - ہجرت تک ایکسو پچہتر [۱۷۵] برس تک ہا طبری
کہتا ہے کہ بقول نصارے از تعمیر بیت المقدس بعد تخریب بخت نصر سے زمانہ
ہجرت تک کا فاصلہ ایکہزار برس کا ہے اور حکومت اسکندر سے
ہجرت تک کا زمانہ نوسو بتیس [۹۳۲] برس اور اسکندر سے مولد عیسیٰ تک کا
زمانہ تین سو تین [۳۰۳] برس کا ہے عیسیٰ کی عمر وقت رفعت بتیس [۳۲] برس کی تہی
اور زمانہ رفعت عیسیٰ سے ہجرت تک کا زمانہ پانچسو پچاسی [۵۸۵] برس مین
محدود ہے ہروشیوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے نوین برس ۶۱۱ء
مین ایکہزار ایکسو برس بعد بناء رومہ ہجرت ہوئی ہے اس نے اوسکو
ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم -

اخبار قیاصرہ متنصرہ از زمان ہرقل و لت دولت اسلامیہ تا زمان انقراض حکومت قیاصرہ

ابن عمید کہتا ہے کہ سنہ ۲ ہجری مین اپرویز (بادشاہ فارس) نے ایک لشکر ممالک شام اور جزیرہ کیطرف روانہ کیا اوس نے اون ممالک پر قبضہ حاصل کر لیا۔ بلاد روم کو خوب پامال کیا۔ عیسائیون کے کنائس (گرجے) منہدم کردیئے اور ان مین جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی ملے لوٹ لیگئے اپرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اوس کے پاس رہتا تھا) اہل الرہا کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اور اس سے بیشتر وہ ملکیہ مذہب رکھتے تھے۔ پھر سنہ ۳ ہجری مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہریار تھا اس نے بلاد روم کو برباد و ویران کیا قسطنطینیہ کا مدتون محاصرہ کیے رہا اثناء محاصرہ مین شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بدظن و رنجیدہ ہو کر دوسرے فوجی افسرون کے نام کو ایک خط (جسمین اسکی گرفتاری کا حکم تھا) روانہ کیا اتفاق سے یہہ خط ہرقل کے ہاتھہ پڑ گیا ہرقل نے بجنسہ یہہ خط مرزبانہ شہریار کے پاس بہیجدیا مرزبانہ شہریار یہہ خط دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہو کر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا ہرقل بنفسہ تین لاکہہ رومی اور چالیس ہزار ترکمانون کو لیکر اوسکے مدد کو آیا اور اوس کے ہمراہ بلاد شام و جزیرہ کیطرف روانہ ہوا جن شہرون کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لیلیا تھا اس نے اونکو فتح کر لیا منجملہ اون کے ارمینہ بھی تھا بعد ازان موصل

کیطرف گیا لشکر فارس سے مقابلہ ہوا بیشمار فارس کا لشکر تہ تیغ ہوا جو بچگیا وہ جان بچا کر میدان جنگ سے بہاگ نکلا پرویز شاہ فارس چند ہمراہیونکو لیکر مداین سے بہاگ گیا ہرقل نے اوس کے خزائن پر قبضہ کرلیا شیرویہ بن کسرے کو (جو کہ ایکمدت سے قید مین تہا) شہریار عرزبان نے قید سے نکالکر تخت حکومت پر بیٹہایا ہرقل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قایم کیئے گئے اس کے بعد ہرقل۔ مداین سے مراجعت کرکے آمد مین آیا بعد اسکے کہ اس کا بہائی تداوس جزیرہ اور شام کا حکمران ہوگیا تہا پہر وہ الرہا مین آیا اور ایک برس تک یہین ٹہیرا رہا۔ اس نے عیسائیان یعقوبیہ کو پہر اوسی مذہب کا پابند کردیا جسکو اونہون نے بجبر واکراہ ترک کیا تہا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

ابن عمید کے سوا دوسرون کی یہہ روایت ہے کہ آخری سنہ[1] ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کے معرفت ایک خط ہرقل کے پاس بہیجا تہا جسمین جناب محتشم الیہ نے ہرقل کو اسلام کی دعوت کی ہتی۔ عبارت اوسکی (جیسا کہ صحیح بخاری مین مذکور ہے) یون ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا

[1] ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہہ خط ہرقل کے پاس سنہ ہجری مین پہونچا تہا ان دونون روایتون مین اس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ آخر سنہ ۶ ہجری مین خط روانہ کیا گیا اور اوایل سنہ ھ مین یہہ خط ہرقل کے پاس پہونچا۔ واللہ اعلم۔

نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون"

(ترجمہ شروع کرتا ہون ایسے اللہ کے نام سے جو کہ رحمن اور رحیم ہے - از محمد رسول اللہ صلعم
بہ ہرقل عظم الروم - سلام اوس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو - بعد اسکے مین بے شک تجھکو
اسلام کیطرف بلاتا ہون اسلام لاو سلامت رہیگا خدا تجھکو دوچند اجر دیگا اور اگر تو نے
اسلام لانے سے مُنھہ پھیرا تو بے شک تجھپر تیرے متبعین کا بھی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب آئے
ایسے کلمہ کیطرف جو کہ ہم مین اور تم مین برابر ہے یہہ کہ نہ پرستش کرین ہم کسیکی سوائے
اللہ کے اور یہہ کہ کسیکو اوسکا شریک نہ کرین اور یہہ کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو
رب نہ بنائین پس اگر اس سے بھی وہ روگردانی کرین تو کہو تم کہ شہادت دیتے ہین ہم اس
امر کی کہ ہم مسلمان ہین) ہرقل کے پاس جسوقت یہہ خط پہونچا اوس نے اون لوگونکو
ایک جلسہ مین مجتمع کیا جو قبیلہ قریش کے اوسوقت وہان موجود تھے اور اونسے
اسکو دریافت کیا جو نسبتاً جناب سرور کائنات علیہ التحیات والصلوات سے
قریب تہا اون لوگون نے ابوسفیان بن حرب کیطرف اشارہ کیا ہرقل نے
ابوسفیان کو دیکھکر موجودین قریش سے کہا کہ مین اس سے (ابوسفیان)
اُس شخص (جناب رسول اللہ صلعم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہون تم لوگ
ذرا سُنتے رہنا کہ یہہ کیا کہتا ہے بعد اس کے ہرقل نے ابوسفیان سے وہ
حالات دریافت کیے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے واجبی یا کہ اوس سے
اونکو منزہ اور پاک ہونا ضروری ہوتا ہے اور ابوسفیان نے اوس کے کل
سوالات کے جوابات صحیح طور سے دیدئے ہرقل ان امور سے خوب واقف تہا
آسمانی کتابون پر اوسکی نظر تہی اوس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ

امام بخاری نے اپنی صحیح مین ذکر کیا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بدست شجاع بن وہب اسدی حرث ابن ابو شمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقا ملک شام) کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہین کہ جسوقت مین یہہ خط لیکر حرث کے پاس پہونچا اسوقت یہہ غوطہ (دمشق) مین قیصر کے اوتارنے کی تیاری کر رہا تہا چند دنون وہ مجہسے غافل ہوگیا ایک روز اوس نے مجہے طلب کیا اور نامہ نامی پڑہ کر کہنے لگا "وہ کون شخص ہے جو مجہہ سے میرا ملک لیلیگا مین خود اوس کے طرف بڑہتا ہون اگرچہ وہ یمن مین ہو" اس کے بعد وہ تیاری مین مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اوسکو اس عزیمت سے روک دیا تب اوس نے مجہے واپس ہونے کا حکم دیا۔

شام پر مسلمانونکا پہلا حملہ

۸ھ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کیطرف بڑہنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ موتہ[1] کے نام سے مشہور ہے اسمین تین ہزار مسلمان تہے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تہی روانگی کیوقت آپ نے فرمایا تہا کہ اگر زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین کام آجائے تو جعفر ابن ابو طالب پہر عبد اللہ بن رواحہ یکے بعد دیگرے سردار بنائے جائین الغرض جسوقت یہہ لشکر معان (سرزمین شام) مین پہونچا ہرقل بہی ایک لاکہہ رومی اور چند فوجین[2] جذام۔ غید۔ بہرام۔ بلقین کو لئے ہوئے ماب (سرزمین بلقاء) مین اونکی جلوگری کو آپہونچا بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تہا مسلمانون کا لشکر دو شب تک معان مین ٹہیرا رہا بعد اسکے بقصد حملہ بلقاء

---

[1] اس غزوہ اور دیگر غزوات کے مفصل حالات آیندہ اسلامی تاریخ مین بیان کئے جاوینگے۔

(۲) ابن اثیر نے لکہا ہے کہ عرب مستعربہ لخم وجذام وبلقین کی تعداد بہی ایک لاکہہ تہی۔

کیطرف بڑہا ہرقل نے ماب سے نکلکر مقام موتہ[1] مین اوسکا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک ہتی پہلے زید پہر جعفر پہر عبد اللہ شہید ہوئے اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہون نے لڑائی موقوف کردی اور لشکر اسلام کو لیکر مدینہ واپس آئے۔

دوسرا حملہ پہر سنہ ۹ ہجری مین بعد فتح مکہ و حنین و طایف جناب رسول اللہ صلعم نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جسوقت جناب موصوف مقام تبوک مین پہونچے والیان ایلہ و جرباء و اذرح خدمت مبارک مین آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والی ایلہ اندلون یوحنا بن روبہ بن نقایہ (از بطون حذام) تہا اس نے ایک خچر سفید بطور ہدیہ پیش کیا تہا اور خالد بن ولید دومۃ الجندل کیطرف بہیجے گئے تہے وہان کا حاکم اکیدر بن عبد الملک تہا اسکو خالد بن ولید نے ایک روز چاندنی شب مین گرفتار کرلیا اور اوسکے بہائی کو مار ڈالا جناب رسول اللہ صلعم کے پاس جسوقت یہہ حاضر لایا گیا آپ نے اوسکا خون مباح کردیا لیکن اوس نے بہی جزیہ دینا منظور کرلیا جس سے اوسکی جان بچگئی اور اپنے شہر کو لوٹا دیا گیا تقریبًا دس شب تک جناب رسول اللہ صلعم

[1] ابن اثیر لکہتا ہے کہ پہلی لڑائی مشارف مین ہوئی ہے پہر یہان سے مسلمان ہٹ کر موتہ مین آئے تہے مسلمانون کے میمنہ کے افسر قطبہ بن قتادہ عذری اور میسرہ کے سردار عبایہ بن مالک انصاری تہے لڑائی نہایت سختی اور تیزی سے شروع ہوئی جب زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین شہید ہوئے توحسب حکم جناب رسول صلعم رایت اسلام جعفر بن ابو طالب نے لیا جب یہہ بہی شہید ہوگئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے سنبہالا جب یہہ بہی شہید ہوئے تو ثابت ابن اقرم انصاری سردار ہوئے پہر سب ہونے ملکر خالد بن ولید کو امیر مقرر کیا انہون نے مصلحتًا لڑائی موقوف کردی اور لوٹ آئے۔

تبوک مین مقیم رہے جب کوئی شخص نہ تو رومیون مین سے اور نہ عرب متنصرہ سے مقابلہ پر آیا تو آپ مدینہ کو واپس آئے اس کے بعد جب ہرقل کو یوحنا کے حالات سے آگاہی ہوئی تو اوس نے بنظر تنبیہ اوسی کے شہر مین اوسکے قتل اور صلیب دیئے جانے کا حکم دیا۔ انتہی الکلام من غیر ابن العمید (ابن عمید کے سوا دوسرون کا کلام تمام ہوا)۔

اسلام دمشق مین

ابن عمید کہتا ہے کہ ۱۳ سنہ ہجری حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عساکر اسلامیہ عرب کو شام کے فتح کرنے کو روانہ کیا عمرو بن العاصی فلسطین پر اور یزید ابی سفیان حمص پر اور شرحبیل بن حسنہ بلقاء پر بھیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابوعبیدۃ بن الجراح تھے اور خالد بن سعید بن العاصی کو سماوہ کیطرف بڑھنے کا حکم دیا گیا ماہاب بطریق رومیون کا ایک گروہ لئے ہوئے انکا مقابل ہوا خالد نے اوسکو دمشق کیطرف ہزیمت دیکر مرج الصفراء مین قیام کیا پھر آگے بڑھکر اوسکا راستہ روک لیا اور اوسپر دوبارہ حملہ کیا ماہاب بطریق عساکر اسلام کیطرف لوٹ پڑا اس لڑائی مین اوسکا لڑکا مارا گیا اسی اثناء مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عراق سے شام مین مسلمانون پر افسر اعلیٰ مقرر کرکے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ماتحتی مین دمشق کیطرف بڑھا اور اوسکو فتح کرلیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) مین بیان کرین گے۔

جنگ یرموک

اور عمرو بن العاصی نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا رومیون نے نہایت مستعدی سے اوسکا جواب دیا لیکن اونکی قسمت مین ناکامی پہلے سے لکھی جاچکی تھی وہ ہزیمت پاکر میدان جنگ سے

بہاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ مین پناہ گزین ہو گئے اسکے بعد عساکر روم نے ہر طرف سے دو لاکہہ چالیس ۲۴۰۰۰۰ ہزار کی جمعیت سے مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون کی تعداد اسوقت تقریباً تیس ۳۰۰۰۰ ہزار تہی دونون لشکرون کا مقابلہ مقام یرموک مین ہوا رومیون کو باوجود اس کثرت کے ہزیمت ہوئی اور لاکہون بے شمار رومی مارے گئے یہہ واقعہ ۱۵ سنہ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیون کو ہزیمت پر ہزیمت ہوتی گئی۔

فتح قنسرین و بیت المقدس وغیرہ

پہر ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لیکر اہل حمص سے صلح کر لیا بعد اسکے خالد بن ولیدؓ قنسرین پر جا پہونچے میناس بطریق نے رومیون کو مجتمع کر کے اونکا مقابلہ کیا خالد بن ولیدؓ نے نہایت تیزی سے اوسکو ہزیمت دیکر قنسرین کو فتح کر لیا اس لڑائی مین بہی رومیون کی ایک تعداد کثیر ماری گئی عمرو بن العاصی اور شرجیلؓ بن حسنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا حضرت عمر بن الخطابؓ شام مین آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کرکے صلح کر لیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے عمرو اور شرجیلؓ کو بیت المقدس کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آ گئے تو اونہون نے صلح کا پیام اس شرط سے بہیجا کہ بذات خود حضرت عمر فاروقؓ آکر اونکو امان دین چنانچہ جناب موصوف آئے اور اونکو امان نامہ اس طور پر لکہہ دیا "بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاہل ایلیا انہم امنون علی دمائہم و اولادھم و نسائہم و جمیع کنائسہم لاتسکن و لاتہدم" (ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از عمر بن الخطاب اہل ایلیا (بیت المقدس) کیلئے یہہ ہے کہ بیشک ونکو اونکی جانون اور اولادون اور عورتون کو

امان دیجاتی ہے اور کل کنائس (گرجے) نہ تو آباد کیئے جائین گے اور نہ مسمار کیئے جائینگے)۔

اس کے بعد خلیفہ ثانی عمر ابن الخطابؓ بیت المقدس مین داخل ہوئے اور کلیسہ قمامہ کے صحن مین بیٹھے رہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے بطریق سے فرمایا کہ "نماز پڑھنا چاہتا ہون" بطریق نے عرض کیا "اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے" جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قمامہ کے باہر دروازہ پر تنہا نماز ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اگر مین کلیسہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بعد مسلمان اِس کلیسہ پر قبضہ کر لیتے اس حیلہ سے کہ عمرؓ نے یہین نماز پڑھی تہی" عمر ابن الخطابؓ نے علاوہ اوس امان نامہ کے یہہ بہی لکھہ دیا کہ قمامہ کے درجہ مین نہ تو نماز پڑہی جائے اور نہ اذان دیجائے اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمکو کوئی ایسا مقام بتاؤ جہان ہم مسجد بنائین بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا جسپر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جلشانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر ابن الخطابؓ نے صخرہ کو پسند فرمالیا او بنفسہ اوسکو صاف کرنے لگے آپکو صاف کرتے ہوئے دیکہکر اور مسلمانون نے بہی ہاتہہ لگا دیا فورًا دم زدن مین صاف ہو گیا عمر ابن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتہہ سے مسجد کی بنا ڈالی بعد ازان عمرو ابن العاصی کو مصر کے محاصرہ کرنے کو بہیجا اور اونکی مدد کو زبیر ابن العوام کو چار ہزار مسلمانون کا افسر مقرر کرکے روانہ کیا مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دیکر صلح کر لیا پہر عمرو ابن العاصی نے اس مہم سے فارغ ہوکر اسکندریہ کا رُخ کیا بعد چند ایام کے محاصرہ کے اوسکو بہی فتح کیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات

سنہ ۱۸ ہجری (مطابق ۶۳۹ء) مین بادشاہ روم (ہرقل) عیسائیان جزیرہ کی تحریک سے

سیحی لشکر لیکر حمص کیطرف بڑہا حمص مین اندنون ابو عبیدۃ بن الجراحؓ
موجود تہے اونہون نے ہرقل کو ہزیمت دی وہ میدان جنگ سے بہاگ کے
انطاکیہ کیطرف آیا۔ اسی اثنا مین مسلمانون کے نامی نامی سردار فلسطین
طبریہ اور کل ساحل فتح کر چکے تہے جس سے عرب متنصرہ غسان۔ لخم۔ جذام
مین ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تہا ماہاب بطریق اونکا افسر ہو کر
مسلمانان عرب سے لڑنے کو چلا منصور بن سرحون اپنے عامل دمشق سے
مالی مدد طلب کی منصور بن سرحون نے چونکہ اس سے پہلے سے کشیدہ خاطر تہا
مدد دینے سے انکار کیا ماہاب بطریق برہم ہو کر مسلمانان عرب سے اعراض
کر کے دمشق کے جانب بڑہا لیکن اسکی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچہہ
سوچ سمجہکر سامان رسد و غلہ لیکر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ سے جسوقت
یہہ مقام جابیہ خولان مین پہونچا اوسی روز شب کو لشکر روم بہی آگیا عامل
دمشق نے طبل اور بگل بجایا لشکر ماہاب نے یہہ خیال کر کے کہ یہہ لشکر
مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دونون مین خوب گہمسان لڑائی ہوئی
صدہا جانین ضایع ہو گئین ماہاب بطریق مارے شرم کے طور سینا پر چلا گیا
اور وہین راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے
منصور کے ہمراہ دمشق مین جا کر دم لیا مسلمانون نے مناسب موقع سمجہکر
دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسرے طرف سے رومیون نے بہی جمع ہو کر اوسکو
گہیر لیا بعد چہ مہینہ کے منصور عامل دمشق مجبور ہو کر خالد بن ولیدؓ
سے امان کا خواستگار ہوا خالد بن ولیدؓ نے اوسکو امان دیا اور رباب شرقی
سے شہر مین داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازون سے نکل کر
بہاگ گیا علاوہ خالد بن ولیدؓ کے اور امرائے اسلام جو دوسرے دروازون کے

بزور تیغ داخل ہوئے تھے اور اونکو اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے کسیقدر دمشق لوٹا گیا بعدازان اہل دمشق کو وہی رعایتین دیگئین جو اہل اسکندریہ کو عمرو ابن العاصی نے دی تھین۔

ہرقل کے بعد ان واقعات کے بعد ہرقل ۲۱ سنہ ہجری (مطابق ۶۴۱ سنہ عیسوی) مین اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مرگیا بجاے اسکے قسطنطینہ مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسکو چہہ مہینہ کے بعد اسکی کسی سوتیلی مان نے مار ڈالا تب بجاے اسکے ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا بعد چندے رومیون نے اسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور قسطنطینوس بن قسطنطین کو تخت حکومت پر بیٹھایا یہہ چہہ برس حکومت کرکے ۳۷ سنہ ہجری (مطابق ۶۵۷ سنہ عیسوی) مین ہلاک ہوگیا۔ اسی زمانہ مین امیر معاویہ نے ۲۴ سنہ ہجری مین بلاد روم پر چڑہائی کی وہ اندلون شام کے امیر تھے انہون نے اکثر شہرون کو فتح کیا بعد اسکے مسلمانون نے براہ دریا قبرص پر فوجکشی کی اکثر قلعات کو اوسکے فتح کرکے ۲۷ سنہ ہجری مین اہل قبرص پر جزیہ (خراج) قائم کیا۔ عمرو بن العاصی نے جسوقت اسکندریہ کو فتح کیا تہا تو بنیامین بطریق یعقوبیہ کو امان نامہ لکھہ دیا تہا چنانچہ وہ بعد تیرہ برس کے واپس آیا اسکو ہرقل نے اول ۳ سنہ ہجری مین اسکندریہ کا متولی کیا تہا جیساکہ ہمنے اس سے بیشتر بیان کیا لیکن جب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ زمانہ حصار قسطنطینہ مین قبضہ کرلیا تہا اور دس برس تک اوسکی وہان حکومت رہی تو اوسی زمانہ مین بنیامین روپوش ہوگیا تہا دس ۱۰ برس یہہ اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ مین غایب رہا پہر جب عمرو بن العاصی نے اوسکو امان دیا تو وہ اسکندریہ مین واپس آیا اور ۳۹ سنہ ہجری (مطابق

سنہ ۶۵۹ء عیسوی) مین مرگیا بجاے اسکے اغا لثوا اسکندریہ کے گرجا کا سترہ برس
عہدہ دار رہا اور جب قسطنطینوس بن قسطنطین سنہ ۳۷ ہجری (مطابق سنہ ۶۵۷ء)
مین ہلاک ہوا تو بجاے اس کے رومیون کا بادشاہ اسکا لڑکا یوطیانوس
بارہ برس تک رہا سنہ ۵۰ ہجری مین اسکے مرنیکے بعد طیباریوس بادشاہ ہوا
اسکی حکومت سات برس رہی اسی کے زمانہ مین یزید بن معاویہ نے بسرگروہی
عساکر اسلامیہ قسطنطینہ پر چڑہائی کی ایک مدت تک اوسکو محاصرہ مین رکہا
ابو ایوب انصاری اسکے حصار مین (شہید ہوے) اور وہین دفن کردیے گئے
بعد چند دنون کے محاصرہ کے یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر کے اس
امر پر صلح ہوئی کہ شام کے کل کنائس (گرجے) معطل کردیے جائین اور
کوئی شخص ابو ایوب کی قبر سے کچہہ تعرض نہ کرے۔ اس مصالحت کے ہوجانے
سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر سنہ ۵۸ ہجری (مطابق سنہ ۶۷۷ء)
مین مارڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطش قیصر جانشین ہوا اس کے
زمانہ حکومت مین اغا ثوا بطریق یعقوبیہ اسکندریہ مین مرگیا اور یوحنا
بطریق مقرر کیا گیا تہوڑے دنون کے بعد اوغسطش قیصر کو کسی خادم
نے مارڈالا بعدہ اسکا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا یہہ سنہ ۶۵ ہجری (مطابق
سنہ ۶۸۴ء) زمانہ حکومت عبد الملک بن مروان مین تہا عبد الملک بن مروان
نے اپنے عہد حکومت مین مسجد اقصی کو بڑہا یا صخرہ کو حرم مین داخل کرلیا بعد چندے
اصطفانیوس سے سلطنت چہین لی گئی اور لاون تخت حکومت پر بیٹہایا گیا
سنہ ۷۸ ہجری (مطابق سنہ ۶۹۷ء) مین مرگیا اور طیباریوس ثانی قسطنطینہ کا
بادشاہ ہوا سات برس اسکی حکومت رہی سنہ ۸۶ ہجری (مطابق سنہ ۷۰۵ء)
مین یہہ ہلاک ہوا اور یطیانوس حکمران مقرر کیا گیا یہہ زمانہ حکومت ولید

ابن عبد الملک مین تہا یہہ وہی شخص ہے جس نے دمشق مین جامع مسجد بنی امیہ
بنوایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر مین چارسو صندوقین صرف
کین ہر صندوق مین چودہ چودہ لاکہہ دینار تہے مسجد مین چہہ سو زنجیرین طلائی
قندیلون کے لٹکانے کو تہین زینت اور آرایش ایسی تہی کہ جس سے دیکہنے
والون کو چکاچوند ہوتا تہا اور سلمان فتنہ مین پڑتے تہے عمر بن عبد العزیز
نے اپنے زمانہ حکومت مین ان سب چیزون کو اوتار کر بیت المال مین داخل
کر دیا سنہ ۱۰۱ ہجری (مطابق سنہ ۷۱۹ع) مین سطیانوس کے بعد ڈیڑہ برس تک
تداوس حکمران رہا بعد ازان لاون ثانی چوبیس برس تک حکمرانی کرتا رہا
بعدہٗ اسکا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا سنہ ۱۱۳ ہجری مین ہشام بن عبد الملک
صائفہ یسرے اور اس کے بہائی سلیمان صائفہ یمنی نے رومیون پر
چڑہائی کی قسطنطین نے اوسکا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اسکا لشکر بے قابو
ہو کر بہاگ نکلا اور یہہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد چندے آزاد کر دیا گیا۔
زمانہ حکومت مروان بن محمد اور ولایت موسیٰ بن نصیر مین عیسائیان
اسکندریہ اور مصر تباہی اور ذلت مین پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق کا
گزران ہونے لگا جب اسکی خبر بادشاہ نوبہ کو پہونچی تو وہ ایک لاکہہ
فوج لیکر مصر پر چڑہ آیا لیکن عامل مصر کی تیزی و ہوشیاری سے بلاجدال
وقتال واپس گیا اور زمانہ ہشام بن عبد الملک مین فرقہ ملکیہ کے کنائس
(گرجے) گروہ یعقوبیہ کے ہاتہون سے نکال لئے گئے اور اونکا اونہین
کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا ان واقعات کے تمام ہونے پر قسطنطینہ
مین ایک غیر شخص جو خاندان شاہی سے نہ تہا جرجس نامی بادشاہ ہوا
اور نہایت ابتری اور سوء حالی سے زمانہ سفاح اور المنصور تک باقی رہا

اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاون بادشاہ ہوا اس نے
متعدد شہر آباد کئے اہل ارمینہ کو اون مین آباد کیا جب یہہ مرگیا تو لاون
بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ ہوا ۱۸۶ھ
(مطابق ۸۰۲ء) مین خلیفہ الرشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا
نغفور نے خراج دیکر صلح کر لیا خلیفہ الرشید مراجعت کر کے رقہ مین آیا
اور تا انقضاء موسم سرما یہین ٹھیرا رہا نغفور نے یہہ سمجھکر کہ خلیفہ الرشید
چلا گیا ہے عہد شکنی کی خلیفہ الرشید یہہ سنکر لوٹ پڑا اور نہایت سختی کے
ساتھہ اوس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا اس کے بعد
عساکر صائفہ درب صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز
گہوڑون کا جولان گاہ بنایا نغفور نے ہرچند اونکی مدافعت کی کوشش کی
لیکن اوسکی قسمت نے اوسکا ساتھہ نہ دیا مقام صنعاء مین نغفور کو ہزیمت
ہوئی چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہوکر میدان جنگ سے
جان بچا کر بہاگ نکلا پہر ۱۹۰ھ ہجری (مطابق ۸۰۵ء) مین خلیفہ الرشید
نے اسپر چڑہائی کی ایک لاکہہ تیس ہزار اس کے ہمراہ فوج تہی قلعہ ہرقلہ مین سب سے
پہلے اسی نے اسلامی جھنڈا گاڑا سولہ ہزار رومی علاوہ مجروحین کے قید کر لیے گئے
نغفور نے مجبور ہوکر جزیہ (خراج) دینا قبول کیا اور تا عمر اس عہد کی پابندی
کرتا رہا تا آنکہ زمانہ خلافت امین مین یہہ مرگیا اور بجائے اسکے استبراق قیصر تخت
نشین ہوا ۲۱۵ھ ہجری (مطابق ۸۳۰ء) مین پہر خلیفہ الرشید نے بلاد روم
حملہ کیا متعدد قلعات فتح کر کے دمشق مین واپس آیا پہر وہ یہہ خبر سنکر کہ بادشاہ
روم نے طرسوس اور مصیصہ پر حملہ کر کے تقریباً ایکہزار چہہ سو (۱۶۰۰) آدمیونکو مار ڈالا
ہے اوٹھہ کہڑا ہوا اور انطواغوا کا محاصرہ کر کے اوسکو بصلح و امان فتح کرلیا اور

المعتصم نے حملہ کرکے تقریبًا تیس ۳۰ قلعے رومیون سے چہین لئے اور یحیی بن اکثم نے رومیون کے بلاد کو خوب خوب پامال کیا اس کے بعد خلیفہ الرشید دمشق کیطرف لوٹا اور پہر بعد چندے بغرض جہاد بلاد روم مین داخل ہوا اپنے مولے (غلام آزاد) عجیف کو ایک دستہ فوج کا افسر مقرر کرکے شہر لولوہ کے محاصرہ کرنے کو بہیجا قیصر روم اس واقعہ سے مطلع ہوکر شہر لولوہ کے مدد کو آپہونچا الرشید نے عجیف کے مدد پر ایک دوسری فوج بہیجدی قیصر روم اپنے کو اون کے مقابلہ سے عاجز دیکہکر خائب وخاسر لوٹ آیا اور شہر بصلح فتح کرلیا گیا بعد اسکے الرشید نے سلقوس اور سبرہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو بسر گروہی عساکر اسلامیہ رومیون پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اس نے بہی رومیون کے شہرونکو لوٹا اور غارت کیا اور ایک شہر میل در میل آباد کیا اوس کے شہر پناہ کے چار دروازہ بنوائے بلاد روم کو تاحیات پامال کرتا رہا تا آنکہ بحالت جہاد سنہ ۲۱۸ ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا۔ سنہ ۲۲۳ ہجری (مطابق سنہ ۸۳۷ء) مین خلیفہ المعتصم نے عموریہ فتح کیا جسکا واقعہ اوسکے حالات مین لکہا جائیگا۔ انشاء اللہ

یہان تک تو ابن عمید کا کلام تہا ہم نے اسکی باتون مین بطارقہ کے حالات زمانہ فتح اسکندریہ سے نہ لکہا کیونکہ چندان اسکی ضرورت نہ تہی ہان اس سے کچہہ دلون پہلے بعد فتح اسکندریہ بطارلق اعظم جو اسکندریہ مین رہتا تہا اوسکی کرسی حکومت رومیہ مین مقرر کی گئی تہی اور وہ مذہب ملکیہ کا مقر تہا وہ لوگ اسکو البابا (پوپ) کہتے تہے جسکے معنی ابو الاباء ہین اور بلاد مصر مین ساکنین نصارے کا مذہب یعقوبیہ کا بطارلق رہنے لگا یہی ملوک نوبہ وحبشہ اور کل اس اطراف وجوانب کا مذہبی پیشوا مانا گیا۔

مسعودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے قیاصرہ روم کو اسی ترتیب سے

ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن عمید نے لکھا ہے لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ لوگون مین یون
مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ شیخین مین روم کا بادشاہ ہرقل تھا کتب سیر مین
یون بیان ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی ہے بعد ازان قیصر
بن قیصر زمانہ ابوبکرؓ مین بعدہ ہرقل بن قیصر عہد خلافت عمرؓ مین تھا یہی
قیصر زمانہ جنگ جدال ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور یزید بن ابی سفیانؓ
مین شام سے نکالا گیا ہے اور محض قسطنطنیہ کی حکومت اس کے قبضہ
مین اسوقت رہی ہے بعد اسکے مورق بن ہرقل زمانہ خلافت عثمانؓ مین
اور اس کے بعد مورق بن مورق زمانہ علیؓ اور معاویہؓ مین حکمران ہوا
ہے آخری زمانہ معاویہؓ اور یزید اور مروان بن الحکم مین قلفط بن مورق
نے بادشاہت کی ہے اس قیصر کے باپ مورق اور معاویہؓ سے مراسم خط
وکتابت قائم تھی مورق نے معاویہؓ کی حکومت اور شہادت عثمانؓ کی
پیشین گوئی کی تھی اور معاویہؓ کو اسکی اطلاع دیدی تھی جسوقت معاویہؓ
علیؓ سے لڑنے کو جارہے تھے اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا اور
معاویہؓ نے اوسکو تہدیداً بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دہمکی دی تھی
چنانچہ بعد اختتام جنگ (صفین) معاویہؓ نے بسر گروہی یزید ایک لشکر
قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا جسکے زمانہ حصار مین ابوایوب انصاری
شہید ہوئے الغرض قلفط بن مورق کے بعد لاون بن قلفط زمانہ
حکومت عبدالملک بن مروان مین اور بعد اس کے جیرون بن لاون
زمانۂ ولید اور سلیمان اور عمر ابن عبدالعزیز مین حکمران رہا ہے اسکے بعد
مسلمانون نے ہر چہار طرف سے اون کے بلاد پر براً و بحراً جہاد شروع
کردیا قسطنطنیہ کے دروازہ تک کو اپنے نوک دار نیزون سے صدمہ پہونچایا

ملوک روم ابتری کے حالت مین ہوگئے جرجبیس بن مرعش نامی ایک غیر شخص
(جو خاندان سلطنت سے نہ تہا) نو برس رومیون پر حکمرانی کرتارہا تا آنکہ
قسطنطین بن الیون تخت حکومت پر بیٹہا اسکی صغر سنی کیوجہ سے اسکی ماں
حکومت و انتظام سلطنت مین شریک رہی اس کے بعد نغفور بن استبراق
زمانہ حکومت الرشید مین تخت نشین ہوا نغفور اور الرشید مین باہم اکثر
لڑائیان ہوتی رہین تا آنکہ رشید کی سطوت اور رعب نے نغفور کو جزیہ
دینے پر مجبور کیا اور اسی امر پر فریقین مین مصالحت ہوئی پہر نغفور نے
عہد شکنی کی اور رشید اوس کے زیر کرنے پر آمادہ ہوا سنہ ۱۹۰ہجری مین اس نے
قلعہ ہرقلہ کو اوس سے فتح کر لیا تب نغفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا
اور تاحیات اپنے قول کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استبراق بن نغفور عہد حکومت
امین مین حکمران ہوا بعد چندے قسطنطین بن قلفط نے اسکو مغلوب کر دیا
اور خود زمانہ مامون مین حکومت کرتا رہا اسکے بعد نوفیل زمانہ خلافت
المعتصم مین گزرا ہے المعتصم نے اس سے عموریہ بزور تیغ فتح کیا اور اوسمین
جسقدر عیسائیون کو پایا اونکو قتل کر ڈالا بعدہ میخائیل بن نوفیل زمانہ
خلافت الواثق اور المتوکل اور المنتصر اور المستعین مین قیصر رہا پہر رومیون
مین ملک کے بارے مین باہمی نزاع ہو کر نوفیل بن میخائیل کو تخت پر بیٹہایا بعد
چندے شبیل صقلی اسپر متولی ہو گیا یہہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اس کا
زمانہ ایام المعتز اور المہتدی اور کسیقدر المعتمد مین گزرا اسکے بعد الیون
بن شبیل بقیہ ایام المعتمد اور ابتداء زمانہ حکومت المعتضد مین رہا پہر اس کا
بیٹا اسکندروس بادشاہ ہوا اسکی سیرت نامحمود تہی تہوڑے دنون کے بعد
معزول کر دیا گیا بجائے اسکے لاوی بن الیون اسکا بہائی قایم ہوا اسکا

ملک بقیہ ایام المعتضد والمکتفی اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا
اس کے مرنے کے وقت صرف ایک کمسن لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اسکی
کمسنی کیوجہ سے ارمنوس بطریق ملک کا انتظام کرنے لگا اور اپنی لڑکی سے اسکا
عقد کر دیا اس بطریق کو دمستق بھی کہتے تھے یہہ وہی شخص ہے جو سیف الدولہ
(بنی حمدون) والی شام سے لڑائی لڑا ہے اسکی حکومت بقیہ ایام المقتدر
اور القاہر اور الراضی اور المتقی تک باقی رہی اس کے بعد روم کی حکومت
نہایت ابتر ہوگئی بادشاہی خطاب سے قسطنطینہ میں ارمنوس یاد کیا جانے لگا
یہہ سب ملوک خلفاء اسلام کے باجگذار او مطیع تھے پھر اسکے بعد مسعودی کہتا ہے
کہ کل ملوک روم زمانہ قسطنطین میں ہلانہ سے اسوقت (یعنی ۳۳۲ھ)
تک اکتالیس نفر ہوئے پانچسو سات برس انکی حکومت رہی اس حساب سے زمانہ
ہجرت میں اونکی حکومت کی عمر ایکسو چہتر برس کی تھی - واللہ اعلم - انتہی
کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا) -

تاریخ ابن اثیر میں یہہ تحریر ہے کہ ارمانوس (ارمنوس بطریق) کے
مرنے کے بعد اس کے دو لڑکے کمسن موجود تھے دمستق[۱] قوقاش نے اسی کے
زمانہ میں ملطیہ سنہ ۳۲۲ ہجری (مطابق سنہ ۹۳۳ء) میں بامان کیلیا تھا تغور اسلام کا

---

[۱] دمستق قوقاش کے ہمراہ پچاس ہزار رومی لشکر تھا ایک مدت تک یہہ ملطیہ کا محاصرہ کیے رہا
طول محاصرہ سے اکثر اہل ملطیہ بھوکوں مرگئے انجام کار غرہ جمادی الثانی سنہ ۳۲۲ ہجری میں اسطرح
بہ امان ملطیہ پر قبضہ حاصل کیا کہ اسنے میدان میں دو خیمے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تھا اور
دوسرا بلا نشان کے تھا باہر کہڑا یہہ خود کہہ رہا تھا کہ جو شخص نصرانیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کیطرف جائے
تاکہ اوسکے اہل و عیال اوس سے ملا دیے جائیں اور جو شخص مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ میں جاوے اوسکو
ذاتی امان حاصل ہے اونکو اونکے اہل و عیال اور مال و اسباب نہ دیا جائیگا اوسکے علاوہ اوسنے اور بھی
افعال و حرکات ناپسندیدہ کیے تھے جنکا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے -

اندلون سیف الدولہ بن حمدون مالک تہا جب فوقاش نے علاوہ ملطیہ
کے مقامات مرعش وعزبیہ اور اوسکے قلعات کو فتح کرلیا اور مکرر سہ کر طرسوس پر
حملہ کیا تو سیف الدولہ نے اسکے ملک پر فوجکشی کی خرشنہ۔ صارخہ کو اوس کے
قبضہ سے نکال لیا اکثر شہرون کو اون کے پامال او رستعدد قلعات کو فتح
کرکے واپس آیا ارمانوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پریشان ہوکر
نغفور[1] کو دستق مقرر کیا دستق کے معنی ہین خلیج شرقی کے مالک کے جس کے
حکمران اندلون بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہین پس نغفور۔ دستق۔
ہونے کے بعد بلاد اسلام کیطرف چلا گیا اسی اثنا مین ارمانوس دو چھوٹے
چھوٹے لڑکے چھوڑ کر مر گیا جب یہہ واپس آیا تو امرار روم نے مجتمع ہوکر
تاج شاہی اس کے سر پر رکہا اور ارمانوس کے لڑکون کے انتظام و تدبیر
کے لئے اسکو مقرر کیا ۳۵۱ھ ہجری (مطابق ۹۶۲ء) مین اس نے حلب پر حملہ کیا
سیف الدولہ کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی شہر پر نغفور دستق کا قبضہ ہوگیا
لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانون ہی کا قبضہ رہا قلعہ کے اثنار محاصرہ مین اسکا
ہمشیرہ زادہ مارا گیا جس سے اس نے برہم ہوکر کل اون مسلمان قیدیون کو
شہید کر ڈالا جو اسکے قید مین تہے بعد اسکے ۳۵۶ھ ہجری (مطابق ۹۶۶ء)
مین اس نے قیساریہ کے قریب ایک جدید شہر (بغرض نقصان رسانی
بلاد اسلامیہ) آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے

---

[1] نغفور نصرانی الاصل نہ تہا بلکہ یہہ ایک مسلمان کا لڑکا تہا لیکن نصرانی ہو گیا تہا اہل طرسوس
اسکو ابن فقاس کہتے تہے اس نے بعد قتل قیصر روم اوسکی بی بی سے عقد کرلیا تہا جب اس نے
اس کے دونون لڑکون کو (جو نسل قیصر سے تہے) مارنا چاہا تو اسکی مان نے بسازش اس کو
قتل کرادیا۔

اوسپر بہ امان قبضہ حاصل کرکے مصیصہ کو بزور تیغ فتح کرلیا بعد ازان اس نے
اپنے بہائی کو دوبارہ ۳۵۹ سنہ ہجری مین حلب کیطرف روانہ کیا ابو المعالی
بن سیف الدولہ شکست کہا کر بہاگ گیا۔ فرغویہ نے بعد اس کے کہ قلعہ پر
اسکا قبضہ ہونے پایا تہا صلح کرلی جب یہہ حلب سے واپس ہوا تو ارمانوس
کی بی بی (جسکے دو لون لڑکے نغفور دستق کے کفالت مین تہے) نغفور سے
رنجیدہ ہوگئی ابن الشمیشق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۰ سنہ ہجری (مطابق ۹۶۹ سنہ ع)
مین نغفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شبیل کو تخت نشین کردیا اور خود
دستق ہوکر انتظام سلطنت کرنے لگا ارمیا فارقین اور اس کے اطراف
وجوانب پر بدفعات حملے کئے ابو تغلب بن حمدان والی موصل نے کسی قدر
مال دیکر اسکو ٹال دیا پہر اس نے ۳۶۲ سنہ ہجری (مطابق ۹۷۲ سنہ ع) مین بلاد
اسلامیہ کیطرف خروج کیا ابو تغلب نے اپنے چچا ابو عبد اللہ بن حمدان کے
لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بہیجا اس نے اوسکو شکست دیکر گرفتار کرلیا پہر بعد
چندے آزاد کردیا۔ شبیل کے ماموں نے (جو اس کے وزارت کا کام کررہا
تہا) ابن الشمیشق کو زہر دیکر مار ڈالا بعد اس کے شبیل بن ارمانوس نے
سقلاروس کو دستق مقرر کیا ۳۶۵ سنہ ہجری (مطابق ۹۷۵ سنہ ع) مین اس نے
بغاوت کی سلطنت کا مدعی ہوا شبیل نے اسکو زیر کیا پہر اسیر بامداد
ابو تغلب بن حمدان ورد بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شبیل کو
پے در پے ہزیمت ہوئی اکثر بلاد پر ورد بن منیر نے قبضہ کرلیا شبیل نے
بمجبوری وردلیس لاون (یعنی برادرزادہ نغفور) کو قید سے نکال کر
ورد بن منیر کے مقابلہ پر بہیجا ورد بن منیر کو اس معرکہ مین شکست ہوئی
میدان جنگ سے بہاگ کر میا فارقین مین عضد الدولہ کے پاس جاکر

پناہ گزین ہوا شبیل نے عضد الدولہ سے اس کے بارے مین خط و کتابت
کی عضد الدولہ نے وردلیس کو بحکمت عملی گرفتار کر کے بغداد بہیجدیا پہر اسکے
لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ برس کے بعد اسکو اس شرط سے آزاد کر دیا
کہ مسلمان قیدیون کو قید سے رہا کر دے اور چند قلعات بلاد روم سے
دست کش ہو جائے اور آیندہ بلاد اسلام پر کسی قسم کی دست درازی نکرے
وردلیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر مستولی ہوا پہر قسطنطنیہ کا جا کر محاصرہ کیا
اسی اثناء مین وردلیس مارا گیا شبیل اور ورد مین مصالحت ہو گئی بعد چندے
ورد مر گیا تو شبیل اوس کے مقبوضات پر مستولی ہو کر بلغار پر چڑہ گیا اور
اون کے ملک پر قبضہ حاصل کر کے چالیس برس تک اونپر حکمرانی کرتا رہا
سنہ ۳۸۱ ہجری (مطابق سنہ ۹۹۱ء) مین منجوتکین والی دمشق نے خلیفہ مصر کے
جانب سے اوسپر حملہ کیا شبیل ہزیمت پا کر ابو الفضایل بن سیف الدولہ کے
پاس جا کر پناہ گزین ہوا منجوتکین لوٹ کر دمشق آیا پہر وہان سے حمص
اور شیرز پر جا پہونچا اور اوسپر بزور قبضہ حاصل کر لیا پہر اوس نے
طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دیگر صلح کر لیا پہر دوقس
دمستق نے خروج کیا والی مصر نے ابو عبد اللہ بن ناصر الدولہ بن حمدان
کو اسکے مقابلہ پر روانہ کیا دوقس دمستق کو ہزیمت ہوئی اور اثناء دار وگیر
مین مارا گیا ان واقعات کے بعد شبیل سنہ ۴۱۱ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۱۹ء)
مین مر گیا اس کے بعد قسطنطین اسکا بہائی نو برس تک حکمران رہا اسکے
مرنے کے بعد تین لڑکیان اسکے خاندان کی باقی رہین سب سے بڑی لڑکی
تخت نشین کی گئی اس نے اپنے مامون زاد بہائی کو اپنے ملک کا منتظم
و منصرم مقرر کیا اور اوس کے ساتہہ شادی کر لی اسوجہ سے مملکت روم پ

یہہ مستولی ہوگیا لیکن خود اس کے ماموں میخائیل کو اس کے مزاج میں بعجلد سوخ ہوگیا
بلکہ اس کے طرف مایل ہوگئی اور میخائیل نے بسازش ملکہ ارمانوس (اپنے
ماموں) کو قتل کرکے اوس کے مقبوضات پر مستولی ہوگیا پھر اس نے سنہ ۲۲ہجری
میں ابن مروان کو شکست دیکر الرہا اور سروج پر قبضہ کرلیا دربری نے
خلافت علویہ کیطرف سے اسکا مقابلہ کرکے پسپا کردیا اس کے بعد رومیوں نے
بلاد اسلام کیطرف خروج کرنے سے اقتصار کیا اور میخائیل نے تقریباً کل
مدعیان سلطنت کو گرفتار کرلیا اور اپنی نیک سیرتی سے اہل ملک کو خوش کرنے لگا
بعد چندے اپنی بی بی سے نزع سلطنت کرکے مستقل حکمرانی کرنے کا مدعی ہوا
اسکی بی بی نے انکار کیا تب میخائیل نے اپنی بی بی کو کسی جزیرہ میں جلاوطن
کرکے بہیجدیا اور خود رومی حکومت پر سنہ ۳۳ ہجری میں متولی ہوگیا اس فعل سے
بعض بطارقہ برہم ہوئے اور اونکو اسکی یہہ حرکت شاق گزری میخائیل نے
درپردہ اوس کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اسکی خبر بطریق کو ہوگئی
بطریق نے گرجا میں کہڑے ہوکر میخائیل سے نزع سلطنت کا حکم دیدیا اور اوسکو
قلعہ میں گہیر کے اوس کے جلاوطن ملکہ کو بلا لیا میخائیل اپنی حکمت عملی سے
محاصرہ سے نکل آیا اور ملکہ (اپنی بی بی) کو بدستور جلاوطن کردیا اسکے
بعد کل بطارقہ اور عوام الناس رومیون نے متفق ہوکر ملکہ بنت قسطنطین
(زوجہ میخائیل) کو تخت سے اوتار کر اسکی دوسری بہن تدورہ کو تخت نشین
کرکے میخائیل کے سپرد کردیا پھر ہوا خواہان تدورہ اور میخائیل میں نزاع پیدا
ہوگئی اور یہہ فساد ایک مدت تک قائم رہا رومیون نے گہبرا کر اس امر پر
اتفاق کرلیا کہ جو شخص اس فساد کو فرو کردے وہی روم کا بادشاہ بنایا جاے
چنانچہ مدعیان سلطنت کے نام قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ میں نکلا

اوریہی اوسکا حکمران بنایا گیا اور تودورہ سے اسکی شادی کردیگئی یہہ واقعہ
سنہ ۴۳۴ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۴۲ع) کا ہے سنہ ۴۴۶ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۵۴ع) مین
قسطنطین کے مرنے کے بعد ارمانوس حکمران ہوا اسکا زمانہ ظہور دولت شلجوقیہ
اور اوس زمانہ کا مقارن ہے جبکہ طغرلبک بغداد پر مستولی ہوا تہا ان
دونون حکمرانون نے پہر اسپر آذربایجان کیطرف سے جہاد شروع کردیا
اسکا لڑکا البارسلان (الپرسلان) نے بلاد کرخ کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا
رومیون کے آباد بلاد کو پامال کیا اور رومیون نے منبج پر چڑہائی کی ابن
مرداس اور ابن حسان اور عرب کے لشکر کو ہزیمت ہوئی البارسلان یہہ
سنکر سنہ ۴۶۳ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۷۰ع) مین رومیون کیطرف بڑہا ارمانوس
دو لاکہہ فوج رومی اور عرب اور دوس اور کرخ کی لیکر نواح ارمنیہ سے نکلکر
اسکے مقابلہ پر آیا اور ایک خونریز لڑائی لڑا لیکن کہیت مسلمانون ہی کے
ہاتہہ رہا اثناء لڑائی مین مسلمانون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا بعد چندے بمصالحت
[illegible]
مین دوبارہ میخائیل مملکت روم پر مستولی ہوگیا تہا جب یہہ قید سے رہا ہوکر
قسطنطنیہ مین پہونچا تو میخائیل نے اسکو داخل ہونے دیا اور خود اون
شرائط صلح کا پابند ہوگیا جو ارمانوس اور البارسلان سے طے پائے تہے
ارمانوس غریب (جسنے بمجبوری سلطنت ترک کی تہی) راہب ہوگیا اور اسی
حالتمین مرگیا۔ انتہی کلام ابن الاثیر (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)۔

ان واقعات کے بعد ملک الافرنج (شاہ فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا
اور وہ رومتہ وغیرہ کے حکومت پر مستولی ہونے کا مدعی ہوا۔ روم نے جسوقت
نصرانیت اختیار کی تہی تو اونہون نے اور اقوام کو جو انکے ہمسایہ تہین

بجبر واکراہ عیسائی بنایا منجملہ اون کے اہلِ ارمن ہین (جنکا نسب اس سے
پیشتر ناحوز برادر جناب ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کرچکے ہین) انکا ملک
ارمینہ اور دار السلطنت خلاط ہے۔ اور اہلِ گرج بہی ہین (جوکہ روم
کی ایک شاخ ہین) یہہ خرزمین مابین ارمینہ اور قسطنطنیہ کے شمالاً دشوار گزار
پہاڑون مین رہتے تہے اور چرکش بہی ہین (جوکہ ترک کے شعوب سے ہین)
یہہ لوگ دریاے نیطش کے شرقی کنارے کے پہاڑیون مین فرو کش تہے
اور اہلِ روس بہی اونہین مین سے ہین جو جزایر دریاے نیطش اور
اوس کے شمالی کنارے مین آباد ہین اور بلغاری (جو دریاے نیطش
کے شمالی ساحل پر ہین) اور برجان ہین (جو جانب شمال آباد ہین جنکا حال
بوجہ بُعد معلوم نہین ہوسکا) یہہ سب ترک کی شاخین ہین عیسائیون کو
سب سے زیادہ ترقی فرانسوی قوم سے ہوئی انکا دار السلطنت فرنجہ یا فرنسہ
(یعنی پیرس) مین ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جسکے مغرب مین جزیرہ
اندلس ہے۔ اِن دونون مقامات کو چند پہاڑ اور دشوار گزار گہاٹیان
ایک دوسرے سے جدا کرتی ہین جسکو وہ لوگ البون کے نام سے موسوم
کرتے ہین اسمین جلالقہ آباد ہین جو بذاتہ افرنج (فرانس) کی ایک شاخ
ہین شاہ فرانس کل اون ملوک سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریاے
رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہین یہہ اکثر جزائر بحریہ مثلاً صقلیہ۔
قبرص۔ اقریطش۔ جنوا اور بلاد اندلس مین برشلونہ تک پر مستولی ہین
بعد حکومت قیاصرہ اول انہین کی حکومت کا سکہ چلا تہا انہین کے گروہ
سے نبادقہ ہین یہہ لوگ اوس خلیج پر رہتے ہین جو بحر روم سے سات سو
میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کے جانب نکلا ہے یہہ خلیج۔ خلیج قسطنطنیہ کے

مقابل بلاد جنوا سے آٹھہ منزل پر واقع ہے اسکے بعد شہر رومہ ہے جو ان کے
بادشاہ کا دار الحکومت اور بطریق اکبر کا (جسکو یہہ الباپا کہتے ہین) مقرر
مقام ہے افرنجہ ہی گروہ مین جلالقہ بہی داخل ہین انکا مسکن بلاد اندلس
ہے یہہ سب اور نیز اُمم سوادان وجبشہ ونوبہ اور جو امرا و ملوک حکومت
روم کے ماتحت تہے مثلاً برابرہ مغرب مین اور نفراوہ وہوارہ افریقہ
مین اور مصامدہ مغرب اقصیٰ مین باتباع ملوک روم نصرانی ہوگئے لیکن جب
اللہ جلشانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اسکا دین کل ادیان پر غالب ہوا
تو اوس نے پہلے کل حدود جنوبیہ شام ومصر وافریقہ ومغرب سے ملوک
روم کی حکومت چہین لی جنکی سلطنت کل بحر رومی پر پہیلی ہوئی تہی اور
نیز وہ خلیج طنجہ سے عبور کرکے اندلس کو قوط (گاتہہ) اور جلالقہ کے قبضہ سے
نکال لیا اسوقت ملوک روم کی حکومت ایک اعلی درجہ تک پہونچکر ضعیف ہوگئی
بعد اس کے افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزایر مین عرب سے زمانہٴ
عبدالرحمن وابنا عبدالرحمن سے اندلس مین اور عبداللہ وپسران
عبداللہ شیعی سے افریقہ مین معرکہ آرائیان کین اور اون جزایر بحر رومی
(جنپر وہ حکمرانی کررہے تہے) مثل صقلیہ وبورقہ ودانیہ وغیرہ کو اون
سے چہین لیا اسی زمانہ سے حکومت ملوک روم کی ضعیف ہوگئی اور افرنجہ
کے قدم سلطنت پر جمتے گئے تا آنکہ کل اون بلاد اور جزایر بحر کو جنپر مسلمانون
نے ان سے قبضہ حاصل کرلیا تہا پہر لیلیا لیکن تقریباً چودہ منزل طولاً بحر رومی
اسلامی بہیرہ اُوڑتا رہا اسکے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور
بیت المقدس کیطرف رُخ کیا (جو ان کے دین کا مطلع اور انکے انبیا کی
مسجد تہی) چنانچہ اونہون نے پانچوین صدی کے آخری مین اوسپر قبضہ

جا حاصل کرکے سواحل اور قلعات اور بلاد اسلامیہ کیطرف بڑہے بیان کیا جاتا
ہے کہ المستنصر عبیدی نے انکو اس امر پر جرات دلائی تہی اور اوسی نے
ملوک سلجوقیہ کی حکومت وسلطنت کو بڑہتے ہوئے دیکہکر براہ رشک وحسد
انکو بلاد اسلامیہ پر حملہ کرنے کو بُلایا تہا اندلون فرانس کا بادشاہ یرودبل تہا
اور اسکا داماد زجار حکمران صقلیہ اسکا ماتحت ومطیع تہا ان دونون نے
فوجین آراستہ کرکے بقصد بلاد اسلامیہ براہ قسطنطینہ سنہ ۴۹۱ ہجری مین اپنے
ممالک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے اونکو اپنے ملک سے گزرجانیکی اجازت
نہ دی جب اونہون نے انکو ملطیہ بشرط فتح دینے کہا تو راستہ دیدیا چنانچہ یہہ
دونون بعد طے مراحل وقطع منازل بلاد ابن قلطمش کے قریب پہونچے ابن
قلطمش اندلون مرسیہ اور ارزن اور اقصر اور سیواس وغیرہ پر متولی ہو رہے
تہے اتفاق زمانہ سے اون دونون کو بلاد اسلامیہ تک پہونچنے کی نوبت نہ
آئی درمیان ہی مین انمین اور رومیون مین نزاع پیدا ہوگئی اور ان
مین سے ہر ایک نے ملوک اسلام سے سازش پیدا کرنا شروع کردیا یہہ فتنہ
وفساد تقریباً ایک صدی تک قائم رہا ملوک روم کی حکومت مضمحل اور
اوس کے قوی ضعیف ہوگئے زجار والی صقلیہ آے دن قسطنطینہ پر
حملہ کرنے کو تُلا رہتا تہا بحر روم مین جو کشتیان (خواہ وہ تجارتی ہوتین
یا شاہی ہوتین) پاجاتا گرفتار کرلیجاتا تہا اسکا بحری جنگی سپہ سالار جرجی بن
میخائیل نے ۴۴۳ھ ہجری مین قسطنطینہ کے مینا تک پہونچکر شاہی محل پر آتشباری
کی یہہ زمانہ رومیون کے ابتری اور تباہی کا تہا اسکے بعد فرانس نے
آخری چہٹی صدی مین پہر قسطنطینہ پر استیلاء حاصل کیا اسی زمانہ مین
رومی بادشاہ قسطنطینہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہ دی ان

واقعات کے چند دنون کے بعد رومی بادشاہ کے بہائی نے سر اوٹہایا اور
دفعۃً حملہ کرکے اوسکو تخت سے اوتار کر خود حکمران بن بیٹہا رومی بادشاہ کا
لڑکا شاہ فرانس کے پاس مستغیث ہو کر گیا اگرچہ اسکے پہونچنے سے پہلے اوس نے
جنگی کشتیان دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ کردیا تہا (اس
معرکہ مین دوقس صاحب مراکب بحریہ اور مرکش سپہ سالار فرانس اور
ان سب کا افسر اعلیٰ کید فلید شریک تہا) لیکن بادشاہ فرانس نے ان کو
پہلے قسطنطنیہ کیطرف جانیکا حکم دیا اور باہم چچا اور بہتیجے مین مصالحت کرا دینے
کی تاکید کی۔ جب یہہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہونچے تو موجودہ رومی بادشاہ
نے ان سے معرکہ آرائی کی یہہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر مین داخل ہوگئے
موجودہ رومی بادشاہ بہاگ گیا شہر کے بعض محلون کو انہون نے جلا دیا
اور لڑکے کو تخت حکومت پر بیٹہا دیا اس رد و بدل کا اثر شہر اور اہل شہر پر
بہت برا پڑا اوباشون نے کنائس کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیون کے
چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہو کر اس لڑکے کو تخت سے اوتار دیا اور
دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کرکے تخت پر بیٹہایا فرانس کو جب یہہ معلوم ہوا
تو اوس نے پہر انکا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیج ارسلان
والی قونیہ و بلاد روم شرقی خلیج کو اپنے امداد پر اوبہارا لیکن اسکے پہونچنے سے
پہلے اون فرانسیسیون نے بلطائف الحیل شہر پناہ کا دروازہ کہول دیا
جو اوسوقت شہر مین موجود تہے پہر کیا تہا لشکر فرانس نے شہر مین داخل ہوکر
آٹہہ روز تک قتل و غارت کا بازار گرم کر رکہا رومی کنیسہ عظمیٰ موسومہ بہ
"صموقیا" مین جان کے خوف سے جا چہپے ایک گروہ قسیسین اور اساقفہ
اور رہبان کا انجیل او صلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتے ہوئے نکلے

لیکن اہلِ فرانس نے نہ تو اون کے ہمذہب ہونے کا کچھہ خیال کیا اور نہ اونکے
عہد و پیمان پر نظر کیا سبھون کو دم زدن مین قتل کر ڈالا اس کے بعد اہل فرانس
نے قسطنطینہ کے شاہی کے لئے قرعہ ڈالا کید فلید کا نام قرعہ مین نکلا چنانچہ یہی
قسطنطینہ اور اوس کے متعلقات کا بادشاہ ہوا اور دوقس بناوقہ جزایر
بحریہ مثل اقریطش و رودس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار اون بلاد کا
حکمران ہوا جو خلیج کے شرقی جانب واقع ہین ان واقعات کے بعد روم کا ایک
بطریق لشکری نامی شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسیسیون کو وہان سے
نکال دیا اس کے بعد قسطنطینہ پر میخائیل نامی ایک شخص مستولی ہوا پھر
اوس نے از سر نو قسطنطینہ کو آباد کیا اور فرانسیسی کشتیون پر سوار ہو کر بھاگ
گئے اس نے اوس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطینہ پر حکمرانی
کر رہا تہا اس نے منصور قلاون والی حال مصر و شام سے صلح کر لیا سنہ ۶۸۱ھ
(مطابق سنہ ۱۲۸۲ع) مین اس کے مرنے کے بعد اسکالڈ کا ماند تخت نشین ہوا
اسکا لقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور تہا۔ دولت بنی قلیچ
ارسلان کے منقرض ہونے کے بعد اونکی سلطنت و ممالک کے مالک تتر ہوئے
جیسا کہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرین گے اور بنو لشکری اسی زمانہ تک
قسطنطینہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت تتر کے منقضی ہونے
بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان جق امیر الترکمان حکمران ہوا اور اسکی اولاد کو قدرت
تک قسطنطینہ اور اوس کے جمیع اطراف و جوانب پر مستحکم اور متصرف ہے ہذا
ما بلغنا من اخبار الروم من اول دولتہم مع یونان و القیاصرة لہذا العہد و اللہ
وارث الارض و من علیہا و ہو خیر الوارثین۔

اخبار قوم قوط (گاتھہ) ملوک اندلس

تا زمان فتح اسلامی

یہہ گروہ بہی منجملہ اون استون کے ہے جنکی عظیم الشان دولتین دُوَلِ طبقہ ثانیہ عرب کے معاصر رہے ہین ہم نے لاطینون کے بعد انکا تذکرہ اسوجہ سے کیا ہے کہ انکو حکومت وسلطنت اونہین مین سے حاصل ہوئی تہی جیسا کہ اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین۔ زمانۂ قدیم مین یہہ گروہ سیتیین کے نام سے معروف تہا اس نظر سے کہ مابین فارس او ریونان کے مشرق مین اس نے اس سرزمین کو آباد کیا تہا نسباً انکو صین (چین) سے تعلق ہے یہہ ماغوغ بن یافث کے اولاد سے ہین ملوک سُریانین سے اور ران سے اکثر محاربے پیش آئے مومن مالی بادشاہ سریان نے زمانۂ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین انپر حملہ کیا تہا اور انہون نے اونکی مدافعت کی تہی پہر زمانہ تخریب بیت المقدس اور ایام بنا روما مین یہہ فارس سے بہی لڑے تہے پہر جب انپر اسکندر غالب آیا تو یہہ اوس کے محکوم ہو کر قبایل روم اور یونان مین شامل ہو گئے بعد مرور ایام و زمانہ اسکندر جب رومیون کی حکومت مضمحل ہو گئی تو انہون نے غریقیون کے بلاد اور نیز مقدونیہ اور نبطر پر زمانہ غلینوس بن بارایان قیصر مین قبضہ کر لیا ایک مدت تک انمین باہم لڑائی قائم رہی اس کے بعد پہر قیاصرہ نے انکو مغلوب اور زیر کر لیا پہر جب قیاصرہ کا دار الحکومت قسطنطینہ مین آرہا اور اونکی قوت رومہ مین گہٹ گئی تو پہر قوط (گاتھہ) نے رومہ پر حملہ کر دیا اور بجبر اوسپر قبضہ حاصل کر لیا پہر زمانہ طودوشیش بن ارکادش مین متعدد لڑائیون کے بعد رُومہ سے نکالے گئے

اس زمانہ مین اونکا سردار النطرک تہا یہہ طودوشیلیش ہی کے زمانہ مین مرگیا
اس نے اپنے کو ملوک رومہ کے نام سے موسوم کرنا چاہا تہا لیکن کامیاب نہوا
پہر رومانیون سے اور اس سے اس امر پر مصالحت ہوئی کہ بلاد اندلس سے
جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا مستقل حکمران یہہ خود رہے یہہ مصالحت اسوجہ
سے رومانیون نے کرلی تہی کہ انکی حکومت اندلس مین ضعیف ہو گئی تہی غریقیون
کے تین گروہ ابیون ۔ شوابیون ۔ قندلس نے پہونچکر باہم اوسکو تقسیم کرلیا تہا
قندلس ہی کے نام سے اندلس موسوم ہوا اندلس مین ان سے پہلے اربار یون
حکمرانی کر رہے تہے جو طوال بن یافث کے اولاد سے ہین یہہ نسبًا انطالیس
کے بہائی ہین بعد طوفان کے یہہ اسی مقام پر آباد ہوئے اور ایک زمانہ تک
رومہ کے حکومت کے مطیع رہے تا آنکہ ان غریقیون نے اسپر قبضہ حاصل کیا
جس زمانہ مین قوط رگا تہہ نے شہر رومہ پر حملہ کیا اور اُن امتون کو مغلوب
کردیا جو طوال کے اولاد سے ہنین بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ اغریقی طوال
بن یافث کے اولاد سے ہین ۔ واللہ اعلم

ان لوگون نے اس ملک کو یون تقسیم کیا تہا کہ قندلس نے جلیقیہ کو
اور شبونہ نے مارده ۔ طلیطلہ اور شوالش نے مرسیہ کو لیلیا اشبیلیہ ۔
قرطبہ ۔ جیان ۔ طالعہ پر ابیق نے قبضہ کرلیا انکا سردار غندریقش برادر
لشتیقش تہا جس زمانہ مین رومہ پر قوط نے حملہ کیا تہا ۔ اسکی حکومت چالیس
برس تک رہی بعدازان طشریک بادشاہ ہوا اسکو رومانیون نے قتل کرکے
بجائے اسکے ماستہ کو قائم کیا تین برس تک یہہ بادشاہ رہا اسکی بہن کا عقد
طودوشیش بادشاہ رومہ سے ہوا طودوشیش نے اس سے اس شرط پر
مصالحت کرلی تہی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا حکمران

یہہ خود رہے پہر اس کے مرنے کے بعد لزریق تیرہ برس تک حکمران رہا یہہ وہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑہائی کی اور راوس کے بادشاہ کو قتل کر کے کل اون طوایف الملوک کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پیشتر وہان موجود تہے لزریق کے بعد طوردیق سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعد چندے بستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی اسکی بغاوت کے فرو کرنے کے بعد طوردیق مرگیا بعد اسکے دیک تئیس ۲۳ برس تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانہ مین شاہ افرنج (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کے پورا کرنے کو ایک کثیر التعداد لشکر مجتمع کیا دیک کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے انکے خروج سے پہلے قوط کو مجتمع کر کے فرانس پر حملہ کر دیا اور بیخوف وخطر اون کے ملک مین گہستا چلا گیا اہل فرانس نے اسکو دور از دیار وامصار پا کر گرفتار کر لیا اسکو اور اس کے عام مصاحبین کو قتل کر ڈالا۔

اس سے پیشتر اخبار دولت بلنسیان بن قسطنطین (قیاصرہ متنصرہ) مین ہم بیان کر چکے ہین کہ اندلس مین داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تہے ایک گروہ اندلس کیطرف چلا آیا اور دوسرا اطراف رومہ مین مقیم رہا جب اس گروہ کو دیک والی اندلس کی حالت سے آگاہی ہوئی تو اوسنے بمشورہ اپنے امیر طودریک فرانس پر حملہ کر دیا اور بلاد اندلس مین جسقدر اس قوم کے لوگ آباد تہے اونہون نے اسکی موافقت کر کے فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا بعد اختتام جنگ والی اندلس دیک کے لڑکے اشتریک کو تخت نشین کر کے اپنے ملک کو واپس آیا اس کے بعد پہر فرانس نے اشتریک پر چڑہائی کی اور مقام طلوسہ مین اوسکو فاش ہزیمت دی

پانچ برس حکومت کرکے اشتربک مرگیا بجائے اس کے لبشلیقش چار برس بعدہ
طودریق اکسہٹہ ۱۱ برس حکمران رہا طودریق کو خود اس کے کسی مصاحب نے
اشبیلیہ مین مارڈالا تب بجاے اسکے ابرلیق پانچ برس بعدہ طودس
تیرہ ۱۳ برس اور طودشکل دو برس زان بعد ایلہ پانچ برس یکے بعد دیگرے
حکمران رہے اس کے زمانہ مین اہل قرطبیہ باغی ہوگئے تہے اس سے اور
ان سے لڑائیان ہوئین بعدہ طینجا دپندرہ ۱۵ برس بہوکہ ایک برس لوبلیدہ
اٹہارہ ۱۸ برس بادشاہت کرتے رہے اسکے زمانہ مین اطراف وجوانب مین
بغاوت پہوٹ نکلی اس نے ادسکو نہایت خوبی سے فرو کیا پہر عیسائیون
سے اور اس سے مسئلہ توحید (تثلیث) پر جہگڑا ہوا جسکے اثناء مین یہہ مارا گیا
اور بجائے اس کے اسکا لڑکا زدریق سولہ برس بادشاہ رہا یہہ نصرانیون
کی توحید مثلث کا معتقد اور رقائل ہوگیا اس نے قرطبہ مین اپنے نام
سے دو ایک شہر آباد کیے جب اسکا بہی خاتمہ ہوگیا تو قوط (گاتہہ) پر یہو
نے دو برس تبدیلقا عندمارنے دو برس شیشوط نے اسّی برس یکے بعد
دیگرے حسب ترتیب حکومت کی اسی کے زمانہ مین قسطنطنیہ اور شام کا
حکمران ہرقل تہا جس کے عہد حکومت مین ہجرت واقع ہوئی تہی شیشوط
کے مرنے پر زدریق ثانی تین مہینے شتلہ تین برس سنشادس پانچ برس
خنشوند سات برس جنشوند تیئیس ۲۳ برس بترتیب مسطور بادشاہت و
حکومت پر قائم رہے اسیکے زمانۂ حکومت سے قوط کے قوائے حکمرانی ضعیف
اور مضمحل ہوگئے بعد ازان مانیہ آٹہہ برس بعدہ لوری آٹہہ برس ریقہ
سولہ برس غنطسہ چودہ برس حکمران رہا ان کے بعد زدریق ثالث نے دو
برس بادشاہت کی یہہ وہی شخص ہے جسپر مسلمانون نے حملہ کیا تہا اور

اسکے زمانہ مین اندلس مین قوط مغلوب ہوئے تہے اور اسلامی پھریرہ اندلس کی پہاڑیون پر اوڑایا گیا تہا جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح اندلس بیان کرینگے۔ انشاء اللہ

قوم قوط (گاتہہ) کی یہہ خبرین ہمنے ہیرو شیوش کے کلام سے نقل کیا ہے اور وہی ہمارے نزدیک اور مورخین کے اخبار سے اصح اور قابل اعتبار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

کتاب ثانی

حصہ اول مشعر احوال وانساب وحکومت طبقہ ثالثہ عرب

عرب بادیہ کا یہہ گروہ اون لوگون مین سے ہے جو خیمون مین گزران اوقات کرتے تہے کسی مکان کے پابند نہ تہے یہہ ہمیشہ اُمم عالم اور اجیال خلیقہ سے بڑہے رہے کبہی انکی ترقی کی یہہ حالت ہوجاتی تہی کہ عزت وغلبہ وقوت انکے ہمرکاب ہوتی انکی فتوحات کی موجین مضبوط مضبوط ممالک کے دیوارین گرادیتی اور ان کو اُنپر عزت وسطوت کے ساتہہ قبضہ دلادیتی تہین پہر بعد چندے عیش وعشرت پسندی انکو ہلاک کردیتی یہہ اپنے معاصرین سے مغلوب ہوجاتے بعضے قتل کیے جاتے اور بعضے بہاگ کر کہلے میدانون مین چلے جاتے بدستور سابق زندگی بسر کرتے۔ انہین سے وہ لوگ (جو ریاست وحکومت کے بانی تہے) عشرت پسندی آرام طلبی کیوجہ سے ہلاک ہوجاتے اور اونکی حکومت وامارت بعد مرور دہور دوسرون کے قبضہ مین چلی جاتی - یہہ لوگ اپنے معاصرین اور ہمسایہ امرا سے ہر زمانہ مین بغرض طلب معاش ورزق اکثر لڑتے بہڑتے رہتے تہے درحقیقت فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے جلب منفعت کے لیے (گو امید موہوم پر مبنی

کیون نہ ہوا غیرون سے لڑے اور دفع مضرت کے خیال سے اپنے کو بچائے۔
العرض جب بوجہ غلبہ زمام حکومت عرب کے قبضہ مین آئی تو طبقہ اولی مین عمالقہ اور طبقہ ثانیہ مین تبابعہ اوس کے مالک اور کثرت کیوجہ سے اوس زمانہ مین وہ یمن و حجاز اور عراق و شام مین پہیلے ہوئے جب اونکا ملک اون کے ہاتہون سے جاتا رہا اور عراق مین اونمین سے کچہہ لوگ باقی رہے تو وہ زیر حمایت شاہ وقت وہین مقیم رہے۔

اس مقام پر اہل عرب کے آنیکا سبب یہہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت اہل وبر نے اطراف عدن (یمن) مین اپنے نبی شعیب بن ذی مہدم کو شہید کیا تو اللہ جل شانہ نے انپر اور نیز بنی اسرائیل پر بوجہ سرکشی اور بغاوت کے بختنصر کو مسلط کیا اللہ جل وعلا ذکرہ نے ارمیا بن حزقیاہ و برخیا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ بختنصر کو یہہ اون عرب کی گوشمالی کو روانہ کرین کہ جنکے گہر دروازہ نہین ہین (یعنی جو لوگ بیابانون مین بسر اوقات کرتے ہین) یہہ اونکو قتل کرے اونکے گہرون کو اوجاڑ دے لیکن اونکی عورتون کو مباح نہ کرے بختنصر یہہ سنکر بولا کہ مین نے بہی ایسا ہی دیکہا ہے اور لشکر سوار اور پیادون سے مرتب کرکے عرب کیطرف بڑہا عرب بہی اپنے جزیرہ نما کے رہنے والون کو لیکر مقابلہ پر آیا سب سے پہلے عدنان کو شکست ہوئی باقی جسقدر رہے وہ گرفتار کر لئے گئے بختنصر نے وقت مراجعت بابل کل قیدیان عرب کو انبار مین ٹہیرایا ابن کلبی کہتا ہے کہ بختنصر نے جب عرب پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو اس نے اون اہل عرب کو رسد رسانی کے لئے گرفتار کر لیا جو اس کے ملک مین موجود تہے اور اونکو حیرہ مین لاکر ٹہیرایا پہر جب وہ لشکر لیکر نکلا

اور اون مین سے چند قبائل اوس کے ہمراہ ہوگئے تو اوس نے اونکو شط
فرات پر جہان اوسکا لشکر ہتا ٹہیرایا اِن لوگون نے اوس مقام کو انبار
کے نام سے موسوم کیا پہر بعد چندے اُسنے انکو وہان سے منتقل کر کے حیرہ
مین لا بسایا پس وہ یہین تا زمانہ بختنصر مقیم ہے پہر جب وہ مرگیا تو انبار
مین چلے آئے۔ طبری کہتا ہے کہ تبع ابو کرب کے زمانہ اردشیر بہمن مین
جب عراق پر چڑہائی کی تہی اور براہ جبل طے اور وہان سے انبار ہوتے
ہوئے مقام حیرہ تک شب کو پہونچا راستہ نہ ملنے کی وجہ سے متحیر ہو کر
وہین ٹہر گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ رکہہ دیا پہر وہان سے روانہ
ہوتے ہوئے اپنی قوم ازد۔ لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ مین سے چند لوگونکو
وہین چہوڑ دیا یہہ لوگ وہین رہنے لگے اور اُن مین چند لوگ قبیلہ طے۔
کلب۔ آیاد۔ حرث بن کعب وغیرہ کے آکر شامل ہوگئے اور اون کے ساتہہ
وہین رہنے لگے۔ اسی روایت سے ملتی ہوئی یہہ روایت ہے کہ جس وقت
تبع یمن عرب کو لیکر عراق کیطرف بڑہا تو کوفہ کے باہر پہونچکر حیرت زدہ ہوکر
شب کو رستہ بہول گیا صبح کے وقت چند ضعفاء لشکر کو وہین چہوڑ کر آگے
بڑہ گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ ہوگیا پہر جب وہ واپس ہو کر
اس مقام پر پہونچا تو ان لوگون کو آباد پایا جنکو وہ چہوڑ گیا تہا تبع نے
انکو مصلحتاً وہین رہنے دیا ان مین عرب کے اکثر قبائل ہذیل۔ لخم۔ جعفی۔
طئی۔ کلب۔ بنو لحیان (جرہم) کے آدمی موجود تہے۔ ہشام بن محمد تحریر
کرتا ہے کہ بختنصر کے مرنے کے بعد جنکو اس نے حیرہ مین آباد کیا تہا وہ انبار
مین چلے آئے انکے ساتہہ وہ لوگ بہی تہے جو بنو اسماعیل ؑ اور بنو معد
کے انہین شامل ہوگئے تہے۔ پہر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی اور وہ